Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 6-7

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

10/17 محرم 1427 ہجری 9/16 تبلیغ 1385 ہش 9/16 فروری 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 11 فروری (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں ڈنمارک کے ایک اخبار کی آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کے جواب میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اسمیں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً

پھر خدائے کریم جلّ شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اسکے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ انکے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور انکی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور انمیں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط

الراقم خاکسار غلام احمد مؤلف براہین احمدیہ۔ ہوشیار پور۔ طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خوشیوں کی برسات

2

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نزول در قادیان دراصل اُس صد سالہ جوبلی کے طور پر ہے جس کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں رکھی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمودہ رسالہ ''الوصیت'' میں اپنی وفات کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ اُسی طرح خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سلسلہ کو شروع فرمائے گا جس طرح کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا کر پھر سے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا تھا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیا تھا۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ یہ مبارک خبر جو ۱۹۰۵ء میں دسمبر کے مہینہ میں دی گئی تھی اور خدائے حی وقیوم اور علیم وخبیر کو منظور تھا کے عین ۲۰۰۵ء میں جبکہ قیام خلافت کی اس مبارک خوشخبری پر سو سال کا عرصہ گزرے تو قادیان دارالامان میں خدا کا خلیفہ ماہ دسمبر میں ہی موجود ہو اور دنیا دیکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ جو غلبہ کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ من وعن پوری ہو چکی ہے۔

اس موقعہ پر ہم ذیل میں خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیش خبری کے الفاظ درج کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں جماعت کے احباب کو اپنی وفات کے متعلق الہامات بتانے کے بعد فرمایا تھا:-

''میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ (الوصیت صفحہ ۷)

اور پھر اس دوسری قدرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرمایا کہ اس کے ذریعہ دائمی غلبہ نصیب ہوگا۔ فرمایا:-

''مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمہاری نسبت ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے''۔ (الوصیت صفحہ ۸)

ایک دنیا گواہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں

☆- خلافت کے دائمی ہونے کے متعلق۔

☆- اور خلافت کے ذریعہ غلبہ کے متعلق۔

جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ آج ۲۰۰۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قادیان آمد کے ذریعہ نہایت شان سے پوری ہو چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کو آج علمی میدان میں اور دلائل و براہین کے میدان میں تو غلبہ حاصل ہے ہی۔ بفضلہٖ تعالیٰ عرصہ سو سال میں خلافت کے زیر سایہ جماعت قادیان سے نکل کر دنیا کے تمام اکناف واطراف میں بھی پھیل چکی ہے۔ کون ہے جو یہ کہہ سکے کہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور یہ کہ خلافت احمدیہ دائمی نہیں ہے اور خلافت کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو عالمگیر غلبہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور بھی کئی پیشگوئیاں نہایت شان سے پوری ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ابتدائی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ:

''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

''خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا مَیں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا۔''

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء بحوالہ تذکرہ صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ نظارت نشر واشاعت قادیان ۲۰۰۴ء)

اب دیکھئے کہ آج سے سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ لسلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اور الہام کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا کس شان سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد سے پورا ہوا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آج سے ستاسٹھ سال قبل قادیان کی مسجد اقصیٰ سے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ قادیان کی مسجد اقصیٰ سے جو خطبہ دیا جائے گا وہ دنیا کے کناروں تک سنا جائے گا اور اس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیلے گی۔ آپؓ نے قادیان کی مسجد اقصیٰ سے ۷ جنوری ۱۹۳۸ کے روز پہلی مرتبہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

''ابھی ہمارے حالات اجازت نہیں دیتے ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستہ میں حائل ہیں لیکن اگر یہ تمام دقتیں دُور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانہ میں ہی یہ تمام دقتیں دُور ہو جائیں گی۔ تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن وحدیث کا درس دیا جا رہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمن کے لوگ اور آسٹریا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح اور تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سُن رہے ہوں یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا۔ اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت وانبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ حضرت مصلح موعودؓ فرمودہ ۷؍جنوری ۱۹۳۸ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان منقول از روزنامہ الفضل ۱۳؍جنوری ۱۹۳۸ء صفحہ ۲)

اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''

کس شان کے ساتھ پورا کیا اور کس شان سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قادیان کی مسجد اقصیٰ میں نکلے ہوئے یہ مبارک الفاظ پورے فرمائے کہ:

قادیان میں قرآن وحدیث کا درس دیا جا رہا ہوگا اور تمام دنیا کے لوگ بیک وقت اُسے سنیں گے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب 16؍دسمبر 2005ء کو قادیان کی مسجد اقصیٰ سے پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل سے یہ Live خطبہ جمعہ جو قرآن وحدیث کے مبارک الفاظ سے بھرا ہوا تھا پوری دنیا میں سُنا گیا اور دیکھا گیا۔ سبحان اللہ کیا نظارہ تھا کہ قادیان کی اس مبارک مسجد اقصیٰ سے جہاں سے آج سے اڑسٹھ سال قبل حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ اس مسجد سے سنایا جانے والا خطبہ پوری دنیا میں سنا جائے گا۔ ۱۶؍دسمبر کے روز اس تاریخی خطبے کو ایک طرف تو قادیان کے احمدی سُن رہے تھے اور دوسری طرف دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد اور غیر مسلم وغیر احمدی بھائی بھی سُن رہے تھے اور یہ لاکھوں لوگ اس بات کے گواہ بن رہے تھے کہ اے خدا کے مسیحؑ آج سے سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو الہاماً فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اے مصلح موعودؓ آج سے نصف صدی قبل آپ نے جو پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیان کی مسجد اقصیٰ سے دیا جانے والا خطبہ جمعہ نہایت شان سے پوری دنیا میں سُنا جائے گا۔ آج یہ پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہو چکی ہے اور قادیان کے روحانی امام کی روحانی آواز پوری دنیا سُن رہی ہے اور قادیان کی مسجد اقصیٰ کے نام کے پیچھے جو حکمت تھی وہ بھی اس روز سمجھ میں آئی کہ اس مسجد کے نام میں یہ تفہیم بھی مضمر تھی کہ یہ وہ مسجد ہے کہ اس کی آواز اقصائے کائنات تک پہنچنے والی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ وہ مبارک خلیفہ قرار پائے جن کے ذریعہ

☆- خلافت کے دائمی ہونے کا نشان پورا ہوا۔

☆- غلبہ احمدیت کا نشان پورا ہوا۔

☆- مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کا الہام پورا ہوا۔

☆- اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ قادیان کی مسجد اقصیٰ سے احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچے گا۔

ان کے علاوہ مزید کچھ اور پیشگوئیاں جو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد سے پوری ہوئیں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد صحابہ کرام کے اپنی زندگیوں میں عظیم الشان روحانی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے، عبادت کے قیام، تعلق باللہ، تقویٰ، راستی، صبر و استقامت، امانت و دیانت، للّٰہی محبت و اخوت اور راہ مولا میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے نہایت درجہ ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

تم بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 13رجنوری 2006ء بمطابق 13رصلح 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد اقصیٰ، قادیان (بھارت)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ-وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورة الجمعة آيت ۴)

اس آیت کا ترجمہ ہے: اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی مبعوث کیا ہے جو ابھی ایمان نہیں لائے۔(جو نبی کا ذکر چل رہا ہے)۔وہ کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔اس شخص نے یہ سوال تین دفعہ دوہرایا۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے ہوئے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی زمین سے ایمان بالکل ختم ہو گیا تو ان میں سے ایک شخص اس کو واپس لائے گا، دوسری جگہ رِجَالٌ کا لفظ بھی ہے یعنی اشخاص واپس لائیں گے۔

تو یہ آیت اور یہ حدیث ہم میں سے اکثر نے سنی ہوئی ہے، پڑھتے بھی ہیں۔لیکن آج میں اس حوالے سے نمونے کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند صحابہؓ کا ذکر کروں گا۔جنہوں نے بیعت کے بعد اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کیں جن کے نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نظر آتے ہیں۔ جب صحابہؓ نے اُس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی وجہ سے تمام برائیوں اور گھٹیا اخلاق سے توبہ کی۔فسق و فجور، زنا، چوری، جھوٹ، قمار بازی، شراب نوشی، قتل و غارت وغیرہ کی عادتیں اُن میں سے اس طرح غائب ہوئیں، جس طرح کبھی تھیں ہی نہیں۔اور نہ صرف یہ کہ یہ عادتیں ختم ہو گئیں، بلکہ اعلیٰ اخلاق اور نیکیاں بجالانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش شروع ہو گئی۔عبادات میں مشغولیت اور قربانی کی ایسی روح پیدا ہو گئی کہ کوئی پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو کچھ عرصہ پہلے اس سے بالکل الٹ تھے۔اُن لوگوں کا مطلوب و مقصود صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ان سے عشق و محبت میں فنا ہو نا رہ گیا تھا۔ان کے عشق و محبت کی ایسی مثالیں بھی تھیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو بھی نیچے نہیں گرنے دیتے تھے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اللہ تعالیٰ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وعدے کے مطابق کہ رہتی دنیا تک اب تیرا نام ہی روشن رہنا ہے، تیرے ذریعے سے ہی بندوں نے مجھ تک پہنچنا ہے اگر زمین میں ایسا دور بھی آیا کہ ایمان دنیا سے بالکل مفقود ہو گیا تو تب بھی مَیں تیرے عاشق صادق کے ذریعہ سے اسے دوبارہ دنیا میں قائم کروں گا۔اس مسیح محمدی کے ذریعہ سے ایک انقلاب برپا کروں گا جس پر تیری قوت قدسی کا اثر ہوگا اور وہ اس کے ذریعہ پھر وہ مثالیں قائم کروائے گا جو تُو نے صحابہ میں پیدا کیں، حضرت امام مہدی کا ظہور ہوا۔

اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ان مثالوں کے چند نمونے پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نور سے فیض پا کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عطا فرمایا تھا، اپنے صحابہ میں، اپنے ماننے والوں میں، اپنے بیعت کرنے والوں میں کیا انقلاب عظیم پیدا کیا تھا۔اس بارے میں میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں کہ آپؑ نے اپنے صحابہ کو کیسا پایا۔آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت میں ایک اور عالم پیدا ہو گیا ہے۔مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں''۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 315)

اب مَیں ان پاک نمونوں کی چند مثالیں دیتا ہوں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب جو مالیر کوٹلے کے نواب خاندان سے تھے، رئیس خاندان کے تھے، نوجوان تھے، ان میں گو نیکی تو پہلے بھی تھی۔لہو و لعب کی بجائے، اوٹ پٹانگ مشغلوں کی بجائے جو نوجوانوں میں پائے جاتے ہیں، اُن میں اللہ کی طرف رغبت تھی، اچھی عادتیں تھیں۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت نے اس کو مزید صیقل کیا اور چمکایا۔انہوں نے خود ذکر کیا ہے کہ پہلے میں کئی دفعہ نمازیں چھوڑ دیا کرتا تھا۔اور دنیاداری میں پڑا ہوا تھا۔لیکن بیعت کے بعد ایک تبدیلی پیدا ہوگئی۔

ان کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''حِبی فی اللہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ (ازالہ اوہام میں یہ ذکر ہے) قادیان میں جب وہ ملنے کے لئے آئے تھے اور کئی دن رہے، پوشیدہ نظر سے دیکھتا رہا ہوں کہ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں اور منکرات اور مکروہات سے بالکل مجتنب ہیں''۔(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 526)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب خود اپنے بھائی کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''جن امور کے لئے میں نے قادیان میں سکونت اختیار کی میں نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہوں کہ مجھ کو حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی مسعود کی بیعت کئے ہوئے بارہ سال ہو گئے اور مَیں اپنی شومئ طالع

سے گیارہ سال گھر ہی میں رہتا تھا"، بدنصیبی سے، بدقسمتی سے گیارہ سال گھر ہی میں رہتا تھا۔" اور قادیان سے مہجور تھا۔ صرف چند دن گاہ بگاہ یہاں آتا رہا اور دنیا کے دھندوں میں پھنس کر بہت سی عمر ضائع کی۔ آخر جب سوچا تو معلوم کیا کہ عمر تو ہوا کی طرح اڑ گئی اور ہم نے نہ کچھ دین کا بنایا اور نہ دنیا کا۔ اور آخر مجھ کو یہ شعر یاد آیا کہ

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُوں　　این خیال است و محال است و جنوں"

(خدا کو بھی چاہنا اور گھٹیا دنیا کو بھی چاہنا یہ صرف ایک خیال ہے اور یہ ناممکن ہے اور پاگل پن ہے)۔

لکھتے ہیں کہ:

"یہاں میں چھ ماہ کے ارادے سے آیا تھا مگر یہاں آ کر مَیں نے اپنے تمام معاملات پر غور کیا تو آخر یہی دل نے فتویٰ دیا کہ دنیا کے کام دین کے پیچھے لگ کر تو بن جاتے ہیں مگر جب دنیا کے پیچھے انسان لگتا ہے تو دنیا بھی ہاتھ نہیں آتی اور دین بھی برباد ہو جاتا ہے۔ اور میں نے خوب غور کیا تو مَیں نے دیکھا کہ گیارہ سال میں نہ مَیں نے کچھ بنایا اور نہ میرے بھائی صاحبان نے کچھ بنایا۔ اور دن بدن ہم باوجود اس مایوسانہ حالت کے دین بھی برباد کر رہے ہیں۔ آخر یہ سمجھ کر کہ کار دنیا کسے تمام نکرد، کوٹلہ کو الوداع کہا اور مَیں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ مَیں ہجرت کر لوں۔ سو الحمدللہ میں بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ مَیں نے کوٹلہ سے ہجرت کر لی ہے اور شرعاً مہاجر پھر اپنے وطن واپس اپنے ارادہ سے نہیں آ سکتا"۔ یعنی اس کو گھر نہیں بنا سکتا۔" ویسے وہ مسافرانہ آئے تو آئے۔ پس اس حالت میں میرا آنا محال ہے۔ مَیں بڑی خوشی اور عمدہ حالت میں ہوں، ہم جس شمع کے پروانے ہیں اس سے الگ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ .... میرے پیارے بزرگ بھائی مَیں یہاں خدا کے لئے آیا ہوں اور میری دوستی اور محبت بھی خدا کے لئے ہے۔ مَیں کوٹلہ سے الگ ہوں مگر کوٹلہ کی حالت زار سے مجھ کو سخت رنج ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو اور ہماری ساری برادری اور تمام کوٹلہ والوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ آپ سب صاحب اسلام کے پورے خادم بن جائیں اور ہم سب کا مرنا اور جینا محض اللہ ہی کے لئے ہو۔ ہم خداوند تعالیٰ کے پورے فرمانبردار مسلم بن جائیں۔ .... ہماری شرائط بیعت میں ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے شکر گزار ہوں، اس کی پوری اطاعت کریں یہی چیز مجھ کو یہاں رکھ رہی ہے کہ جوں جوں مجھ میں ایمان بڑھتا جاتا ہے، اسی قدر دنیا ہیچ معلوم ہوتی جاتی ہے اور دین مقدم ہوتا جاتا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اور انسان کے شکر کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے اسی طرح گورنمنٹ عالیہ کی فرمانبرداری اور شکر گزاری دل میں پوری طرح سے گھر کرتی جاتی ہے"۔

(اصحاب احمد۔ جلد نمبر 2 صفحہ 126-129)

تو دیکھیں یہ تبدیلی ہے جو نواب صاحب میں پیدا ہوئی۔ پھر بعد میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد بھی بنے۔ اُن کی نسل کو بھی چاہئے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے دنیا کو دین کی خاطر چھوڑ دیا اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔

پھر ایک ذکر آتا ہے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں ہی ہے، آپؑ فرماتے ہیں:

" حِبّی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اُس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات اور امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار اصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مَرکب ہے دونوں سیرتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء"۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 532-533)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ رقم کی ایک تحریک فرمائی تھی، چندہ کی ضرورت تھی کہ وہاں کی جماعت سے لے کر آئیں۔ تو یہ خود ہی اہلیہ کا زیور بیچ کر لے آئے تھے اور جماعت کو پتہ بھی نہیں لگنے دیا اور بعد میں لوگ ان سے ناراض بھی ہوئے تھے۔ اس طرح اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔

پھر حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے عشق میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" اے میرے آقا! میں اپنے دل میں متضاد خیالات موجزن پاتا ہوں، ایک طرف تو مَیں بہت اخلاص سے اس امر کا خواہاں ہوں کہ حضورؑ کی صداقت اور روحانی انوار سے بیرونی دنیا جلد واقف ہو جائے اور تمام اقوام و عقائد کے لوگ آئیں اور اس سرچشمہ سے سیراب ہوں جو اللہ تعالیٰ نے یہاں جاری کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس خواہش کے عین ساتھ ہی اس خیال سے میرا دل اندوہ گیر ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی حضور سے واقف ہو جائیں گے اور بڑی تعداد میں یہاں آنے لگیں گے۔ تو اس وقت مجھے آپ کی صحبت اور قرب جس طرح میسر ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی مسرت سے محروم ہو جاؤں گا۔ ایسی صورت میں حضورؑ دوسروں میں گھر جائیں گے۔ حضور والا مجھے اپنے پیارے آقا کی صحبت میں بیٹھنے اور ان سے گفتگو کرنے کا جو مسرت بخش شرف حاصل ہے اس سے مجھے محرومی ہو جائے گی ایسی متضاد خواہشات یکے بعد دیگرے میرے دل میں رونما ہوتی ہیں"۔ قاضی صاحب نے مزید کہا کہ: "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری بات سن کر مسکرا دیئے"۔ (اصحاب احمد جلد نمبر 6 صفحہ 10)

دیکھیں کیا عشق و محبت کے پاک نظارے ہیں۔

پھر حضرت چوہدری محمد اکبر صاحب روایت کرتے ہیں کہ صحابی موصوف چوہدری نذر محمود صاحب تھے جو اصل متوطن ادرحمہ ضلع شاہ پور تھے اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے رشتہ داروں میں سے تھے وہ ڈیرہ غازی خان میں ملازم تھے۔ جہاں تک کہ اس عاجز کو یاد ہے وہ روایت کرتے تھے کہ سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہونے سے پہلے ان کی حالت اچھی نہ تھی اور وہ اپنی اہلیہ کو پوچھتے تک نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانے میں ہدایت بخشی اور شناخت حق کی توفیق دی جس کے بعد ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شوق ہوا چنانچہ وہ قادیان دارالامان گئے مگر وہاں جانے پر معلوم ہوا کہ حضور کسی مقدمے کی وجہ سے گورداسپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ گورداسپور گئے اور ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور ملاقات کا موقع ملا جب حضور بالکل اکیلے تھے۔ اور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو دبانا شروع کر دیا اور دعا کی درخواست کی۔ اتنے میں کوئی اور دوست حضور کی ملاقات کے لئے آیا جنہوں نے حضور کے سامنے ذکر کیا کہ اس کے سسرال نے اپنی لڑکی بڑی مشکلوں سے اسے دی ہے (یعنی واپس بھجوائی ہے)، اب اس نے بھی ارادہ کیا ہے کہ وہ اُن کی لڑکی کو ان کے پاس نہ بھیجے گا۔ (شاید آپس میں شادیاں ہوئی ہوں گی)۔ جونہی حضورؑ نے اس کے ایسے کلمات سنے حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حضور نے غصے سے اس کو فرمایا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آ جاوے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور عرض کی کہ وہ توبہ کرتا ہے، اسے معاف فرمایا جائے۔ جس پر حضور نے اسے بیٹھنے کی اجازت دی۔

چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم کہتے تھے کہ جب یہ واقعہ انہوں نے دیکھا تو وہ دل میں سخت نادم ہوئے کہ اتنی سی بات پر حضور نے اتنا غصہ منایا ہے۔ حالانکہ اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو پوچھتے تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی اور دل میں عہد کیا کہ اب جا کر اپنی بیوی سے معافی مانگوں گا اور آئندہ بھی اس سے بدسلوکی نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ جب وہ وہاں سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کے لئے بہت سے تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور اس کے آگے تحائف رکھ کر پچھلی بدسلوکی کی ان سے منت کر کے معافی مانگی۔ وہ حیران ہو گئی کی ایسی تبدیلی ان میں کس طرح پیدا ہو گئی۔ جب اس کو معلوم ہوا یہ سب کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے طفیل ہے تو وہ حضور کو بے شمار دعائیں دینے لگی کہ حضور نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے مبدل کر دیا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 1 صفحہ 6-7)

اصل میں تو یہ عورت کا وہ حق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا لیکن مسلمان اس کو بھول چکے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ اسے قائم فرمایا۔ پس سب سے زیادہ اسلام میں عورت کا مقام ہے جس کی قدر کی گئی ہے۔ مغرب تو صرف عورت کے حقوق کا شور مچاتا ہے۔

پھر حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کا نمونہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص اپنی بعض کمزوریوں یا کم بصری کی وجہ سے کم از کم اپنے علاقے اور نواح میں خاص عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ حافظ صاحب ایک زمیندار خاندان کے فرد تھے اور دولت و مال کے لحاظ سے آپ کا مرتبہ بلند نہ تھا بلکہ وہ غریب تھے۔ مگر اس کے باوجود اپنی نیکی اور دینداری کی وجہ سے اپنے گاؤں اور نواح میں ہمیشہ عزت و محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اور آج ہم جو فیض اللہ چک اور تھہ غلام نبی وغیرہ دیہات میں احمدیت کی رونق اور اثر کو دیکھتے ہیں اس میں حافظ صاحب کی عملی زندگی کا بہت بڑا دخل ہے۔ وہ ایک خاموش واعظ تھے اور مجسم تبلیغ تھے۔ انہیں دیکھ کر خواہ مخواہ حضور کی صداقت کا یقین ہوتا تھا اور اندر ہی اندر محبت کا جذبہ بڑھتا تھا۔ آپ نہایت ملنسار اور وفادار اور ہمدرد طبع تھے، دوسروں کی بھلائی چاہتے تھے۔ حضرت کی صحبت اور قرب نے آپ میں ایک خاص رنگ پیدا کر دیا تھا۔ آپ دعاؤں کی قوت کو جانتے اور دعائیں کرنے کے عادی اور آداب دعا سے واقف تھے۔ آپ کی زندگی ایک مخلص مومن اور خدا رسیدہ انسان کی زندگی تھی۔ حق کی اشاعت کے لئے آپ میں جوش اور غیرت تھی۔ دینی معاملے میں کبھی کسی سے نہ دبتے تھے۔ حق کہنے میں ہمیشہ دلیر تھے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عامل تھے۔ غرض بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور یہ جو کچھ تھا حضرت اقدس کی پاک صحبت کا اثر تھا۔ مرحوم اپنی زندگی کے بے شمار حالات و واقعات سے واقف

تھے۔مگر آپ کی عادت میں تھا کہ بہت کم روایت کرتے اور جب حضرت اقدس کے حالات کے متعلق کوئی سوال ہوتا تو چشم پُر آب ہو جاتے اور فرماتے کہ سراسر نور کی میں کیا حقیقت بیان کروں، کوئی ایک بات ہو تو کہوں۔(اصحاب احمد جلد نمبر13صفحہ72)

تو صحابہ جو واعظ تھے ان کے اپنے عمل تھے، وہ عملی نمونے قائم کرتے تھے۔ یہ نمونے ہیں جو آج ہمارے ہر واقف زندگی کے لئے، ہر مربی کے لئے، مبلغ کے لئے، معلّمین کے لئے مشعل راہ ہیں ان کو سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کا ذکر ہے۔آپ ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے۔قادیان آئے مگر آپ کے والد صاحب حضرت مسیح موعودؑ سے واپس بھیجنے کا وعدہ کرکے بھائی جی کو ساتھ لے گئے۔ گھر جا کر آپ پہ بہت سختیاں کی گئیں۔اور ادائیگی نماز سے بھی روکا گیا۔چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک زمانے میں مجھے فرائض کی ادائیگی تک سے محروم کرنے کی کوششیں کی جاتیں۔اس زمانے میں بعض اوقات کئی کئی نمازیں ملا کر یا اشاروں سے پڑھتا تھا۔ایک روز علی الصبح میں گھر سے باہر قضائے حاجت کے بہانے سے گیا۔گیہوں کے کھیت کے اندر وضو کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کدال لئے میرے سر پر کھڑا رہا۔نماز کے اندر تو یہی خیال تھا کہ کوئی دشمن ہے جو جان لینے کے لئے آیا ہے لہٰذا مَیں نے نماز کو معمول سے لمبا کر دیا اور آخری نماز سمجھ کر دعاؤں میں لگا رہا۔مگر سلام پھیرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ایک مزدور تھا کشمیری قوم کا۔جو مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔اور جب میں نماز سے فارغ ہوا تو نہایت محبت اور خوشی کے جوش میں مجھ سے پوچھا منشی جی! کیا یہ بات پکی ہے کہ آپ مسلمان ہیں۔مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے لئے گواہ بنا کر بھیجا ہے اور کم از کم تم میرے اسلام کے شاہد رہو گے۔(اصحاب احمد جلد نمبر4صفحہ64)

مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مخاطب کر کے بیعت کے فوائد بیان کرتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ:" قرآن کریم کی جو عظمت اب میرے دل میں ہے، خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے پہلے نہ تھی۔یہ سب حضرت مرزا صاحب کی بدولت ہے"۔

(اصحاب احمد جلد نمبر14 صفحہ56)

پھر مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا نمونہ ہے۔آپ نے اپنے قصبہ مرالی میں پہنچ کر اپنی بیعت کا اعلان کیا۔..........اس پر قصبے میں شور برپا ہو گیا۔اور شدید مخالفت کا آغاز ہو گیا۔اہل حدیث مولویوں کی طرف سے مقاطعہ کرا دیا گیا۔لوگ آپ کو کھلے بندوں گالی گلوچ دیتے تھے۔ایسے کٹھن مرحلے پر مولانا صاحب آستانہ الٰہی پر جھکنے اور تہجد میں گریہ وزاری میں مصروف ہونے لگے اور خدا تعالیٰ نے آپ پر رؤیا و کشوف کا دروازہ کھول دیا اور یہ امر آپ کے لئے بالکل نیا تھا۔اس طرح آپ کے لئے تسلی کے سامان ہونے لگے۔..........سو اب آپ کے ایمان و عرفان میں ترقی ہونے لگی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عشق و وفا بھی بڑھنے لگا اور آپ دیوانہ وار تبلیغ میں لگ گئے۔جس پر آپ کے ماموں نے جو خسر بھی تھے آپ کو گھر سے نکل جانے پر مجبور کیا اور پولیس سے اس بارے میں استمداد کی بھی دھمکی دی۔اس لئے آپ موضع بقاپور چلے آئے جہاں آپ کی زمینداری کے باعث مقاطعہ تو نہ ہوا لیکن مخالفت پورے زور سے رہی۔عوام کے علاوہ آپ کے والدین اور چھوٹا بھائی بھی زمرہ مخالفین میں شامل تھے البتہ بڑے بھائی مخالف نہ ہوئے۔ایک روز آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے کہا کہ آپ میرے بیٹے کو کیونکر بُرا کہتے ہیں وہ پہلے سے زیادہ نمازی ہے۔والد صاحب نے کہا مرزا صاحب کو جن کا دعویٰ مہدی ہونے کا ہے مان لیا ہے۔والدہ صاحبہ نے کہا امام مہدی کے معنی ہدایت یافتہ لوگوں کے امام کے ہیں۔ان کے ماننے سے میرے بیٹے کو زیادہ ہدایت نصیب ہو گئی ہے جس کا ثبوت اس کے عمل سے ظاہر ہے اور مولوی صاحب کو اپنی بیعت کا خط لکھنے کو کہا۔آپ تبلیغ میں مصروف رہے اور ایک سال کے اندر پھر والد صاحب اور چھوٹے بھائی اور دونوں بھابھیوں نے بھی بیعت کر لی۔اور بڑے بھائی صاحب نے خلافت احمدیہ اولیٰ میں بیعت کر لی۔

(اصحاب احمد جلد نمبر10صفحہ 215)

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کے بارے میں حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب لکھتے ہیں کہ:" نام اور نمود، ریا، ظاہرداری، علمی گھمنڈ، تکبر ہرگز نہیں تھا۔دوران قیام قادیان میں جب بھی کوئی کہتا مولوی صاحب! فوراً روک دیتے کہ مجھے مولوی مت کہو، مَیں نے تو ابھی مرزا صاحب سے ابجد شروع کی ہے، الف ب شروع کی ہے"۔(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ستمبر 1977صفحہ12)

اور یہ ایسے بڑے عالم تھے ان کے علم کی عظمت کی حضرت مسیح موعودؑ نے مثال دی ہے۔

مدرسہ احمدیہ کے جاری کرنے کی بھی وجہ بنے تھے۔

حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

" حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپور تھلے میں نوکر ہیں، نہایت درجہ کے غریب طبع، صاف باطن، دقیق فہم، حق پسند ہیں۔اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و محبت اور نیک ظن ہے مَیں اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔مجھے ان کی نسبت تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔وہ سچے وفادار اور جاں نثار اور مستقیم الاحوال ہیں۔خدا ان کے ساتھ ہو۔ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے۔خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو"۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3صفحہ 532)

پھر قاضی ضیاء الدین صاحب کا نمونہ ہے۔قاضی عبدالرحیم صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ والد صاحب یعنی قاضی ضیاء الدین صاحب نے خوشی سے بیان کیا کہ مَیں وضو کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کے ایک خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب نے میرے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں۔تو حضورؑ نے میرا نام اور پتہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو ہمارے سے عشق ہے۔چنانچہ قاضی صاحب اس بات پر فخر کیا کرتے تھے۔اور (تعجب سے) کہا کرتے تھے کہ حضور کو میرے دل کی کیفیت کا کیونکر علم ہو گیا۔یہ اسی عشق کا نتیجہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ مَیں بڑی مشکل سے تمہیں حضرت مسیح موعودؑ کے در پر لے آیا ہوں اب میرے بعد اس دروازے کو کبھی نہ چھوڑنا۔

(اصحاب احمد جلد نمبر6صفحہ8-9)

حضرت مولوی حسن علی بھاگلپوریؓ کا نمونہ ہے۔بیان اس طرح ہوا ہے کہ 13 جنوری1894ءمیں اپنے امام سے رخصت ہو کر لاہور میں آیا اور ایک بڑی دھوم دھام کا لیکچر انگریزی میں دیا جس میں حضرت اقدس کے ذریعہ سے جو بھی روحانی فائدہ ہوا تھا اس کا بیان کیا۔جب میں سفر پنجاب سے ہو کر مدراس پہنچا تو میرے ساتھ وہ معاملات پیش آئے جو صداقتوں کے عاشق کو ہر زمانے اور ہر ملک میں اٹھانے پڑتے ہیں۔مسجد میں وعظ کہنے سے روکا گیا۔ہر مسجد میں اشتہار کیا گیا کہ حسن علی سنت و جماعت سے خارج ہے کوئی اس کا وعظ نہ سنے۔پولیس میں اطلاع دی گئی کہ مَیں فساد پھیلانے والا ہوں۔وہ شخص جو چند ہی روز پہلے شمس الواعظین تھا۔جناب مولانا مولوی حسن علی صاحب، واعظ اسلام کہلاتا تھا۔صرف حسن علی لیکچرر کے نام سے پکارا جانے لگا۔پہلے واعظوں میں ایک ولی سمجھا جاتا تھا اب مجھ سے بڑھ کر شیطان دوسرا نہ تھا۔جدھر جاتا انگلیاں اٹھتیں۔سلام کرتا جواب نہ ملتا۔مجھ سے ملاقات کرنے کو لوگ خوف کرتے۔مَیں ایک خوفناک جانور بن گیا۔جب مدراس میں مسجدیں میرے ہاتھوں سے نکل گئیں تو ہندوؤں سے پچھیا ہال لے کر ایک دن انگریزی میں اور دوسرے دن اُردو میں حضرت اقدس امام الزمان کے حال کو بیان کیا جس کا اثر لوگوں پر پڑا۔(تائید حق صفحہ70-71)

تو یہ تھے قربانی کرنے اور تبلیغ کرنے کے طریقے۔اور یہ تھے وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیدا فرمائے۔

پھر حضرت منشی عبدالرحمٰنؓ صاحب کپورتھلوی کا ذکر ہے۔پنشن پانے کے بعد حضرت منشی صاحب نے اپنی ملازمت کا محاسبہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ وہ سرکاری سٹیشنری میں غریب طلباء یا بعض احباب کو وقتاً فوقتاً کوئی کاغذ، قلم اور دوات یا پنسل دیتے رہے ہیں۔بات یہ تھی کہ محلے کے طلباء بچے یا دوست احباب منشی صاحب سے کوئی چیز مانگ لیتے اور لحاظ کے طور پر منشی صاحب دے دیتے تھے۔یہ ایک بہت ہی ناقابل ذکر شے ہوتی تھی اور کئی سالوں میں بھی پانچ سات روپے سے زیادہ قیمت نہ رکھتی ہو گی۔لیکن منشی صاحب نے محسوس کیا کہ انہیں ایسا کرنے کا دراصل حق نہیں تھا۔اعلیٰ ایمانداری کا تقاضا یہی تھا۔پس آپ نے کپورتھلے کے وزیر اعظم کو لکھا کہ میں نے اس طریق پر بعض دفعہ سٹیشنری صَرف کی ہے آپ صدر ریاست ہونے کی وجہ سے مجھے معاف کر دیں تا کہ مَیں خدا تعالیٰ کے روبرو جوابدہی سے بچ جاؤں۔ظاہر ہے کہ صدر ریاست نے پھر درگزر کیا"۔(اصحاب احمد جلد 4صفحہ12)۔

تو یہ تھے اعلیٰ معیار تقویٰ کے جو پیدا ہوئے۔

پھر منشی صاحب بوڑھے ہو گئے ان کو ہمیشہ سے، جوانی سے ہی روزنامچہ لکھنے کی عادت تھی۔جب بوڑھے ہو گئے تو آپ نے یہ دیکھنا چاہا کہ میرے ذمہ کسی کا قرضہ تو نہیں ہے۔روزنامچے کی پڑتال کرتے ہوئے کوئی 40 سال قبل کا ایک واقعہ درج تھا منشی صاحب نے ایک غیر احمدی سے مل کر ایک معمولی سی تجارت کی تھی اس کے نفع میں سے برروئے حساب 40 روپے کے قریب منشی صاحب کے ذمہ نکلتے تھے۔آپ نے یہ رقم حقدار کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی تا رسید بھی حاصل ہو جائے۔وہ شخص کپورتھلہ کا رہنے والا تھا۔اور عجب خان اس کا نام تھا۔منی آرڈر وصول ہونے کے بعد وہ اپنی مسجد میں گیا (غیر از جماعت تھا) اور لوگوں سے کہا تم احمدیوں کو برا تو کہتے ہو لیکن یہ نمونے بھی تو دکھاؤ۔40 سال کا واقعہ ہے اور خود مجھے بھی

یاد نہیں کہ میری کوئی رقم ان کے ذمے نکلتی ہے۔ غرض منشی صاحب کا یہ عمل مصداق ہے جو حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا کا۔ (اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 12)

حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام فرماتے ہیں کہ: ان ہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک احمدی اور ایک غیر احمدی نمبردار ایک گاؤں کو جا رہے تھے۔ یہ پرانی بات ہے۔ موسم بہار تھا۔ چنے کے کھیت پکے تھے۔ احمدی نے راستے میں ایک مٹھی توڑ کر منہ میں چنا ڈالا۔ پھر معاً یہ خیال آنے پر تھوک دیا اور توبہ توبہ پکارنے لگا کہ پرایا مال منہ میں کیوں ڈال لیا۔ اس کے اس فعل سے نمبردار مذکور پر بہت اثر ہوا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ احمدیت سے پہلے ایک مشہور مقدمے باز، جھوٹی گواہیاں دینے والا، رشوت خور تھا۔ بیعت کے بعد اس کے اندر اتنی جلدی تبدیلی دیکھ کر کہ وہ پابند نماز، قرآن کی تلاوت کرنے والا اور جھوٹ سے مجتنب رہنے والا بن گیا ہے، نمبردار مذکور نے بیعت کرلی اور اس کے خاندان کے لوگ بھی احمدی ہو گئے۔

(اصحاب احمد جلد 10 صفحہ 85)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وطن مالوف موضع راجیکی پہنچتے ہی خداوند کریم کی نوازش ازلی نے میرے اندر تبلیغ کا ایسا بے پناہ جوش بھر دیا کہ میں شب و روز دیوانہ وار اپنوں اور بیگانوں کی محفل میں جاتا اور سلام تسلیم کے بعد امام الزمان علیہ السلام کے آنے کی مبارکباد عرض کرتے ہوئے تبلیغ شروع کر دیتا۔ جب گردونواح کے دیہات میں میری تبلیغ اور احمدی ہونے کا چرچا ہوا تو اکثر لوگ جو ہمارے خاندان کو پشت ہا پشت سے ولیوں کا خاندان سمجھتے تھے مجھے اپنے خاندان کے لئے باعث ننگ خیال کرنے لگے۔ اور میرے والد صاحب محترم اور میرے چچاؤں کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے متعلق طعن و تشنیع شروع کر دی۔ میرے خاندان کے لوگوں نے جب ان کی باتوں کو سنا اور میرے عقائد کو اپنے آبائی وجاہت اور دنیوی عزت کے منافی پایا تو مجھے خلوت و جلوت میں کوسنا شروع کر دیا۔ آخر ہمارے ان بزرگوں اور دوسرے لوگوں کا یہ جذبۂ تنافر یہاں تک پہنچا کہ ایک روز لوگ مولوی شیخ احمد ساکن دھریکاں تحصیل پھالیہ اور بعض دیگر علماء کو ہمارے گاؤں میں لے آئے۔ یہاں پہنچتے ہی ان علماء نے مجھے سینکڑوں آدمیوں کے مجمع میں بلایا اور احمدیت سے توبہ کرنے کے لئے کہا۔ میری عمر اگرچہ اس وقت اٹھارہ انیس سال کے قریب ہوگی مگر اس روحانی جرأت کی وجہ سے جو محبوب ایزدی نے مجھے مرحمت فرمائی تھی میں نے ان مولویوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس بھرے مجمع میں جہاں ہمارے علاقے کے زمیندار اور نمبردار اور ذیلدار وغیرہ جمع تھے ان لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سنانے کی کوشش کی۔ لیکن مولوی شیخ احمد اور ان کے ہمراہیوں نے میرے دلائل سننے کے بغیر ہی مجھے کافر ٹھہرا دیا اور یہ کہتے ہوئے کہ اس لڑکے نے ایک ایسے خاندان کو بٹہ لگایا ہے جس میں پشت ہا پشت سے ولی پیدا ہوتے رہے ہیں اور جس کی بعض خواتین بھی صاحب کرامات و کشوف گزری ہیں تمام لوگوں کا میرے ساتھ مقاطعہ کرا دیا۔ اس موقع پر میرے بڑے چچا حافظ برخوردار صاحب کے لڑکے حافظ غلام حسین جو بڑے دبدبے کے آدمی تھے کھڑے ہوئے اور میری حمایت کرتے ہوئے مولویوں اور ذیلداروں کو خوب ڈانٹا۔ لوگوں نے جب ان کی خاندانی عصبیت کو دیکھا تو خیال کیا کہ یہاں ضرور فساد ہو جائے گا اس لئے منتشر ہو کر ہمارے گاؤں سے چلے گئے ۔۔۔۔۔ اس فتویٰ تکفیر کے بعد مجھے لَاالٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی خاص توحید کا وہ سبق جو ہزار ہا مجاہدات اور ریاضتوں سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا ان علماء کی آشوب کاری اور رشتہ داروں کی بے اعتنائی نے پڑھا دیا اور وہ خدا جو صدیوں سے ہماری طرح لوگوں کے وہم و گمان میں تھا، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۔۔۔۔۔ توسط سے اپنی یقینی تجلیات کے ساتھ مجھ ذرۂ حقیر پر ظاہر ہوا۔ چنانچہ اس ابتدائی زمانے میں جبکہ یہ علماء سوء گاؤں گاؤں میری کم علمی اور کفر کا چرچا کر رہے تھے مجھے میرے خدا نے الہام کے ذریعہ سے بشارت دی۔ مولوی غلام رسول جوان، صالح، کراماتی۔ چنانچہ اس الہام الٰہی کے بعد جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑے بڑے مولویوں کے ساتھ مباحثات کرنے میں نمایاں فتح دی ہے وہاں میرے ذریعے سیدنا حضرت امام الزمان علیہ السلام کی برکت سے انذاری اور تبشیری کراماتوں کا اظہار بھی فرمایا ہے جن کا ایک زمانہ گواہ ہے۔ (حیات قدسی حصہ اوّل صفحہ 21-23)

مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کا ہی ذکر چل رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع ہوا۔ اجی بے نفع ہوئے، کیا میں دیوانہ ہو گیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھا لیا اور مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈالتا۔ کیا کہوں کیا ہوا۔ مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں، گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات سناتا ہوں۔ اس نالائق کو 30 برس سے یہ قابل نفرت بات تھی کہ حقہ پیا کرتا تھا۔ بار ہا دوستوں نے سمجھایا خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن روحانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے اس پرانی زبردست عادت پر قابو نہ ہو سکا۔ الحمد للہ مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آج قریب ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ پھر اس کمبخت کو منہ نہیں لگایا۔ (اصحاب احمد جلد 14 صفحہ 56)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کو بھی افیون کی عادت تھی انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد افیون کو ترک کر دیا۔ گو ڈاکٹری نقطہ نظر سے اس کو آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس آپ سے بوجہ آپ کے علم کے بہت محبت رکھتے تھے۔ جب آپ نے افیون ترک کی تو آپ سخت بیمار ہو گئے۔ ابھی نقاہت شامل حال ہی تھی کہ مسجد مبارک میں نماز کے لئے تشریف لائے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے آپ کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ آپ آہستہ آہستہ چھوڑتے یکدم ایسا کیوں کیا۔ شاہ صاحب نے عرض کیا کہ: "حضور جب ارادہ کر لیا تو یکدم ہی چھوڑ دی"۔

(اصحاب احمد جلد پنجم صفحہ 5)

وہ نظارے یاد کریں جب شراب کی ممانعت کا اعلان ہوا تو مٹکوں کے مٹکے ٹوٹنے لگے۔

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوریؓ بیعت سے پہلے قادیان آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں نے یہاں کے علماء میں سے ایک بڑے عالم کو دیکھا ہے اور خود مدعی مسیحیت اور مہدویت کی بھی زیارت کی۔ اب یہاں کے عام لوگوں کی بھی اخلاقی حالت دیکھنی چاہئے۔ چنانچہ اس امتحان کے لئے کہتے ہیں کہ میں لنگر خانے چلا گیا۔ اس وقت ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ تو اس وقت حضرت خلیفہ اولؓ کے مکان کے جنوبی طرف اور بڑے کنویں کے مشرقی طرف تھا۔ لنگر خانے میں ایک چھوٹا سا دیگچہ تھا جس میں دال تھی اور ایک چھوٹی سی دیگچی میں شوربہ تھا۔ میاں نجم الدین صاحب بھیروی مرحوم اس کے منتظم تھے۔ میں نے میاں نجم الدین صاحب سے کھانا مانگا۔ انہوں نے مجھ کو روٹی اور دال دی۔ میں نے کہا میں دال نہیں لیتا گوشت دو۔ میاں نجم الدین صاحب مرحوم نے دال الٹ کر گوشت دے دیا۔ لیکن میں نے پھر کہا نہیں نہیں دال ہی رہنے دو۔ تب انہوں نے گوشت الٹ کر دال ڈال دی۔ دال اور گوشت کے اس ہیر پھیر سے میری غرض یہ تھی کہ تا میں کارکنوں کے اخلاق دیکھوں۔ الغرض میں نے بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہاں کے مختلف لوگوں سے باتیں کیں۔ منتظمین لنگر کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی تھی۔ اس سے بھی میرے دل میں گہرا اثر ہوا۔ دوسرے دن صبح کو تقریباً تمام کمروں سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز آتی تھی۔ فجر کی نماز میں میں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو نماز پڑھتے دیکھا اور یہ نظارہ بھی میرے لئے بڑا دلکش اور جاذب نظر تھا۔ (رجسٹر روایات نمبر 8 صفحہ 10-11)

تو یہ نظارے قادیان کے اس زمانے کے تھے جو انقلاب لائے جو آج بھی نظر آنے چاہئیں۔

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب کا ذکر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب بھوپڑی غیر احمدی یہاں آیا کرتے تھے۔ خوش الحان تھے۔ ان کے وعظ میں بے شمار عورتیں جایا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ دو دو تین تین ماہ یہاں رہا کرتے تھے۔ اس نے آکر حضرت کی مخالفت شروع کر دی، بدزبانی بھی کرتا تھا۔ اس کے ساتھ بھی بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ شیخ عبدالرشید صاحب واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ میرے والدین نے مجھے جواب دے دیا۔ والدہ زیادہ سختی کیا کرتی تھیں۔ کیونکہ مولوی بھوپڑی کا بڑا اثر تھا۔ والدین نے کہا ہم عاق کر دیں گے۔ کئی کئی ماہ مجھے گھر سے باہر رہنا پڑا۔ یعنی شیخ عبدالرشید صاحب کو۔ کہتے کہ میرے والد صاحب میری والدہ کو کہا کرتے تھے کہ پہلے یہ دین سے بے بہرہ تھا، سویا رہتا تھا، اب نماز پڑھتا ہے، تہجد پڑھتا ہے، اسے میں کس بات پر عاق کروں۔ لیکن پھر بھی دنیاوی باتوں کو مدنظر رکھ کر مجھے کہا کرتے تھے کہ مرزائیت چھوڑ دو۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 12 صفحہ 29)

دو اور صحابہ کا ذکر ہے۔ قیام نماز کا اہتمام بیعت کرنے کے بعد۔ حضرت محمد رحیم الدین صاحب اور کریم الدین صاحب کہتے ہیں کہ جون 1894ء میں جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کی اس وقت گرمی کے دن تھے۔ میری صبح کی نماز قضاء ہو جاتی تھی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں عریضہ لکھا کہ میری صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے میرے واسطے دعا فرماویں۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے لکھا کہ ہم نے دعا کی ہے تم برابر استغفار اور درود کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔ اس دن سے ہمیشہ وقت پر آنکھ کھل جاتی رہی۔ آج تک صبح کی نماز قضا نہیں ہوئی سوائے شاذ و نادر سفر یا بیماری کے وقت کوئی نماز قضا ہو گئی ہو۔ یہ استجابت دعا کا نشان ہے اور میرے لئے ایک معجزہ ہے۔ الحمد للہ۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 6 صفحہ 43)

کئی لوگوں سے میں پوچھتا رہتا ہوں کہتے ہیں کہ آنکھ نہیں کھلتی وہ اس نسخے کو آزمائیں۔

حضرت بدرالدین صاحب کی بیعت کے بعد حالت کا ذکر ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خاکسار بہت چھوٹی عمر سے صراط مستقیم کی تلاش میں ٹھوکریں کھاتا ہوا اہل حدیث اور شیعیت سے چل کر آریہ اور دہریہ تالابوں میں غوطے کھا رہا تھا۔ قریب تھا کہ بحر ضلالت و گمراہی میں غرق ہو جائے۔ پیارے ربّ اکبر نے جس کی صفت و ثنا و توحید کرنا میری طاقت و لیاقت سے بہت ہی بالا ہے اپنے فضل اور رحم کا ہاتھ بڑھا کر ڈوبتے کو تھام لیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور لیکھرام آریہ کا مباہلہ میرے تک پہنچا دیا۔ قریباً

1903ء ہوگا میں نے جس وقت حضرت ابرِ رحمت کا مضمون پڑھا۔ میرے مردہ جسم کے اندر بجلی کی طرح روح داخل ہوگئی۔ اسی روز سے سارے خیالات ترک کرکے حضور کی تحریر و تقریر کا شیدائی بن گیا۔ اس کے بعد ایک عرصہ تحصیل میں صرف کرکے اور معاملے کے ہر پہلو پر غور کرکے صداقت کا قائل ہوگیا۔ عملی قدم اٹھاتے وقت قسم قسم کے خطرات اور مشکلات کا بھیانک منظر سامنے آیا۔ کمزوری سے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ صداقت کو معلوم کر لیا ہے اب خاموش ہو جانا چاہئے۔ لوگوں پر ظاہر کرکے مشکلات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اور خاموش ہوگیا۔ خاموش ہو جانے کے بعد جن کاموں کے خراب ہو جانے سے خاموشی اختیار کی تھی وہ خراب ہونے شروع ہوگئے۔ اور ایک کے سوا سب کے سب خراب ہوگئے۔ وہ ایک کام جو ابھی خراب نہیں ہوا تھا وہ میرے والد مرحوم کا سود در سود کا قرضہ تھا۔ اس کے متعلق یہ ڈر تھا کہ احمدی ہو جانے کے بعد ساہوکار مجھے بہت ذلیل کرے گا۔ (لیکن کہتے ہیں کہ ساہوکار مع تمام افراد خاندان طاعون سے ہلاک ہوگیا اور اس کا تمام مال واسباب سرکار میں داخل ہوا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہا)۔ تو کہتے ہیں کہ جب صرف یہی کام خراب ہونے سے باقی رہ گیا تو مجھے یہ یقین ہوگیا کہ عنقریب یہ بھی خراب ہوگا۔ میں نے ہر چہ بادا باد کہہ کر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر بیعت کا خط لکھ دیا اور اعلان کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل کے دامن میں چھپا لیا اور مسیح موعود کے حضور حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ اور مکرمی شیخ عرفانی صاحب کے ذریعہ حضرت سے خاص ملاقات کرکے استقلال کی خاص دعا کی۔ حضرت ابرِ رحمت نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا: ''اچھا بھی دعا کریں گے''۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 7 صفحہ 98)

میاں محمد الدین صاحب آف کھاریاں لکھتے ہیں کہ: ''میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ آریہ برہمو دہریہ لیکچروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اور افسروں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں، صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 3 اور صفحہ نمبر 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کہ کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم تھا جنوری 1893ء کی 19 رتاریخ تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ جب یہی ہونا چاہئے اور ہے کہ مقام پر پہنچا۔ پڑھتے ہی معاً توبہ کی، کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا باہر صحن میں پڑا تھا۔ تختہ چوپائی پیمائش کی میرے پاس رکھی ہوئی تھی۔ سرد پانی سے لاچاتہ بند پاک کیا۔ میرا ملازم مسمی منگتو سو رہا تھا۔ وہ جاگ پڑا اور مجھ سے پوچھا کیا ہوا، کیا ہوا، لاچا مجھ کو دو میں دھوتا ہوں۔ مگر میں اس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ آخر منگتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہوگیا۔ اور گیلا لاچا پہن کر نماز پڑھنی شروع کی اور منگتو دیکھتا گیا۔ محویت کے عالم میں نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منگتو تھک کر سو گیا اور میں نماز میں مشغول رہا۔ پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں اب تک میں نے نماز نہیں چھوڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے مذکورہ بالا طویلہ تمہید میں نے باندھا تھا۔ عین جوانی میں بحالت ناکتخدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایمان جو ثریا سے شاید اوپر ہی گیا ہوا تھا اتار کر میرے دل میں داخل کیا۔ اور مسلماں را مسلماں باز کردن کا مصداق بنایا۔ جس رات میں بحالت کفر داخل ہوا تھا اس کی صبح مجھ پر بحالت اسلام ہوئی۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 7 صفحہ 46-47)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنا بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والی چیز ہے۔ احباب جماعت کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کی روایت ہے کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی میرے بچپن کے دوست تھے۔ میں ان کو ملنے کے لئے ان کے ہاں گیا۔ راستے میں میں نے دو لڑکوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھا۔ میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے یہ دیکھا کہ دونوں قرآن کریم کی ایک آیت کے معنی پر بحث کر رہے ہیں۔ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت رچا دی گئی ہے۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 8 صفحہ 11)

یہ محبت ہے جو ہر احمدی کے دل میں پیدا ہونی چاہئے۔ اور یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں پیدا کیا اور جس کو جاری رہنا چاہئے۔

منشی اروڑے خان صاحبؓ کی نوکری میں دیانت داری کے بارہ میں واقعہ ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ہنس کر کہا: بابا کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ منشی صاحب پر ایک خاص قسم کی سنجیدگی جو جوش صداقت سے مغلوب تھی طاری ہوئی اور سائل کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا ہے اور جس دیانت سے کیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے ہیں اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان سب کو سامنے رکھ کر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا کر سکتا ہے لیکن میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں کر سکتی۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل 22/ستمبر 2003ء)

دیکھیں کتنا خدا پر ایمان اور یقین تھا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ مسیتا صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کے بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دوستوں میں اپنی قوت قدسیہ سے یہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز یقین کرتے تھے اور کسی سے ڈر کر جھوٹ جیسی نجاست اختیار نہیں کرتے تھے۔ اور حق کہنے سے رکتے نہیں تھے۔ اور اخلاق رذیلہ سے بچتے تھے۔ اور اخلاق فاضلہ کے ایسے خوگر ہوگئے تھے کہ وہ ہر وقت اپنے خدا پر ناز کرتے تھے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ یقین ہی تھا کہ آپ کے دوستوں کے دشمن ذلیل و خوار ہو جاتے تھے اور آپ کے دوست ہر وقت خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہی رہتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی معیت ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ اور آپ کے دوستوں میں غنا تھا اور خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تھے۔ اور حق کہنے سے نہ رکتے تھے اور کسی کا خوف نہ کرتے تھے۔ اعمال صالحہ کا یہ حال تھا کہ ان کے دل محبت الٰہی سے ابلتے رہتے تھے اور جو بھی کام کرتے تھے خالصتاً للہی سے کرتے تھے۔ ریا جیسی ناپاکی سے بالکل متنفر رہتے تھے کیونکہ ریاکاری کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطرناک بداخلاقی فرمایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اس میں انسان منافق بن جاتا ہے۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 6 صفحہ 66)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گزری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اس واسطے چھوڑ دی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ان کو ایک نوکری دو سو روپیہ ماہوار کی ملتی تھی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا''۔ اس زمانہ کے دو سو روپیہ ماہوار ہزاروں ہوں گے آج کل، شاید لاکھ بھی ہوں۔ ''خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزار دی۔ صرف عربی کتابوں کو دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ اسلام پر جو اندرونی اور بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی''۔

(سیرت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ

مرتبہ محمود مجیب اصغر صاحب صفحہ 108)

یہ تھے مجاہد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا فرمائے۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کی وفات پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ بزرگ جا رہے ہیں اس لئے ہمیں جماعت میں علماء پیدا کرنے کے لئے مدرسہ قائم کرنا چاہئے اور پھر وہ قائم فرمایا تھا۔ تو جو دینی علم حاصل کرنے والے ہیں، تمام دنیا میں جہاں جہاں جامعہ احمدیہ ہیں، جامعہ میں پڑھنے والے لوگ ہیں وہ ان بزرگوں کو اپنے سامنے نمونے کے طور پر رکھیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ جنہوں نے ایک اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ حضرت مسیح موعودؑ ان کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

''اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا۔ اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہاء تک پہنچاتے ہیں۔ اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ ان کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ اکثر لوگ باوجود ...... بیعت کے اور باوجود میرے دعوے کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے۔ اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو خواہ آبرو کے متعلق ہو خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق، ان کے ناکمل نفسوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کی نسبت ہمیشہ میری یہ حالت رہتی ہے کہ

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا نیا فون نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے رابطہ کے لئے درج ذیل فون/فیکس نمبر استعمال کریں۔

Telephone Number: 020 8875 4321
Fax Number: 020 8870 5234

میں ہمیشہ کسی خدمت دینی کے پیش کرنے کے وقت ڈرتا رہتا ہوں کہ ان کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اور ان خدمتوں کو اپنے اوپر بوجھ سمجھ کر اپنی بیعت کو الوداع نہ کہہ دیں۔ لیکن میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور اپنی آبرو اور اپنی جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردّی چیز پھینک دی جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ ان کا اول اور آخر برابر نہیں ہوتا اور ادنیٰ سی ٹھوکر یا شیطانی وسوسہ یا بدصحبت سے وہ گر جاتے ہیں۔ مگر اس جوانمرد مرحوم کی استقامت کی تفصیل میں کن الفاظ میں بیان کروں کہ وہ نور یقین میں دمبدم ترقی کرتا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

پھر فرمایا کہ: "بے نفسی اور انکسار میں وہ اس مرتبہ تک پہنچ گیا کہ جب تک انسان فانی اللہ نہ ہو یہ مرتبہ نہیں پاتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے۔ اور اپنے تئیں کوئی چیز سمجھنے لگتا ہے اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنے علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہو سکتی تھی۔ اور آخر سچائی پر اپنی جان قربان کی اور ہماری جماعت کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گیا جس کی پابندی اصل منشاء خدا کا ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی مثال میں آخر پہ دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس جگہ میں اس بات کے اظہار کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رک سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت و اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں"۔ بعضوں کا ذکر کیا کہ شاید وہ قربانی نہ کر سکیں لیکن اکثریت قربانی کرنے والی تھی۔ ان کا ذکر فرما رہے ہیں کہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ "سب سے پہلے میں اپنے روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نور الدین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کا جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں"۔ اتنی خدمت کرنے کے باوجود کتنا زبردست خراج تحسین ہے۔ "ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے اس کے تصور سے ہی قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربے سے، نہ صرف حسن ظن سے، یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے" اور بعد میں ادا کیا بھی۔ "ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور الدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت و اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں۔

مولانا، مرشدنا، امامنا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب! میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں۔ اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا ہے وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں۔ اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے۔ اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غم خواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ پہ فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے۔ اور ہر دم ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں"۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-37)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں اللہ میاں نے وہ جماعت دکھادی)۔ فرمایا: "اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آکر آباد ہوئے ہیں"۔

(اصحاب احمد جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 130)

پس یہ جو چند حالات میں نے بیان کئے ہیں کچھ ان بزرگوں کے خود بیان کردہ ہیں کچھ ان کے بارے میں دوسروں نے بیان کئے ہیں۔ کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ تمام واقعات تاریخ میں اس لئے محفوظ کئے گئے ہیں کہ ہمیں توجہ دلاتے رہیں کہ تمہارے بزرگ اپنی اصلاح نفس کرتے رہے ہیں اور اس طرح انہوں نے یہ معیار حاصل کئے ہیں۔ یا بیعت میں آنے کے بعد محبت و اخلاص کے اور وفا کے یہ معیار دکھاتے رہے ہیں۔ تم بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو تا کہ یہ آخرین کے اخلاص و وفا کا زمانہ تا قیامت چلتا رہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ چلتا رہنا ہے کیونکہ اسی مسیح محمدی کے ذریعے اسلام کی شان و شوکت کو قائم رکھنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس کہیں ہمارے اپنے عمل اس برکت سے ہمیں محروم نہ کر دیں، بے فیض نہ کر دیں۔ پس قادیان کے رہنے والے بھی اور دنیا میں بسنے والے بھی تمام احمدیوں کو اس لحاظ سے ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ایمان و اخلاص و وفا میں ہمیشہ مضبوطی عطا فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے درمیان میں فرمایا: انشاء اللہ ایک دو دن تک قادیان سے اور تین چار دن تک بھارت سے روانگی ہوگی۔ آپ لوگ بھی دعا کریں، دنیا میں باقی جگہ بھی احمدی دعا کریں، اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے یہ سفر گزارے اور قادیان میں رہنے کے دوران یہ برکات جو ہم نے حاصل کی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہم نے دیکھے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو جاری رکھے۔

❀❀❀❀☾☾☾☾☾❀❀❀❀

نظام وصیت

حضرت مصلح موعودؓ وصیت کے متعلق فرماتے ہیں:

"پس تم جلد سے جلد وصیت کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا، جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا، اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا، جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا، جس نے ساری دنیا کے دکھوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب اور چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا کی"۔

ایسے احباب جماعت جو ابھی نظام وصیت میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان سے درخواست ہے کہ اس میں شامل ہو کر اس کے فیوض و برکات کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے پہلو کو سیکھنا چاہئے

اور اپنے غیر احمدی بھائیوں کو بھی اس سے آگاہ کروانا چاہئے

جماعت کو اور ذیلی تنظیموں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام سے آشنا کریں

ڈنمارک کے ایک اخبار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے جواب میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 فروری 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (انبیاء:107)

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا

الاحزاب 57-58) کی تلاوت کی پھر فرمایا آج کل ڈنمارک اور مغرب کے بعض ممالک کے اخبارات کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہائی غلیظ اور مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے والے کارٹون شائع کرنے پر تمام اسلامی دنیا میں غم وغصہ کی لہر پائی جاتی ہے فرمایا اس قسم کے غم اور غصے کا اظہار ایک فطری بات ہے اسلئے کہ ہر مسلمان کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے اور ہم احمدی مسلمانوں کو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے مقام کا صحیح فہم وادراک ہے اسلئے احمدیوں میں بھی اس تعلق میں غم وافسوس طاری ہے لیکن ہم اس غم کی وجہ سے متشدد نہیں ہوتے بلکہ ہمارے دلوں میں ایسے موقعوں پر فوری یہ خیال آتا ہے کہ ہم ردعمل کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ سے تمام دنیا کو آشنا کریں اور آپ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو دنیا میں پھیلائیں فرمایا اس زمانے میں بھی اور اس سے پہلے بھی جب بھی دشمنان اسلام آنحضرت ﷺ پر اپنے حملے تیز کرتے ہیں جماعت احمدیہ کا یہی ردعمل ہوتا رہا ہے اور اس پر احمدیت کی تاریخ گواہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس ردعمل کے نتیجہ میں ہی آئندہ کیلئے تبلیغ کے فوائد مترتب ہوتے ہیں اور نیک فطرت لوگوں کو اسلام کی طرف آنے کا موقع ملتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عام مسلمان جو ایسے مواقع پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں وہ صرف تشدد اور توڑ پھوڑ اور تخریب کاری پر مبنی ہوتا ہے اس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا فرمایا مغرب کے یہ ظالم لوگ جب ایسی ظالمانہ حرکتیں کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں مسلمان جب اپنا ردعمل دکھاتے ہیں تو وہ ظالم پھر مظلوم بنکر دنیا کے سامنے مسلمانوں کو اور بدنام کرتے ہیں۔ اور اس کو اسلام اور مغربی سیکولرزم کے تصادم کا نام دیا جاتا ہے فرمایا یہ بالکل غلط ہے کہ یہ تہذیبوں کا تصادم ہے۔ ہرگز تصادم نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق آنحضرت ﷺ پر خدا کی طرف سے براہ راست تعلیم نازل کی گئی جبکہ عیسائی ایسا نہیں سمجھتے اور جہاں تک ان کے اپنے مذہب کا تعلق ہے اُنہوں نے مذہب سے اپنے آپ کو الگ کرلیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم اپنے پیغمبروں کا مذاق اڑا سکتے ہیں تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق کیوں نہیں اڑا سکتے فرمایا اس سے پہلے بھی حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ایک عورت کی تصویر دکھانے پر فساد ہوا تھا پیرس میں ایک شخص قتل بھی ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا اس پر جہاں مسلمانوں کی طرف سے ردعمل ظاہر ہوا وہاں یورپ کے بعض شرفاء نے بھی اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے نہایت قبیح فعل قرار دیا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اخبار کے ذمہ داران نے اپنی اس حرکت پر جب اظہار ندامت کرلیا ہے تو مسلمانوں کو بھی خاموش ہو جانا چاہئے لیکن بدقسمتی سے بعض مسلمان لیڈر اس معاملے کو ختم نہیں ہونے دینا چاہتے جسکے نتیجہ میں یورپ کے ممالک میں مسلمانوں کیلئے فضا خراب ہو رہی ہے تبلیغ وتربیت کے کاموں میں رکاوٹیں پڑنے کا اندیشہ ہے فرمایا یہ ہوشیار قومیں ہیں بعض دفعہ یہ ظلم کی ابتدا بھی خود ہی کرتی ہیں اور خود ہی دنیا کے سامنے مظلوم بھی بن جاتی ہیں۔ فرمایا اس میں کوئی بعید نہیں ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ کی طرح بعد میں بھی ایسے شوشے چھوڑتے رہیں گے لیکن اس کے لئے مسلمانوں کو حکمت عملی اور عقلمندی سے کام لینا چاہئے بجائے اس کے کہ ایسے واقعات کے موقعہ پر تشدد کا رویہ اختیار کریں اور پھر نقصان اٹھا کر خاموش ہو جائیں ہمیشہ کیلئے تبلیغ اسلام کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالینا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کے حسین پیغام کو ان لوگوں تک پہنچانا چاہئے فرمایا ہمارا وفد جب اخبار کے ذمہ داران سے ملا ہے اور ان کو آنحضرت ﷺ کے متعلق صحیح واقفیت کروائی ہے تو انہوں نے حیران ہوکر کہا کہ اگر ہمیں پہلے ان باتوں کا علم ہوتا تو ہم ایسی حرکت نہ کرتے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے جماعت احمدیہ کے احباب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت سے آنحضرت ﷺ سے عشق کے پہلو کو سیکھنا چاہئے اور اپنے غیر احمدی بھائیوں کو بھی اس سے آگاہ کروانا چاہئے۔ کثرت سے سیرۃ النبیؐ کے اجلاسات منعقد کئے جانے چاہئیں اخبارات میں مضامین شائع کئے جانے چاہئیں اور غیروں کو بھی اجلاسات میں بلاکر ان سے تقریریں کروانی چاہئیں۔ فرمایا مسلمان ملک جو آزاد کہلاتے ہیں ابھی تک تمدنی اور اقتصادی غلامی کا شکار ہیں خود کام نہیں کرتے یورپین ممالک پر ان کا انحصار ہے اسی لئے وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے رہتے ہیں۔ پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے جماعت کو اور ذیلی تنظیموں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے حقیقی مقام سے آشنا کریں انہیں آنحضرت ﷺ کی خوبیاں بتائیں آپکے محاسن بیان کریں قرآن مجید کا حسن دنیا کے سامنے ظاہر کریں یہ وہ ردعمل ہے جو احمدی دنیا نے ظاہر کرنا ہے اور یہی وہ ردعمل ہے جو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ظاہر ہونا چاہئے ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے الحمدللہ کہ ہمارے مبلغ نے جو احتجاجی مضمون لکھا اور بفضلہٖ تعالیٰ ان کو ساری بات سمجھائی یہ مضمون اخبار میں شائع ہوا اور ڈینش عوام نے اس کو پسند کیا جرنلسٹ یونین کو ہمارے مبلغ نے بلایا اور انہیں بھی سمجھایا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ ایسی تعلیم والے شخص کا تم لوگ کارٹون بنانا جائز سمجھتے ہو اسپر ایک کارٹونسٹ نے کہا اگر ایسی تعلیم کا پہلے علم ہوتا تو وہ کبھی کارٹون نہ بناتے۔

حضور انور نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی نوجوان جرنلزم کی طرف زیادہ آنے کی کوشش کریں تاکہ اخباروں میں ہمارا نفوذ رہے کیونکہ میڈیا سے تعلق رہے گا تو ہم ان چیزوں سے روک سکتے ہیں۔

فرمایا اگر باوجود اتمام حجت کے اگر کوئی باز نہیں آتا تو اس کا معاملہ اللہ سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے۔ اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رسواکن عذاب تیار کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر پر فرمایا کہ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کہ ان اللہ وملئکتہ یصلون ...... الاخر اس حکم کے تحت آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کا سچا عاشق بنائے تاکہ ہم اسلام کے جھنڈے کو دنیا میں سربلند کرتے رہیں۔

☆☆☆

درخواست دُعا

☆...... خاکسار کے بھائی مکرم محمد اختر الحق صاحب کی مغفرت کے لئے بچوں کے نیک خادم دین بننے اور خاکسار کی دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

(محمد نعیم الحق جماعت احمدیہ پنکال اڑیسہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اللہ بکافٍ عبدہٗ الیس
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph 01872-220439, (R) 220233

مسلمان یاد رکھیں کہ آج کے دور میں مسیح موعودؑ کو مانے بغیر انہیں کوئی طاقت نہیں مل سکتی

پاکستان میں حالیہ زلزلہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان افروز تبصرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 فروری بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ :مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یھتدی لنفسہ و من ضل فانما یضل علیھا ولا تزر و ازرۃ وزر اخری وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ (بنی اسرائیل:۱۶) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا گذشتہ جمعہ میں نے زلزلوں تباہیوں اور آفتوں کے حوالہ سے بات کی تھی اور بتایا تھا کہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں جو زلزلہ آیا تھا اس پر لوگوں نے سوال اٹھائے ہیں۔ جس کے جواب میں تمام علماء نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ یہ آفتیں گناہوں کی زیادتیوں کی وجہ سے ہیں اور سزا ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے کوئی بھی تعلق نہیں اور علماء اس کے لئے عوام کو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا آنا تو قرب قیامت کے وقت ہے اور ابھی تو اس طرف سفر شروع ہے ایک عالم نے تو سات سو سال کا عرصہ بتایا ہے حضور انور نے فرمایا ان کو پتہ ہے کہ کس نے ہماری باتوں کی تحقیق کرنی ہے پہلے کہتے تھے کہ مسیح موعود نے چودھویں صدی میں آنا ہے ابھی نہیں آیا اب چودھویں صدی ختم ہو گئی تو بعض نے کہا کہ چودھویں صدی لمبی ہو گئی ہے ختم نہیں ہو رہی پھر کسی نے سمجھایا کہ بے وقوفی کی باتیں نہ کرو تو پھر یہ موقف اختیار کیا کہ مسیح و مہدی تو قرب قیامت کی نشانی ہے اور وہ قرب قیامت سے پہلے آئے گا۔ بعض عرب علماء نے کہا کہ حضرت مسیح کی دفات ہو گئی ہے اور آمد ثانی کی احادیث غلط ہیں اور ہم جو علماء ہیں ہم ہی خدمت دین کے لئے کافی ہیں یہ وہ علماء ہیں جنہوں نے جماعت کے خلاف جھوٹے فتوں کی بھرمار کر رکھی ہے اور ہماری طرف ایسی ایسی تعلیم منسوب کرتے ہیں جس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں اور مسلمانوں میں احمدیت کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے ایسی جھوٹی باتیں پھیلاتے ہیں فرمایا ہم تو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اتنا ہی کہتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور ان فتوے دینے والوں کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں لیکن عام مسلمانوں سے ہمارے دل میں جو ہمدردی ہے اور جو پیغام پہنچانا ہمارے سپرد ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے آج کے خطبہ میں مسیح و مہدی کی بعثت کے بارہ میں کچھ کہوں گا کہ آیا یہ زمانہ ہے یا نہیں۔

فرمایا جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ایک وقت تک علماء ۱۴ ویں صدی میں امام مہدی کی آمد کے منتظر تھے اور سب علماء اور اولیاء اس کی خبر دیتے آئیں ہیں۔ اور جو اس زمانہ کے لوگ تھے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے یا قریب زمانے کے وہ تو مسلمانوں کے حالات دیکھ کر اس یقین پر قائم تھے کہ عنقریب مسیح و مہدی کا ظہور ہوگا۔ اور وہ خدا سے دُعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی کشتی کو سنبھال لے۔ بہر حال ان خبر دینے والوں اور اسلام کے حالات بتانے والوں کے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھٹی صدی ہجری کے بزرگ حضرت نعمت اللہ ولی صاحب محدث دہلوی، نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی، سید ابوالحسن علی ندوی کے حوالہ جات پیش کئے جس میں انہں نے زمانے کے اور مسلمانوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے امام مہدی کے زمانے کی آمد کا تذکرہ کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احادیث میں اس زمانے کے علماء کی بدتر حالت کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ کہ وہ گمراہی والے فتوے صادر کریں گے اور ایسے فتوے دیں گے کہ خود بھی گمراہ ہوں اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ حضور انور نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں کے متعلق بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور پھر دار قطنی کی حدیث انا لمھدینا ایتین .... الاخر کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مقررہ دنوں میں سے) درمیان (کے دن) میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالہ جات جو آپ کی صداقت کے متعلق تھے پیش فرمائے پھر فرمایا جو آیت میں نے شروع میں پڑھی ہے اس کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ رسول کو بھیج دیں فرمایا اس آیت کے حصہ پر بھی غور کریں اور اللہ سے رہنمائی مانگیں اور اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اس انذار کو سمجھیں علماء لغو حرکتوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کی وجہ سے مخالفین کو اسلام پر اعتراض کرنے کے مواقع مل رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کو اسلام کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔

فرمایا ابھی حال ہی میں ڈنمارک میں اخبار کے ایک ایڈیٹر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخی کرنے کی جو معافی مانگی ہے اس میں بھی جماعت احمدیہ کا دخل ہے دیگر فرقوں کے علماء تو ان کو پہلے مل چکے تھے لیکن وہ اپنے موقف پر قائم تھے لیکن جب ہمارا وفد ان سے ملا ہے اور ان کو پوری بات سمجھائی ہے تو انہوں نے اس پر معافی مانگی ہے۔ فرمایا مسلمان یاد رکھیں کہ آج کے دور میں مسیح موعود کو مانے بغیر انہیں کوئی طاقت نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ مسلمان علماء کو عقل دے ہمارا کام تو انہیں سمجھانا اور دعا کرنا ہے۔

جماعت احمدیہ کے وفد کی ڈنمارک کے اخبار کے ذمہ داران سے ملاقات

اور اخبار مذکور کی اظہار معافی

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۳ر فروری میں ڈنمارک کے اخبار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر سخت رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس تعلق میں ڈنمارک کے احمدیوں کا وفد اخبار مذکور کے ایڈیٹر سے ملا تھا اور انہیں سمجھانے کی کوشش کی جماعت کے وفد سے پہلے کئی اور مسلم تنظیمیں بھی اُن کو مل کر سمجھا چکی تھیں لیکن وہ اپنے موقف پر قائم رہے لیکن جب احمدیہ وفد اُنہیں ملا اور تمام حالات ان کے سامنے رکھ کر اُن کو سمجھایا تو نہ صرف یہ کہ اخبار مذکور نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا بلکہ اپنی غلطی پر معافی بھی مانگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

توہین آمیز حرکت پر جماعت احمدیہ کا احتجاج

ڈنمارک کے ایک اخبار نے حال ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک توہین آمیز کارٹون شائع کیا۔ جسے بعد میں فرانس، جرمنی، اٹلی اور سپین کے اخبارات نے بھی ڈنمارک کے اخبار سے یکجہتی کرنے کے لئے شائع کیا۔ جس پر دنیا بھر میں بالخصوص مسلم ممالک میں اس کے خلاف شدید احتجاج ہوا۔ اور کارٹون شائع کرنے والوں کے خلاف سزا کا مطالبہ کیا گیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کا ایک وفد اخبار مذکور کے ذمہ دار افراد سے ملا اور ان کو ان کی اس غلط حرکت کا احساس دلایا اگرچہ دیگر فرقوں کے بعض لوگ بھی ان سے مل چکے تھے لیکن پھر بھی وہ اپنے موقف پر قائم رہے۔ جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات کے بعد اور انہیں سمجھانے کے بعد انہوں نے اپنی اس غلطی پر معافی مانگ لی ہے۔ دریں اثنا یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا توہین آمیز کارٹون شائع کرنے والے فرانسیسی اخبار فرانسوا سواغ کے ایڈیٹر کو برطرف کر دیا گیا ہے اخبار کے مالک نے کہا ہے کہ اخبار ذاتی عقیدوں اور مذہبی شخصیات کی تعظیم و تکریم کرتا ہے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260

(M) 98147-58900

E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and

Diamond Jewellery

Lucky Stones are Available here

Shivala Chowk Qadian (India)

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الہادی کا نکاح مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد خان صاحب ولد مکرم احمد رضا خان صاحب مرحوم کے ساتھ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ بھونیشور نے مورخہ 4.12.05 کو پڑھا اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(غلام احمد عبید بھونیشور)

درخواست دُعا

☆۔ میرا لڑکا جس دن سے پیدا ہوا ہے اُس دن سے نہ بیٹھتا ہے نہ کھاتا اور نہ چلتا ہے عمر 4 سال اور 6 ماہ ہے۔ بالکل کمزور ہے اس کی نیز باقی بچوں اور اہلیہ اور خوشدامنہ صاحبہ کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے تمام احباب سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (محمد اشرف بٹ جماعت احمدیہ رشی نگر)

جامعہ احمدیہ قادیان کی صد سالہ تقریب کے موقع پر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

سپاس نامہ

از طرف طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

بحضور سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مأمورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس تاریخی اور تاریخ ساز درسگاہ جامعہ احمدیہ کے لئے آج کا دن انتہائی خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مقدس درسگاہ کو ایک ایسی تاریخی سعادت نصیب ہو رہی ہے جو جامعہ احمدیہ قادیان کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ کی صد سالہ افتتاحی تقریب میں تشریف آوری ہمارے لئے موجب صد ہزار برکات ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ جنکی آمد الہام الٰہی میں بادشاہ کی آمد قرار دی گئی ہے اور انی معک یا مسرور کے پرشوکت الہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی دائمی معیت اور تائید و نصرت کی خوشخبری دی ہے، آج ہمارے درمیان رونق افروز ہیں۔

اس تاریخ ساز موقع پر ہم خوشی اور مسرت کے جذبات سے سرشار ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر سجداتِ شکر بجالاتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے حضور انور کی خدمت میں خوش آمدید اور اھلا و سھلا و مرحبا پیش کرتے ہیں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی آمدِ مبارک کو جامعہ احمدیہ کے لئے غیر معمولی افضال و برکات الٰہیہ کا پیش خیمہ بنا دے اور جامعہ احمدیہ قادیان کو حضور انور کی ولولہ انگیز رہنمائی میں آئندہ بھی ایسے ایسے جلیل القدر علماء ربانی کی افواج تیار کرنے میں کامیابی حاصل ہو جو دنیا میں عظیم روحانی انقلابات کے علمبردار ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل میں تشنہ روحوں کو شربتِ وصل بقاء سے سیراب کرنے والے ہوں۔ اور اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی روحانی مہم میں حصہ لینے والے ہوں۔

سیدی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ احمدیہ قادیان اپنے قیام کے مقاصد کے حصول کے لئے خلفاء کرام و بزرگان سلسلہ کی نگرانی و راہ نمائی میں برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے جہاں سے فارغ التحصیل علماء کو نہ صرف تعلیم و تربیت و دعوت الی اللہ کے میدان میں بلکہ انتظامی امور میں بھی غیر معمولی خدمات کی سعادت مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی شاخیں دنیا کے مختلف ممالک میں قائم ہو چکی ہیں اور ان جامعات میں تدریس کے فرائض انجام دینے والے بزرگ اساتذہ کرام میں سے بیشتر کا تعلق ہمارے اسی قدیم جامعہ سے ہے۔

مدرسہ احمدیہ کا قیام اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جنوری 1906ء میں فرمایا۔ 15 دسمبر 1897 کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریک فرمائی کہ مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک سکول کھولا جائے جہاں انہیں لازمی طور پر بعض اسلامی کتب بھی پڑھانے کا انتظام ہو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ایک انتظامی کمیٹی مقرر فرمائی جس کے پریزیڈنٹ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تھے اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 27 دسمبر 1897 کو ہوا اور اس کمیٹی نے سفارش کی کہ مدرسہ یکم جنوری 1898 کو کھول دیا جائے لیکن بعض وجوہات کی بناء پر تاخیر سے اس مدرسہ کا قیام 3 جنوری 1898 کو عمل میں آیا۔ 11 اکتوبر 1905 کو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی وفات اور دسمبر 1905 کو حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کی وفات پر تجویز کی گئی کہ جماعت میں علماء پیدا کرنے اور ان بزرگ علماء کے قائم مقام پیدا کرنے کے لئے ایک الگ درسگاہ قائم کی جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے 16 دسمبر 1905 کو اس سلسلہ میں بہت درد و الحاح کے ساتھ دعا کی اور اس پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں علماء و مبلغین تیار کرنے کے لئے ایک الگ شاخِ دینیات جاری کر دی جائے دراصل یہی اس مدرسہ کا سنگ بنیاد تھا جو آخر جنوری 1906 میں رکھا گیا۔ ہماری یہ عظیم خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ اس دینی درسگاہ میں قدرتِ ثانیہ کے مظہر خامس اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اس مدرسہ کی صد سالہ جوبلی کی افتتاحی تقریب منعقد کر کے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں یہ سپاسنامہ پیش کر رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

سیدی! جامعہ احمدیہ قادیان میں آنے والے طلباء کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پورے بھارت میں وقفِ زندگی کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور واقفین نو بھی گزشتہ سال سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ آئندہ ہر سال دیگر واقفین کے ساتھ ساتھ واقفین نو کی بھی ایک بڑی تعداد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

جامعہ احمدیہ کے مقررہ نصاب کے علاوہ مختلف غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی طلباء حصہ لیتے ہیں اور مختلف پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں اور ہر سال سہ روزہ سالانہ تقریب منعقد کر کے جامعہ احمدیہ میں قائم چاروں گروپوں شرافت، کرامت، ذہانت دیانت کے درمیان مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں اور ان کی مخفی صلاحیتوں اور فطری استعدادوں کو چمکانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور طلباء میں جفاکشی اور کفایت شعاری کی عادت پیدا کرنے، ان میں خود اعتمادی، عزم اور ہمت کو بڑھانے کیلئے ہائیکنگ کا پروگرام بھی بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح سیروا فی الارض کے تحت مختلف علاقوں کے تاریخی مقامات کی سیر کروائی جاتی ہے اور مختلف رنگ میں طلباء کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں کمپیوٹر کی تنصیب اور آڈیو ویڈیو سیکشن کا قیام بھی ہو چکا ہے علاوہ ازیں اس سال خرید کتب کیلئے ایک بڑی رقم منظور ہو چکی تھی جس سے بڑی تعداد میں مختلف موضوع پر کتب خریدی گئی ہیں۔

جامعہ احمدیہ حسبِ توفیق ان علماء اور بزرگان سے بھی بھرپور استفادہ کی کوشش کرتا ہے جو سال بھر مرکز سلسلہ کی زیارت کیلئے قادیان آتے ہیں۔ خلفاء احمدیت کے خطبات و خطابات مجالس عرفان کو باقاعدہ نظام تدریس میں شامل کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں منتخب خطبات و خطابات اور سوال و جواب کی کیسٹیں تیار کی گئی ہیں ایم ٹی اے سے براہ راست استفادہ کے علاوہ روزانہ تدریسی اوقات میں بھی اس کیلئے نصف گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا۔ اس سے تعلیمی و تربیتی ہر دو لحاظ سے فائدہ ہو رہا ہے اسی طرح مہینہ میں ایک بار نماز تہجد با جماعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ایک خاص پروگرام جو گزشتہ سال سے جامعہ میں شروع کیا گیا ہے وہ مختلف موضوع پر سیمینار کا انعقاد ہے اس میں طلباء کو مختلف علمی و تحقیقی عناوین دیئے جاتے ہیں۔ طلباء بڑی محنت کے ساتھ اس کی تیاری کرتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال ہستی باری تعالیٰ، آزادی ہند اور جماعت احمدیہ جیسے عناوین پر سیمینار منعقد ہوا۔ اسی طرح مقابلہ مقالہ نویسی کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔

صد سالہ تقریبات : جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ اس مقدس درسگاہ کا قیام 1906 میں ہوا تھا اس لحاظ سے 2006 میں اس کے قیام پر سو سال پورے ہو چکے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین کی منظوری سے اس مناسبت سے ایک وسیع منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے تحت مختلف سیمینار اور علمی مجالس کا انعقاد، سوینیئر کی اشاعت، خصوصی دعاؤں کا التزام، علمی و ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اسی طرح 2008 میں خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلے میں جامعہ کی طرف سے مختلف تقریبات کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اب حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ کے لئے "سرائے طاہر" کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اور جامعہ احمدیہ عنقریب اس میں منتقل ہونے والا ہے اس سے بہت سے دیرینہ مسائل حل ہونگے اور جامعہ احمدیہ زیادہ مستعدی کے ساتھ بہتر رنگ میں آگے بڑھ سکے گا۔ وباللہ التوفیق۔

اس موقعہ پر ہم سب اساتذہ و طلباء حضور انور کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس مقدس درسگاہ کے لئے ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مقبول خدمات بجالا سکیں اور ماضی کی طرح ہمیشہ یہاں سے ربانی علماء پیدا ہوتے رہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخ بن کر ہمیشہ تشنہ روحوں کی سیرابی اور سیری کا موجب بنتے رہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم میں سے ہر ایک تادم واپسی جد و جہد کی سعادت پاتا رہے۔ آمین۔ آخر پر دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو وقف زندگی کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے تحت گزارنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضور کے ادنیٰ غلام

اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان

11-1-2006

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر ہوشیار پور اور چلہ کشی والی عمارت کی تاریخی اہمیت

(محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ (مشکوۃ باب نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام)

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے اور شادی کریں گے، اور اُن کی ایک خاص اولاد ہوگی۔ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بیت لحم فلسطین میں تقریباً دو ہزار سال قبل حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اب وہ کبھی اس دنیا میں واپس نہیں آئیں گے۔ مذکورہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور مثیل عیسیٰ ابن مریم کی خبر دی ہے جو امت محمدیہ کا فرد ہوگا۔ اور وہی امام مہدی بھی ہوگا۔ پہلے مسیحؑ کی شادی اولاد کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ملتا۔ مگر آنے والا عیسیٰ مسیح و مہدی شادی کرے گا اور اُس کی خاص اولاد بھی ہوگی۔ قدیم مذہبی صحیفوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کا تذکرہ یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب ''طالمود'' میں ہے:

''یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ یعنی مسیح) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۴ کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے وہ ماندنہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے''۔ (طالمود جوزف برکلے باب پنجم)

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولیؒ نے بھی یہ پیشگوئی فرمائی تھی:

دور اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب (مسیح موعودؑ) کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمود پر اس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔ (الاربعین فی احوال المھدیین)

ایک اور واقعہ جو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر سے تعلق رکھتا ہے وہ یہ کہ ۱۸۸۵ء میں قادیان کے ساہوکاران و دیگر ہندو صاحبان میں سے منشی تارا چند صاحب کھتری۔ لچھمن رام صاحب، پنڈت نہال چند صاحب وغیرہ دس اصحاب نے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو ایک چٹھی لکھی، جس میں تحریر کیا:

''بعد ما وجب بکمال ادب عرض کی جاتی ہے کہ جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک برس تک ہمارے پاس آکر قادیان ٹھہرے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسے نشان در بارہ اثبات حقیقت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں۔ سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں۔ لنڈن اور امریکہ سے زیادہ حقدار ہیں'' ....

ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں۔ جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا، اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دُعاؤں کو قبول کر لیتا ہے۔ اور قبولیتِ دُعا سے قبل از وقت اطلاع بخشتا ہے۔ آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے۔ یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۹۲)

اس چٹھی کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:

''بعد ما وجب۔ آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے۔ مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے۔ اس کو لکھا ہے۔ اس لئے بتمام تر شکر گزاری اس کے مضمون کو قبول و منظور کرتا ہوں۔ اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے۔ کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں۔ تو ضرور خدائے مطلق جل شانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا، جو انسانی طاقت سے بالا تر ہو....اور چونکہ آپ لوگ شرط کے طور پر کچھ روپیہ نہیں مانگتے۔ صرف دلی سچائی سے نشانوں کا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس طرف سے بھی قبول اسلام کے لئے شرط کے طور پر آپ سے کچھ گرفت نہیں.....'' (مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۹۶)

ان ساہوکاران قادیان نے اپنے عریضہ میں نشان دکھانے کی مدت کا تعین کچھ اس طرح کیا:

''ہم سراسر سچائی اور راستی سے اپنے پرمیشر کو حاضر ناظر جان کر یہ اقرار نامہ لکھتے ہیں اور اسی سے اپنی نیک نیتی کا قیام چاہتے ہیں۔ اور سال جو نشانوں کے دکھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے شمار کیا جاوے گا۔ جس کا اختتام ستمبر ۱۸۸۶ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۹۴)

دسمبر ۱۸۸۵ء کے آخر یا جنوری ۱۸۸۶ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا: تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۴) اس الہام کے بعد حضورؑ بہلی میں بیٹھ کر دریائے بیاس کے راستے ۲۲ رجنوری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چلہ کشی کے بعد ۱۷ رمارچ ۱۸۸۶ء کو قادیان واپس تشریف لے آئے۔ حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوریؓ اس سفر کی رُوداد کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

''حضرت صاحب نے ۱۸۸۴ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جا کر کہیں چلہ کشی فرمائیں۔ اور ہندوستان کی سیر بھی کریں گے، چنانچہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت میں رہیں اور اس کے متعلق حضور نے ایک اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ بھی مجھے روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی اس سفر اور ہندوستان کے سفر میں حضور ساتھ رکھیں۔ حضور نے منظور فرما لیا۔ مگر پھر حضور کو سفر سوجان پور کے متعلق الہام ہوا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور ہوشیار پور جانے کا ارادہ کر لیا۔ جب آپ ماہ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور جانے لگے تو مجھے خط لکھ کر حضور نے قادیان بلا لیا۔ اور شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو خط لکھا کہ میں دو ماہ کے واسطے ہوشیار پور آنا چاہتا ہوں، کسی ایسے مکان کا انتظام کر دیں جو شہر کے ایک کنارہ پر ہو۔ اور اس میں بالا خانہ بھی ہو۔ شیخ مہر علی نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا خالی کروا دیا۔ حضور بہلی میں بیٹھ کر دریائے بیاس کے راستے تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ حامد علی اور فتح خاں ساتھ تھے۔

فتح خاں رسولپور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تھا..... حضور جب دریا پر پہنچے تو چونکہ کشتی تک پہنچنے کے رستہ میں کچھ پانی تھا اس لئے ملاح نے حضور کو اٹھا کر کشتی میں بٹھایا جس پر حضور نے اُسے ایک روپیہ انعام دیا۔ دریا میں جب کشتی چل رہی تھی حضور نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میاں عبداللہ ''کامل'' کی صحبت اس سفر دریا کی طرح ہے۔ جس میں پار ہونے کی بھی امید ہے اور غرق ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ میں نے حضور کی یہ بات سرسری طور پر سنی مگر جب فتح خاں مرتد ہوا تو مجھے یہ بات یاد آئی۔ خیر ہم راستہ میں فتح خاں کے گاؤں میں قیام کرتے دوسرے دن ہوشیار پور پہنچے۔ وہاں جاتے ہی حضرت صاحب نے طویلہ کے بالا خانہ میں قیام فرمایا اور اس غرض سے کہ ہمارا آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو ہم تینوں کے الگ الگ کام مقرر فرما دیئے۔ چنانچہ میرے سپرد کھانا پکانے کا کام ہوا۔ فتح خاں کی یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ بازار سے سودا وغیرہ لایا کرے۔ شیخ حامد علی کا یہ کام مقرر ہوا کہ گھر کا بالائی کام اور آنے جانے والے کی مہمان نوازی کرے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے بذریعہ دستی اشتہارات اعلان کر دیا کہ چالیس دن تک مجھے کوئی صاحب ملنے نہ آویں اور نہ کوئی صاحب مجھے دعوت کے لئے بلائیں۔ ان چالیس دن کے گزرنے کے بعد میں یہاں بیس دن اور ٹھہروں گا۔ ان بیس دنوں میں ملنے والے ملیں دعت کا ارادہ رکھنے والے دعوت کر سکتے ہیں۔ اور سوال و جواب کرنے والے سوال و جواب کر لیں۔ اور حضرت صاحب نے ہم کو بھی حکم دے دیا کہ ڈیوڑھی کے اندر کی زنجیر ہر وقت لگی رہے اور گھر میں بھی کوئی شخص مجھے نہ بلائے۔ میں اگر کسی کو بلاؤں تو وہ اسی حد تک میری بات کا جواب دے جس حد تک کہ ضروری ہے۔ اور نہ اُوپر بالا خانہ میں کوئی میرے پاس آوے۔ میرا کھانا اوپر پہنچا دیا جاوے مگر اس کا انتظار نہ کیا جاوے کہ میں کھانا کھا لوں۔ خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جایا کریں۔ نماز میں اوپر الگ پڑھا کروں گا، تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ جمعہ کے لئے حضرت صاحب نے فرمایا کوئی ویران سی مسجد تلاش کرو جو شہر کے ایک طرف ہو۔ جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کر سکیں۔ چنانچہ شہر کے باہر ایک باغ تھا اس میں ایک چھوٹی سی ویران مسجد تھی۔ وہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہم کو جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے اور خطبہ بھی خود پڑھتے تھے..... میں کھانا چھوڑنے اوپر جایا کرتا تھا اور حضور سے کوئی بات نہیں کرتا تھا مگر کبھی حضور مجھ سے کوئی بات کرتے تھے تو جواب دے دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ میاں عبداللہ ان دنوں میں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھلے ہیں اور بعض اوقات دیر تک خدا تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے اگر ان کو لکھا جاوے تو کئی ورق ہو جاویں''۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۶۹)

منشی عبداللہ صاحب سنوری ایک دفعہ جب

کھانا لے کر اُوپر گئے تو حضور نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے بُورِکَ مَنْ فِیْھَا وَمَنْ حَوْلَھَا اور حضور نے تشریح فرمائی کہ اس سے تو میں مراد ہوں اور مَنْ حَوْلَھَا سے تم لوگ۔ اسی طرح ایک موقعہ پر فرمایا: مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ اگر میں ان سے کچھ تھوڑا سا بھی ظاہر کردوں تو یہ جو معتقد نظر آتے ہیں سب پھر جاویں‘‘۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۷۲)

اسی چلّہ کے دوران ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے ایک اشتہار تحریر فرمایا جو اخبار ہند امرتسر کیم مارچ ۱۸۸۶ء کی اشاعت میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ اور جس میں آپ نے پسر موعود عطا ہونے کی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ (وہ پیشگوئی دوسری جگہ ملاحظہ فرمایئے) اپنے سابقہ وعدہ کے مطابق حضورؑ نے ہوشیار پور میں مزید بیس روز قیام فرمایا۔ اس دوران آپ کا ماسٹر مرلی دھر صاحب سے ایک عظیم مباحثہ ’’صداقت اسلام‘‘ کے اظہار کیلئے ہوا۔ ماسٹر مرلی دھر صاحب آریہ سماج ہوشیار پور کے ایک معروف رکن تھے۔ یہ مناظرہ ۱۱/مارچ کی رات اور ۱۴ مارچ دن کو حضرت اقدس کی قیامگاہ (طویلہ والا مکان) میں ہوا۔ مناظرہ کے وقت مکان کا صحن حاضرین سے کھچا کھچ بھرا رہتا ہوشیار پور کی جو اس زمانہ کی معروف شخصیات تھیں وہ مناظرہ کو سننے کے لئے آتی رہیں۔ اُن کے نام درج ذیل ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ شاید ان کی نسلوں میں سے ان کے کسی پوتے پڑپوتے کو اس کے بزرگوں نے اس مناظرہ کی رُوداد سنائی ہو، اور وہ ہم تک بھی وہ رُوداد پہنچا سکے۔ شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیار پور۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیار پور۔ ڈاکٹر مصطفیٰ علی صاحب۔ بابو احمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر ہوشیار پور۔ میاں عبداللہ صاحب حکیم۔ میاں شہاب الدین صاحب دفعدار۔ لالہ نرائن داس وکیل۔ پنڈت جگن ناتھ صاحب وکیل۔ لالہ پچھمن سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر لدھیانہ۔ بابو ہرکشن داس سکینڈ ماسٹر۔ لالہ گنیش داس صاحب وکیل، لالہ سیتا رام صاحب مہاجن۔ میاں شترگھن صاحب۔ میاں شترنجی صاحب۔ منشی گلاب سنگھ صاحب سررشتہ دار وغیرہم۔

مباحثہ کی رُوداد پڑھنے سے فریق مخالف کی پسپائی صاف ظاہر ہوتی ہے۔ اسی مباحثہ کی بناء پر ستمبر ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب سرمہ چشم آریہ تصنیف و شائع فرمائی۔

ہوشیار پور سے واپسی

جب دو مہینے کی مدّت پوری ہوگئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوشیار پور سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے جہاں کچھ باغیچہ سا لگا ہوا تھا، وہاں پہنچ کر حضورؑ تھوڑی دیر کے لئے بہلی سے اتر آئے اور فرمایا یہ عمدہ سایہ دار جگہ ہے یہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں۔ اس کے بعد حضور قبر کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ فرماتے ہیں: میں بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہوگیا۔ اور شیخ حامد علیؓ اور فتح خاں بہلی کے پاس رہے۔ آپ مقبرہ پہنچ کر اس کا دروازہ کھول کر اندر گئے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہوکر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور تھوڑی دیر تک دُعا فرماتے رہے۔ پھر واپس آئے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا‘ جب میں نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہوکر میرے سامنے بیٹھ گئے۔ اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں ان سے باتیں بھی کرلیتا۔ اُن کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے۔ پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اس سے ان کے حالات پوچھیں۔ چنانچہ حضورؑ نے مجاور سے دریافت کیا۔ اس نے کہا میں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گزر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ یہ اس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے اور اس علاقہ میں ان کا بہت اثر تھا۔ حضورؑ نے پوچھا ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگا سنا ہے سانولا رنگ تھا اور موٹی موٹی آنکھیں تھیں۔ پھر ہم وہاں سے روانہ ہوکر قادیان پہنچ گئے۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۶۹)

ہوشیار پور سے واپسی پر ایک قدیمی قبر کے نشان اب تک موجود ہیں۔ مگر تادم تحریر کوئی تحریری اور تاریخی اور یقینی ثبوت ایسا نہیں ہے، جس کی بناء پر یقینی طور کہا جاسکے کہ یہی وہ قبر ہے جس کا مذکورہ روایت میں ذکر ہے۔

کنک منڈی ہوشیار پور میں حضرت مصلح موعودؓ کا اعلان

قادیان کے ہندو ساہوکاران نے جس الٰہی نشان کا مطالبہ کیا تھا، اس کے ظہور کی خبر انہیں پیشگوئی مصلح موعود کے اعلان کے ذریعہ سنا دی گئی۔ اور یہ پیشگوئی اُس وقت پوری ہوئی جب ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی ولادت ہوئی۔ روز پیدائش سے ہی آپ کے بابرکت وجود میں وہ علامات ظاہر ہونے لگیں، جن کا پیشگوئیوں میں ذکر تھا۔ آخر ۲۰/فروری ۱۹۴۴ء کو حضرت مرزا بشیر الدین صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کنک منڈی ہوشیار پور کے میدان میں ایک جلسہ عام میں اعلان فرمایا:

’’وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس شہر ہوشیار پور میں سامنے والے مکان میں نازل ہوئی، جس کا اعلان آپ نے اس شہر سے فرمایا، وہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے پوری ہوچکی ہے۔ اور اب کوئی نہیں جو اس پیشگوئی کا مصداق ہوسکے‘‘۔

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۵۶ء)

چلّہ کشی والی عمارت کی تاریخ

چلّہ کشی والی عمارت جو ’’طویلہ‘‘ کے نام سے مشہور تھی، شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کی تھی۔ اس عمارت کے بالا خانہ کے جنوب مغربی کمرہ میں آپؑ نے چالیس روز عبادت کی اور یہ کمرہ اصل عمارت سے مغرب کی جانب باہر کی طرف نکلا ہوا ہے۔ اور اسی کمرہ کے نیچے (زمینی سطح پر موجود کمرہ میں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین اصحاب کی رہائش تھی۔ نچلے کمرہ کے ساتھ سے سیڑھیاں اوپر مقدس کمرہ کے دروازہ تک جاتی ہیں۔ (جو فی الحال بند ہیں)۔ اسی مکان کے صحن میں مرلی دھر سے مباحثہ بھی ہوا تھا۔

شیخ مہر علی صاحب کے لڑکے شیخ فضل محمد صاحب نے یہ عمارت ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء کو ایک ہندو سیٹھ ہرکشن داس کو فروخت کردی۔ چنانچہ تاریخ احمدیت میں مذکور ہے:

’’.....جنہوں نے اُسے شیخ مہر علی صاحب سے خرید کر اس پر ایک مکان تعمیر کرکے اس کے بالائی حصہ پر سبز رنگ کردیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چلّہ کشی والا بالا خانہ اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں تھا لیکن اس موقعہ اور اسی بنیادوں پر ایک کمرہ تعمیر شدہ تھا، جہاں سیٹھ صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو ۲۰/فروری ۱۹۴۴ء) کو دعا کی اجازت دی‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۵۹۰)

حضرت مصلح موعودؓ نے ۳۵ افراد سمیت چلّہ کشی والے مقدس کمرہ میں دعا کروائی۔ اور دُعا سے قبل اعلان فرمایا:

’’اس موقع پر کسی ذاتی غرض کے لئے دعا نہ کی جائے بلکہ صرف اسلام کی ترقی و شوکت کے لئے دُعا کی جائے‘‘ اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دُعا کی جس میں وہ تمام احمدی احباب بھی شریک ہوئے جو مکان کے نیچے گلی اور میدان میں کھڑے تھے۔ دُعا نہایت گریہ وزاری سے قریباً دس منٹ ہوئی۔

خاکسار راقم الحروف (محمد حمید کوثر) مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء کو محترم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم کے ساتھ مقدس کمرہ میں دُعا کرنے اور اس تاریخی عمارت کو دیکھنے گیا تھا۔ اُس وقت مرحوم نے بتایا تھا کہ جب سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مقدس کمرہ میں دُعا کروائی ہے، اُس کے بعد اس کمرہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، سوائے اس کے کہ کمرہ کے درمیان میں دیوار بنا کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔ تقسیم والی بات کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ ۳۵ بزرگ آدمیوں نے اس کمرہ میں اجتماعی دُعا کی تھی۔ اور ۳۵ کا ایک کمرہ میں بیٹھنا ممکن نہیں ہے۔ اور دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت مبارک ٹہلنے کی بھی تھی، اور یہ بڑے کمرہ میں ہی ممکن تھا۔ چھوٹے میں نہیں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس تاریخی عمارت کو تین مراحل میں بتاریخ ۹/مئی ۱۹۹۷ء - ۱۳/مئی ۱۹۹۷ء اور ۱۴ مئی ۱۹۹۷ء کو بارہ لاکھ روپے میں خرید لیا۔ حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ صرف قبضہ لینے کیلئے آدھی عمارت کسی اور کو دینی پڑی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر ہوشیار پور

اس عمارت کی تاریخی اہمیت میں مزید ایک باب کا اضافہ اُس وقت ہوا۔ جب مورخہ ۸/جنوری ۲۰۰۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل و عیال و مع افراد خاندان و قافلہ وہاں تشریف لے گئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بعد آپ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے مقدس کمرہ میں دُعائیں کیں (اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین) عجیب بات ہے کہ جن ۳۵ افراد کو حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اس مقدس کمرہ میں دُعا کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا منصور احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل تھے۔ گویا اس کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ آپ کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب آپ کے بیٹے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو دُعائیں کرنے کی سعادت ملی۔ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے تسلسل قائم رکھا۔

اس مقدس کمرہ میں دُعاؤں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نیچے تشریف لائے۔ اور اُس تاریخی کمرہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں چلّہ کشی کے دوران تین صحابہ کرام رہائش پذیر تھے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے کچھ ہدایات مرحمت فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور کنک منڈی کے اُس مقام کو دیکھنے تشریف لے گئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔ بعد ازاں حضور انور سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے، جہاں صحن میں ہری بھری گھاس پر چٹائیاں بچھا کر ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ وہاں سے انوراگ سود کے نئے تعمیر شدہ مکان میں تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضور انور کے ساتھ جانے والے قافلہ میں خاکسار کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248 1652 2248 5222
2243 0794
رہائش: 2237 8468 2237 0471

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات

عبدالمومن راشد
استاد جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے۔ پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ ”وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

آپ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ کو یعنی صرف ۲۵ سال کی عمر میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور ۵۲ سال تک خلافت کی عظیم ذمہ داریوں کو انجام دینے کے بعد ۷۷ سال کی عمر میں آپ نے اِس دنیا فانی سے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اُن عظیم ہستیوں میں سے تھے جو صدیوں ہی میں نہیں بلکہ ہزاروں سال میں کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں اور اپنے روحانی فیض سے ایک نسل کو ہی نہیں بلکہ نسل در نسل فائدہ پہنچاتے ہیں۔

خلافت سے پہلے اور دوران خلافت آپ نے جو عظیم الشان اور ان گنت علمی خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک کا ذکر اس وقت پیش نظر ہے۔

پہلی علمی خدمت

رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء:

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ جہاں خود دن رات حصول علم میں مشغول رہتے وہیں آپ کی یہ دلی خواہش تھی کہ احباب جماعت اور خاص طور پر احمدی نوجوان بھی نہ صرف دنیاوی بلکہ دینی علوم کے زیور سے آراستہ ہوں چنانچہ آپ نے مختلف مضامین اور تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت کو دینی علوم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ علاوہ ازیں ایک تدبیر یہ بھی اختیار کی کہ ایک رسالہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت کا انتظام فرمایا۔ پھر آپ نے احمدی نوجوانوں میں علمی ذوق وشوق پیدا کرنے کی غرض سے ۱۹۰۶ء میں ایک انجمن قائم فرمائی جس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ اِس طرح ماہانہ تشحیذ الاذہان احمدی نوجوانوں کے لئے علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کا موجب بنا چنانچہ اِس رسالہ کے جاری ہونے اور ایک انجمن قائم ہونے کی وجہ سے معیاری مضامین لکھنے والے تیار ہوگئے۔ حتیٰ کہ حضور انور اور سلسلہ کے بعض دیگر احباب کے ٹھوس اور علمی مضامین کی وجہ سے اِس رسالہ نے دور دور تک شہرت حاصل کی۔

چنانچہ الحکم نے ۲۱ فروری ۱۹۰۹ء کو انجمن تشحیذ الاذہان کی کوششوں اور رسالہ تشحیذ الاذہان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

”یہ انجمن احمدی قوم کے نونہالوں کی انجمن ہے۔ جس کے بانی مبانی احمدی قوم کے فخر اور مخدوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد ہیں۔ اِس انجمن کے سر پرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو تھے ہی مگر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ اس کے مربی ومحسن رہے۔ انجمن کے جلسوں میں اپنے بہت سے ضروری کام چھوڑ کر بھی ہمیشہ خوشی سے حاضر ہوتے اور وقتاً فوقتاً اپنی تقریروں میں انجمن مذکور کے نوجوان ممبروں کی حوصلہ افزائی اور تعلیم سے کام لیتے رہے۔ اور آج میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ تشحیذ الاذہان کی موجودہ کامیابی پر سب سے زیادہ خوش اور سب سے زیادہ مبارکباد کے قابل آپ ہی کا وجود ہے۔ اِس لئے کہ یہ انجمن جس کی ترقی اور کامیابی کے آپ دل سے خواہشمند تھے اور ہیں۔ آپ کے ہاتھوں میں قائم ہوئی۔ آپ کے زیر سایہ بڑھی پھلی پھولی اور ترقی کر رہی ہے اور اس کے خوشگوار پھل آج احمدی قوم کے لئے مایہ ناز ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے قلم اور زبان کے بیش قیمت جواہرات انجمن تشحیذ کے لئے سلسلہ کی تاریخ میں دُرّ یتیم سمجھے جاکر ہمیشہ قابل عزت سمجھے جائیں گے.....اور اب نظر آتا ہے کہ وہ کام جو ابتداء شاید بچوں کا کھیل سمجھا جاتا ہو ایک ایسا کام ہے جس سے یقیناً اللہ اور اُس کا رسول ﷺ خوش ہے اور جس پر یقیناً وقت آنے والا ہے کہ بڑے بڑے بوڑھوں کو رشک ہوگا۔ خدمت دین کے لئے بے غرض اور پُر جوش نوجوان تیار کر دینا چھوٹی اور آسان بات نہیں ہے۔ میں انجمن کے ممبروں کارکنوں اور انجمن کے بانی اور سرپرست کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

انجمن کا رسالہ تشحیذ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایڈیٹری سے نکلتا ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ بالکل حق بات ہے کہ رسالہ مذکور کے ایڈیٹر کی زبان اور قلم میں بھی وہی شان جلوہ گر ہے جو ہم سب کے آقا اور محبوب مسیح ومہدی کی زبان اور قلم میں تھی“

چنانچہ اِس رسالہ میں چھپنے والے بعض مضامین اتنے بلند پایہ تھے کہ بعض غیر از جماعت اخبارات نے بھی اُن کی تعریف کی اور اپنے اخبارات میں شائع بھی کیا۔

اس امر کا ذکر کرتے ہوئے تشحیذ الاذہان نے مارچ ۱۹۰۹ء میں لکھا ہے:

”اِس رسالہ کے مضامین کی عمدگی کیلئے اس سے بڑھ کر کیا امر پیش کیا جاسکتا ہے کہ موافقین کے علاوہ مخالفین نے بھی اس کو پسند کیا ہے۔ چنانچہ اخبار وکیل امرتسر نے ایک مضمون سالم کا سالم اپنے پرچہ میں نقل کیا ہے۔ جس کا ہیڈنگ ”کیا تلوار کے زور سے اسلام پھیلا ہے“؟ از قلم صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب“۔

(تشحیذ الاذہان صفحہ ۷۳ مارچ ۱۹۰۹ء)

دوسری علمی خدمت:

احمدیہ دارالمطالعہ اور لائبریری کا قیام

مضامین لکھنے کے لئے اچھی کتابوں کا مہیا ہونا اور مطالعہ کی سہولت بھی حاصل ہونا ضروری ہیں۔ چنانچہ اِس قومی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضور انور کی تحریک پر انجمن تشحیذ الاذہان نے قادیان میں دارالمطالعہ قائم کیا۔ تشحیذ میں اس تحریک کا ذکر کرتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:

”اِس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم اُس تمام ذخیرہ کتب کو جمع کریں جو ہمارے مذہبی علوم کے سیکھنے میں کارآمد ہو سکتے ہیں۔ مگر قادیان میں اس قسم کی کوئی لائبریری نہیں جہاں بیٹھ کر احمدی مطالعہ سے ذخیرہ معلومات کو بڑھا سکیں۔ اس لئے انجمن تشحیذ الاذہان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس ضرورت کو پورا کرے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مشورہ سے ایک دارالکتب یا لائبریری کھولنے کی صلاح ہے۔ جو دن کے اکثر حصہ میں کھلا رہے گا۔ اور وہ لوگ جو قادیان آتے ہیں۔ بجائے اپنا وقت کسی اور جگہ لگانے کے اس جگہ بیٹھ کر دینی علوم میں ترقی کر سکیں گے۔ اس کتب خانہ میں حضرت اقدس کی کل کتب اور اشتہار اور دیگر تمام احمدیوں کی کتابیں خواہ کسی زبان میں ہوں رکھی جائیں گی اور اس کے علاوہ کتب حدیث اور تاریخ وغیرہ بھی رکھی جائیں گی۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۷۔ ۱۹۰۸ء-۲۷-۲۸)

دارالمطالعہ اور لائبریری کے قیام کے کام کو نہایت عمدگی اہتمام اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا۔ چنانچہ ان امور کا اخبار بدر ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء میں اِن الفاظ میں ذکر ہے:

”انجمن تشحیذ خوب ترقی کر رہی ہے۔ لائبریری کا انتظام اعلیٰ پایہ پر زیر غور ہے۔ ساڑھے دس ماہ سے جو فہرست کتب تیار ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اب جلد مکمل ہونے والی ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ عنقریب ہم ہندوستان ومصر کے اردو عربی چیدہ اخبارات اس کی میز پر دیکھیں گے......

صاحبزادہ مرزا محمود احمد کو نوجوانوں کی سدھار کا خاص خیال رہتا ہے آپ نے اُن کالجیٹوں یا طالب علموں کے لئے جو بعد الامتحان یا سمر ویکیشن دارالامان میں آتے ہیں۔ ایک تعلیمی نصاب تیار کیا ہے۔ جس میں قرآن وحدیث کا ایک حصہ قصیدہ بہشتی وغیرہ شامل ہے۔ آپ بڑی محنت سے اُن کو پڑھاتے ہیں اور عربی سے اور دین سے عمدہ واقفیت کرادیتے ہیں یہ بہت مفید کام ہے۔ اللہ توفیق بخشے۔

تیسری علمی خدمت

اخبار الفضل کا اجراء

اگرچہ جماعت کی علمی ضروریات تشحیذ بڑی عمدگی سے پوری کر رہا تھا لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب نے اِس امر کی ضرورت بھی محسوس کی کہ مرکز اور جماعت کے درمیان رابطہ قائم کرنے کے لئے ایک اخبار جاری کیا جائے۔ چنانچہ اِس ضرورت کی تکمیل کے لئے آپ نے ۱۹۱۳ء میں الفضل اخبار جاری فرمایا۔ یہ اخبار آج بھی ربوہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مرکزی روزنامہ چلا آرہا ہے۔ اور لندن سے بھی ہفت روزہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

بدر کی اشاعت ۵ر جون ۱۹۱۳ء میں الفضل کے بارے اعلان فضل کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا۔

”اِس لئے بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح توکلاً علی اللہ اِس اخبار کو شائع کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ہمارا کام کوشش ہے۔ برکت اور اتمام خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ لیکن چونکہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اس لئے اُس کی مدد کا یقین ہے بے شک ہماری جماعت غریب ہے۔ لیکن ہمارا خدا غریب نہیں ہے۔ اور اُس نے ہمیں غریب دل نہیں دیئے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری توجہ کرے گی اور اپنی بے نظیر ہمت اور استقلال سے کام لے کر جو وہ اب تک ہر کام میں دکھاتی آرہی ہے اس کام کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تحریر کو صرف ارادوں اور خواہشوں تک ہی نہ رہنے دے اور سلسلہ کی ضروریات پورا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائے“۔

الفضل ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۹ء میں حضور فرماتے ہیں۔

میں بے مال وزر تھا۔ جان حاضر تھی۔ مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا اُس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے

دلوں کو گرمائے۔ اُن کی سستیوں کو جھاڑے۔ اُن کی محبت کو اُبھارے اُن کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اُس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش۔ نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی امید بر آنے کی صورت ہوئی۔ خدا نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم صلعم کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا۔ اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو اُن کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے تھے"۔

یہ زیور حضور نے خود لاہور جا کر پونے پانچ سو روپئے میں فروخت کئے تھے اور یہی الفضل کا ابتدائی سرمایا تھا۔

چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے۔ جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کونسا دروازہ کھولا جاتا اور جماعت میں روز مرّہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دور کیا جا سکتا"۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب حضور انور کی علمی کاوشوں جذبہ تبلیغ رسالہ تشحیذ الاذھان جاری کرنے کے بارے لکھتے ہیں۔

"اُن پاک جذبات میں سے جنہوں نے ابتداء سے آپ کے اندر نشو نما پائی ایک جذبہ تبلیغ تھا۔ اور ساتھ ہی اُس کے یہ امنگ کہ نہ صرف خود اس کام میں حصہ لیں بلکہ دوسروں کو بھی اس خدمت کے لئے تیار کریں۔ جس طرح ایک ملک کے خیر خواہ اور بہی خواہ لیڈر میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ اپنی گری ہوئی قوم کو ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچانے کے لئے اور اپنے حملہ آوروں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کیلئے اور اپنے ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقہ کو دشمنوں سے گھرے ہوئے ملک کو دوبارہ فتح کرنے کیلئے اور دنیا میں اپنی قوم کی حکومت کو مستحکم اور مضبوط کرنے کے لئے ایک فوج تیار کرے۔ اور اس فوج میں اپنی قوم کے نوجوانوں کو بھرتی ہونے کے لئے تحریک کرے۔ اور بھرتی ہونے والوں کو قواعد جنگ کی تعلیم دے اور ان کو ضروری اسلحہ سے مسلح کرے۔ یہی جذبہ لڑکپن کے زمانہ میں آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی اِس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی حضور علیہ السلام سے اجازت حاصل کر کے ایک رسالہ جاری کیا۔ جس کا نام حضور نے آپ کے دلی خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے اور اُن اغراض و مقاصد کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جن کے ماتحت آپ نے اس رسالہ کے اجراء کا ارادہ فرمایا تھا۔ تشحیذ الاذھان رکھا۔ یعنی ایسا رسالہ جس میں مضمون نویسی کی مشق کر کے سلسلہ کے نوجوان اپنی علمی طاقتوں اور اپنے ذہنوں کو تیز کریں گے۔ اور آپ نے اِس رسالہ کے متعلق ایک انجمن قائم کی۔ جس کے سپرد اِس رسالہ کا انتظام اور اس کی ترقی کے لئے کوشش کرنا اور نوجوانوں میں مضمون نویسی اور علمی ترقی کی رغبت پیدا کرنا تھا۔ اور آپ ہر ایک ذریعہ سے کوشش کرتے تھے کہ کثرت سے لوگ اس تحریک میں شریک ہوں۔

رسالہ کے علاوہ آپ نے انجمن تشحیذ الاذھان کے زیر اہتمام ایک مجلس بھی قائم کی جس کا نام مجلس ارشاد تھا اور اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ تبلیغی فوج میں بھرتی ہونے والے نوجوان اسلامی جدال کے لئے اُس دوسرے ہتھیار کو بھی چلانے میں مشاق ہوں جس کا نام تقریر ہے۔ یعنی وہ تحریر و تقریر دونوں ہتھیاروں سے حفاظت اسلام اور اشاعت اسلام کی لڑائیاں لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چونکہ آپ کی خواہشات کی جولانگاہ صرف ہندوستان نہ تھا بلکہ آپ تمام دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا چاہتے تھے اور آپ کی اس نوجوانی کے زمانہ میں یہ آرزو تھی کہ روئے زمین کے شرق و غرب میں اسلام کا جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دے۔ اس لئے آپ نے مجلس ارشاد کے اجلاس دو حصوں میں تقسیم کر دیئے۔ ایک اردو اور ایک انگریزی.... یہ کوشش اگرچہ آپ کی عمر اور قادیان کے حالات کے لحاظ سے چھوٹے پیمانے پر تھیں۔ لیکن ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوانی کے زمانہ میں ہی آپ کے دل کے اندر کیا کیا اُبال اٹھتے تھے۔ اور کھیل کود کے زمانہ میں آپ کے سینہ کے اندر کس بات کی تڑپ تھی۔

پھر جوں جوں آپ کی عمر بڑھتی گئی آپ کے کام کا دائرہ بھی زیادہ وسیع ہوتا گیا آپ نے لڑکپن کے زمانہ میں سلسلہ کے نوجوانوں کو اسلام کی قلمی اور لسانی خدمت کے لئے تیار کرنے کی غرض سے رسالہ تشحیذ الاذھان جاری کیا تھا۔ اور مجلس ارشاد کی بنیاد ڈالی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں آپ نے تمام جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا۔ جس کا نام الفضل ہے۔ اور جو اس وقت جماعت احمدیہ کا قومی آرگن ہے۔ اور قادیان سے روزانہ شائع ہوتا ہے پھر جماعت میں تبلیغی روح پھونکنے کے لئے اور رابطہ اخوت و محبت قائم کرنے کے لئے آپ نے انصار اللہ کی جماعت قائم کی۔

(۵ نمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۵)

چوتھی علمی خدمت

حضور انور نے ۱۹۱۰ء سے قرآن کریم کا درس دینا شروع فرمایا۔ پھر ۱۹۱۳ء سے آپ دن میں دو بار یعنی فجر اور ظہر کی نمازوں کے بعد درس دینے لگے نہایت دلنشین انداز میں آپ جواہرات قرآنی بیان فرماتے اور اِن درسوں میں اہل قادیان کے علاوہ زائرین بھی شامل ہو کر اپنی جھولیاں بھر کر جاتے۔ افسوس ہے کہ اس وقت اِن درسوں کو محفوظ نہیں کیا جا سکا۔ البتہ جو بھی اِن درسوں میں شامل ہوا وہ گواہی دے سکتا ہے ان میں کس قدر حقائق و معارف قرآنی بیان کئے جاتے تھے۔ اس کا اندازہ درج ذیل ایک اقتباس سے لگا سکتے ہیں۔

جو مخدوم محمد ایوب علیگ نئی دہلی کی مطبوعہ یادداشت سے لیا گیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

میں ۱۹۰۹ء میں سکول سے موسم گرما کی تعطیلات سے قادیان گیا اور حضرت خلیفہ اوّلؓ جو میرے والد صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ خاص طور پر اظہار محبت فرمایا کرتے تھے کے زیر سایہ رہا کرتا تھا اور حضرت صاحب کے درس قران میں شامل ہوا کرتا تھا۔ انہی ایام میں حضرت میاں صاحب المصلح الموعود بھی درس فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں بھی وہاں حاضر ہوا مجھے اس درس میں چند روز ہی شامل ہونے کا موقع ملا۔ حضور نے قرآن کریم کے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے معارف و حقائق بیان فرما کر ایک طرف تولا یمسہ الا المطھرون کے مطابق اپنی پاکیزہ زندگی کا ثبوت دیا۔ اور دوسری طرف کسی مشکل مقام قرآن مجید کے معنی معلوم کرنے کے لئے کوشش کرنے اور سمجھنے کے لئے دعائیں کرنے اور پھر اُس کا حل پانے کا ذکر فرما کر اپنے عشق قرآن شریف اور تعلق باللہ کا ثبوت دیا۔

الغرض اِس قلیل عرصہ میں مجھ پر حضور کے عشق و فہم قرآن کریم طہارت و تقویٰ تعلق باللہ اجابت دُعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا۔ جو کہ باوجود مرور زمانہ کے دل سے ہرگز دور نہیں ہوا۔ اور یہی اثر تھا جو کہ بفضلہٖ تعالیٰ حضور کو خلیفہ برحق ماننے میں کام آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جس کو اب ۲۹ سال گذر چکے ہیں۔ اب تو ماشاء اللہ حضور کا علم ایک بحر بے پایاں معلوم ہوتا ہے۔ جس کا کچھ اندازہ ہی نہیں اور حضور کا ہر ایک خطبہ بلکہ ہر ایک تقریر اپنے اندر ایک ایسی جدّت اور شان رکھتی ہے کہ جس کی نظیر صفحہ ہستی پر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ (الفضل قادیان 1938)

پانچویں علمی خدمت

شروع میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی نگرانیمیں دینیات کی شاخ کھول دی گئی مئی ۱۹۰۶ء اِس شاخ سے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی پھر ۱۹۰۹ء میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اور نصاب کی تعیین و ترتیب کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اُس کمیٹی کے ایک ممبر حضرت المصلح الموعودؓ بھی تھے۔

جہاں ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مدرسہ کی ترقی چاہتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی منشاء مبارک کے مطابق اس درسگاہ سے ربانی علماء اور بزرگ اور تقویٰ شعار علماء پیدا کرنے چاہتے تھے وہیں خواجہ کمال الدین صاحب مرزا یعقوب بیگ اور سید محمد حسین شاہ صاحب اس مدرسہ کو بند کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حالات کو بھانپتے ہوئے ۱۹۱۱ء میں مدرسہ احمدیہ کی نگرانی کی ذمہ داری بھی حضرت المصلح موعودؓ کو سونپ دی۔ چنانچہ نگران بنتے ہی آپ نے بڑے انہماک حکمت اور دُعاؤں سے مدرسہ کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امیدوں کے مطابق بلند کرنے کی کوشش کی اور آپ کی بابرکت اور پُر شفقت توجہ سے یہ دینی درسگاہ اپنے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں کامیاب ہونے لگی اور بہت جلد قابل رشک معیار تک پہنچ گئی۔

چنانچہ مدیر الحکم کے صاحبزادے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے حضرت المصلح الموعودؓ کی مدرسہ احمدیہ کے لئے کی جانے والی مساعی جمیلہ کا ذکر یوں کیا ہے:

"آپ کا وجود مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک مجسم رحمت تھا........ طالب علموں کو فن خطابت سکھانے کے لئے جلسوں اور لیکچروں کا انتظام فرمایا ہر جمعرات کو نصف دن تعلیم ہوتی تھی اور باقی نصف وقت تعلیم خطابت ہوتی۔ لڑکوں کے بورڈنگ ہاؤس کی صفائی کا خاص اہتمام ہونے لگا ہر ماہ ایک دفعہ لازماً آپ خود وقتاً فوقتاً تقریریں فرماتے اور اُن کو ابھارتے مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کے لئے کھیلنے کے لئے کوئی الگ فیلڈ نہ تھی آپ نے ان کے لئے فیلڈوں کا انتظام کیا تا کہ آئندہ بننے والے علماء صرف ملّاں ہی نہ ہوں بلکہ ہر طرح چاق و چوبند ہوں..... مدرسہ احمدیہ کے پاس کوئی لائبریری نہ تھی۔ آپ نے اس ضرورت کو سخت محسوس کیا اور اپنی لائبریری سے قیمتی کتابوں کا ایک بڑا مجموعہ جس میں الہلال مصر کے پرچے بھی تھے مرحمت فرمایا اور مزید روپیہ بھی انجمن سے منظور کروایا۔ طالب علم عربی کتابوں کو پڑھتے تھے اور فائدہ اُٹھاتے تھے۔

آپ نے مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور روزانہ تین چار گھنٹے اپنا وقت دیتے تھے میں بھی اس کلاس کا طالب علم تھا اور اپنے بخت پر فخر کرتا ہوں کہ مجھے آپ سے نسبت تلمّذ حاصل ہے۔ آپ اپنی کلاس کے طالب علموں کی ہر طرح سے تربیت فرماتے تھے..... رات کو آپ لڑکوں کو سٹڈی کی حالت میں دیکھنے کے لئے تشریف لاتے۔

الغرض مدرسہ احمدیہ آپ کی پوری توجہ سے بڑھتا چلا گیا اور سلسلہ کے جس قدر کام کرنے والے علماء آج نظر آتے ہیں وہ آپ کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہیں۔(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء)

۱۹۱۳ء میں ایک غیر احمدی صحافی محمد اسلم صاحب امرتسر سے قادیان آئے اور انہوں نے جماعت کا قریب سے مطالعہ کرنے کے بعد لکھا۔

"حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب سے بھی مل کر ہمیں از حد مسرت ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نہایت خلیق اور سادگی پسند انسان ہیں۔علاوہ خوش خلقی کے کہیں بڑی حد تک معاملہ فہم و مدبر بھی ہیں۔علاوہ دیگر باتوں کے جو گفتگو صاحبزادہ صاحب موصوف اور میرے درمیان ہندوستان کے مستقبل پر ہوئی اس کے متعلق صاحبزادہ صاحب نے جو رائے اقوام عالم کے زمانہ ماضی کے واقعات کی بناء پر ظاہر فرمائی۔وہ نہایت ہی زبردست مدبرانہ پہلو لئے ہوئی تھی....

صاحبزادہ صاحب کا زہد و تقویٰ اور ان کی وسعت خیالانہ سادگی ہمیشہ یاد رہے گی۔(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۴۴۹)

یہ تو حضرت مصلح موعودؓ کی اُن علمی خدمات کا مختصر تذکرہ تھا جو حضور نے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے انجام دی ہیں۔۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء سے جب آپ نے امور خلافت سنبھالے تو آپ کی علمی خدمات پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئیں۔اور ایک عالم کو تاریکی وظلمات سے نکال کر نور وروشنی کی طرف لے جانے لگیں۔بلا شبہ تمام روئے زمین پر محیط ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آپ کو علم لدنی عطا فرمایا اس کا اندازہ کم وبیش دس ہزار صفحات پر مشتمل آپ کی بے نظیر تفسیر کبیر ۲۲۵ سے زاید بلند پایہ علمی و دینی تصانیف اور بے شمار بصیرت افروز خطابات سے کیا جاسکتا ہے۔

چھٹی علمی خدمت

تفسیر کبیر

آپ کی تفسیر کبیر ایک عظیم الشان علمی خدمت ہے۔آپ نے ۸ اپریل ۱۹۴۴ء کو اپنے خطاب میں دنیا کے علماء کو چیلنج دیا اور فرمایا:

"مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیروکار ہو قرآن کریم پر جو بھی اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔میں نے بار بار دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابل میں لکھو حالانکہ میں کوئی مامور نہیں مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔

میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کروں گا۔(تبلیغ حق صفحہ ۶۵)

آپ کا یہ صرف دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ عملی طور پر بھی آپ نے قرآن کریم کے ایسے حقائق معارف اور لطیف و دقیق مضامین تفسیر کبیر میں بیان فرمائے ہیں۔جن کا گذشتہ تفاسیر عشر عشیر بھی پیش نہیں کرسکے ہیں۔

چنانچہ آپ کی تفسیر کا جب مولانا نیاز فتحپوری نے مطالعہ کیا تو اُس سے متاثر ہو کر انہوں نے لکھا:۔

"حضرت کی تفسیر کبیر جلد سوئم آج کل میرے سامنے ہے میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا۔اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل ونقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔آپ کا تجربہ علمی آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فراست آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا کاش میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔کل سورہ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کرکے جی پھڑک گیا۔آپ نے ہولاء بناتی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے بحث کا جو جدا پہلو اختیار کیا ہے۔اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔

(مکتوب محررہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء نگار بلڈنگ لکھنؤ)

اس طرح مولوی ظفر علی خان صاحب نے احمدیت کے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:۔

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔قرآن کا علم ہے۔تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر نچھاور کرنے کو تیار ہے.....مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔مختلف علوم کے ماہر ہیں۔دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶ مؤلف مظہر علی اظہر)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یہ تفسیر رہتی دنیا تک اپنے انوار و برکات سے بنی نوع انسان کو سرفراز کرتی رہے گی۔

ساتویں علمی خدمت

علاوہ ازیں آپ کے خطابات اور دیگر تصانیف بھی روحانی علوم اور حقائق ومعارف سے معمور ہیں۔اس وقت آپ کی ایک تقریر کا ذکر کیا جاتا ہے جو آپ نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل واقع ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور میں انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام "اسلام کے اقتصادی نظام" کے موضوع پر فرمائی۔اس تقریر میں مسلم غیر مسلم معززین ہزاروں کی تعداد میں شامل تھے۔جن کی اکثریت اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ طبقہ، پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسروں اور طلباء پر مشتمل تھی۔

اس تقریر کی صدارت مسٹر رام چند منچندہ و ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے کی۔چنانچہ آپ نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔

میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقعہ ملا اور مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کررہی ہے۔اور نمایاں ترقی کررہی ہے جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے اس کے اندر نہایت ہی قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے ۔اور میں سمجھتا ہوں۔آپ لوگوں نے بھی اِن قیمتی معلومات سے فائدہ اٹھایا ہوگا.........یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔پہلے تو میں یہ سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہے۔میں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے اسلام کی عزت احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے آپ لوگوں نے جس سنجیدگی اور سکون سے اڑھائی گھنٹہ تک حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سنی اگر کوئی یورپین اس بات کو دیکھتا تو حیران ہوتا کہ ہندوستان نے اتنی ترقی کرلی ہے جہاں میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے سکون کے ساتھ تقریر کو سنا وہاں میں اپنی طرف سے اور آپ سب لوگوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی نہایت ہی قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید کیا"۔

اِسی خطاب کے بارے میں اخبار اسپین Madrid نے لکھا:

"حضرت مرزا بشیرالدین محمود مکمل طور پر اپنے لیکچر میں اسلام کی تعلیم اور اصولوں پر روشنی ڈالتے ہیں جو اس مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اسلام کا اقتصادی نظام اس کی بنیاد ہے۔آپ نے اسلامی نظام کا کمیونزم کے نظام سے نہایت شاندار طور پر فرق دکھایا ہے۔مختصر یہ کہ کتاب حوالہ جات کے ساتھ صحیح طور پر اپنی اہمیت پیش کرتی ہے۔

(مجریہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء)

آٹھویں علمی خدمت

علماء کی قدردانی

جیسا کہ پہلے اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ حضور انور شروع سے عالموں کی ایک کھیپ تیار کرنا چاہتے تھے اور اس کی ہر ضرورت کو بھی پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے تھے پھر جب کوئی مبلغ میدان تبلیغ میں سلسلہ کی خدمت کے لئے جاتا تو اس کا بھرپور خیال رکھتے۔ان کے ساتھ شفقت محبت فرماتے۔حتی کہ جذبات کا خیال رکھتے ایک خادم دین حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر کرتے ہیں۔

سرینگر کے قیام کے عرصہ میں مجھے قادیان سے اطلاع ملی کہ میری چھوٹی معصوم بچی وفات پاگئی ہے۔میں نے حضور کی خدمت میں لکھ دیا۔حضور نے جمعہ کی نماز کے بعد بچی کا جنازہ غائب پڑھایا اور خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ میرا دستور نہیں کہ چھوٹے بچوں کا جنازہ پڑھاؤں اور یوں ان کے جنازہ غائب کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔مگر مولوی ابوالعطاء صاحب چونکہ جہاد کی حالت میں ہیں اور ان کی غیر حاضری میں بچی فوت ہوئی ہے۔اس لئے میں استثنائی طور پر بچی کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔اس واقعہ اور ان الفاظ میں شفقت اور دلداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔آپ کو اپنے خدام کے جذبات کا بے انتہا خیال ہوتا تھا۔

(فرقان ربوہ ۱۹۶۵ء)

علاوہ شفقت و دلداری کے میدان تبلیغ میں کام کرنے والے بعض مبلغین کرام کو حضور انور نے ان کے علم وفراست جوش تبلیغ۔اسلوب مناظرہ اور طرز عمل کی بناء پر خالد احمدیت کے خطاب سے نوازا۔جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نہ صرف علم کے بلکہ باعمل اور فدائی علماء کی بھی قدر وعزت فرماتے تھے۔آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کی اسلام اور مسلمانوں کی کی جانے والی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔جیسا کہ اخبار ہمدرد دہلی لکھتا ہے:۔

ناشکر گذاری ہوگی اگر جناب مرزا بشیرالدین محمود اور ان کی اُس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کردی ہیں۔یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم وتجارت میں بھی انتہائی جدو جہد سے منہمک ہیں.....جن اصحاب کو جماعت قادیان کے اس جلسہ عام میں جس میں مرزا صاحب موصوف نے اپنے عزائم و طریق کار پر اظہار خیالات فرمایا۔شرکت کا شرف حاصل ہوا ہے وہ ہمارے خیال کی تائید کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

☆☆☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَدُّوْا زَکٰوتَکُمْ
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عظیم تحریک

تحریک جدید کا مختصر جائزہ

(منیر احمد حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اللــه اشترىٰ من المـؤمنيـن انفسهم واموالهم بان لهم الجنة (توبہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض ان کے لئے جنت مقرر کر دی ہے۔

تحریک جدید ایک عظیم الشان الٰہی تحریک ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے غلبہ اسلام کی شاہراہ پر رواں دواں ہے۔ مبارک وہ جو اس میں شامل ہیں کیونکہ وہ، ان کے خاندان اور نسلیں اس میں شامل ہونے کی وجہ سے الٰہی نوشتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضلوں ورحمتوں کے وارث بن رہے ہیں آج اس کی برکت سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پودا اکناف عالم میں پھیل کر ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کے پھل پھول اپنی خوشبو اور شیرینی ہر طرف بکھیر رہے ہیں۔

دراصل 7 دسمبر 1892 میں اس کی بنیاد وغرض و غایت یوں ظاہر ہوئی تھی جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر احباب کرام سے خطاب فرماتے ہوئے یہ کہا تھا کہ

"ہمارے جلسہ پر یوروپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کیلئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یوروپ اور امریکہ کے سفید فام لوگ اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں"

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ سے اذن پا کر 1934 میں تحریک جدید کی بنیاد اس وقت رکھی تھی جب احرار نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پودے کو اس کے مرکز قادیان سے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا ناپاک منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ہمیشہ سچی خبر دیتے ہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تو اسلام واحمدیت کے ہندوستان سے باہر پھیلنے کی خبر دے دی تھی۔

تحریک جدید کا آغاز احبا جماعت کی جانی و مالی قربانی سے ہی شروع ہوا تھا چنانچہ وقف زندگی کی تحریک پر جاں نثاروں نے لبیک کہا اسطرح احباب جماعت مستورات وبچگان نے مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے پودے کو مضبوط ومستحکم کیا اور جماعت کے دارالتبلیغ بیرون ممالک میں قائم ہونے شروع ہو گئے۔

شروع میں جنہوں نے حصہ لیا وہ دفتر اوّل میں شمار ہوئے۔ دفتر اوّل کا دور 1934 سے 1944 تک ہے۔ ان کی تعداد پانچ ہزار تھی اسلئے یہ پانچ ہزاری مجاہدین بھی کہلاتے ہیں۔

اس کے بعد دوسری نسل جو بچوں سے جوان ہو رہی تھی ان کو اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کیلئے دفتر دوئم کا اجراء ۱۹۴۴ سے ۱۹۶۶ تک کیا گیا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت کے افراد نے والہانہ جذبہ کے ساتھ مالی قربانی میں حصہ لیا اور اس کے نتیجہ میں بیرون ممالک میں کئی مساجد قائم کی گئیں اور قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کئے گئے جس سے ایک دنیا بہرہ ور ہوئی۔ یہ امتیاز صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔

1966 تا 1985:: دفتر سوئم کا اجراء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے بابرکت دور میں بھی احباب جماعت نے بے مثال مالی قربانی کا مظاہرہ کیا اور واقف زندگی زیادہ تعداد میں اکناف عالم میں خدا تعالیٰ کی راہ میں نکلے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں سفید فام سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام واحمدیت آنے کی توفیق عطا فرمائی اور ان کے ساتھ دوسری تشنہ روحوں کی سیرابی کے سامان بھی ہوئے اللہ کے فضل سے افریقہ و یوروپ میں جماعت احمدیہ کے مستقل ٹھوس مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

۱۹۸۵ سے ۲۰۰۴ کا دور دفتر چہارم کا دور کہلاتا ہے۔ 1985 میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دفتر چہارم کا آغاز فرمایا تھا آپ کے بابرکت دور میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کو بہت زیادہ وسعت حاصل ہوئی اور لاکھوں کروڑوں سعید روحیں اسلام میں داخل ہوئیں۔ دنیا کے 187 ممالک میں اسلام واحمدیت کی خدمات سرانجام دی جارہی ہیں احباب جماعت نے جانی و مالی قربانیوں کے نذرانے پیش کئے۔ جماعت احمدیہ کے سارے کام جماعت میں موجود خدا تعالیٰ کے خلیفہ کے ذریعہ انجام پاتے ہیں اسطرح سے دفتر چہارم کے امور بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں سرانجام پاتے رہے اور جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقیات سے اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ M.T.A کا قیام اس کی روشن دلیل ہے جو حضور رحمہ اللہ کے بابرکت دور میں اکناف عالم میں چھا گیا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ڈنکا ہر سو بجا رہا ہے۔

2003ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو پانچویں خلیفہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عطا فرمائے

چنانچہ آپ کے اس بابرکت دور میں جماعت احمدیہ کو غیر معمولی ترقیات سے اللہ تعالیٰ نواز رہا ہے اور روح القدس سے آپ کی تائید ونصرت فرما رہا ہے آپ کے دورہ جات اس کی روشن مثالیں ہیں۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 5 نومبر 2005ء میں تحریک جدید کے دفتر پنجم کا تاریخ ساز اعلان فرمایا۔ اس میں آپ نے نومبائعین۔ وقف نو بچوں اور نئے پیدا ہونے والے بچوں کو خصوصاً شامل فرمانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ نیز آپ نے دفتر اوّل کے بزرگان کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کیلئے ان کے ورثا، کو جو دفتر دوم سوم و چہارم میں شامل ہیں انہیں تحریک فرمائی کہ وہ اپنے بزرگان کی طرف سے چندہ ادا کریں چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں دفتر تحریک جدید میں ورثاء کے خطوط آنے

باقی صفحہ نمبر ( ) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی

مبلغین و معلمین کو بیش قیمت اور زریں نصائح

(مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے نام حضرت مصلح موعودؓ کا بصیرت افروز مکتوب)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کا قدم اِدھر اُدھر پڑنے سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ کا اوّل کام عربی سیکھنا ہے اسلئے جہاں تک ہو سکے ہندوستانیوں کی بجائے عربوں سے ہی میل ملاقات رکھیں تاکہ زبان صاف ہونے کا موقع ملے اور یہ بھی احتیاط رہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں سے تعلق ہو کیونکہ جہاں کی زبان بہت خراب ہوتی ہے۔ سیاسیات میں نہ پڑیں اور نہ لوگوں سے تعلق رکھیں اگر سیاسی لوگوں میں تبلیغ ہوئی بھی تو اُن کو اپنے راستہ سے ہٹا کر دین کی طرف لانا دُگنی محنت چاہتا ہے اور اسقدر کام آپ موجودہ اغراض کو پورا کرتے ہوئے نہیں کر سکتے۔ اپنے اخلاق کا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں کیونکہ غیر ملک جب انسان جاتا ہے تو لوگ اس کی حرکات اور سکنات کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ ہر قوم میں کچھ عیوب ہوتے ہیں اور کچھ خوبیاں۔ پس مصریوں کی خوبیاں سیکھنے کی کوشش کریں۔ مگر ان کے عیوب سیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے گردوپیش ایک قسم کے حالات دیکھتا ہے تو بری باتیں بھی اُسے اچھی نظر آنے لگتی ہیں اور وہ انہیں بطور فیشن اختیار کر لیتا ہے مومن کو اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ (الحکم دسمبر 1922ء)

اسی طرح مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری، مکرم مولوی عبد القدیر صاحب شاہد اور مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب پریمی کی اکتوبر 1952ء میں مغربی افریقہ روانگی کے موقع پر حضورؓ نے بوقت ملاقات انہیں مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں۔

(۱) ہمارے بیرونی مشنوں میں سے ہر ایک میں پریس اور اخبار کا ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ پریس اور اخبار کے بغیر ہم آج کل اسلام اور احمدیت کا پیغام صحیح طور پر لوگوں تک نہیں پہنچا سکتے۔

۲۔ ہر مشن کو چاہئے کہ اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب شائع کرے۔

۳۔ خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ رومن کیتھولک فرقہ نے 1900 سال سے اپنی خلافت پر قبضہ جمایا ہوا ہے جس کی وجہ سے ان میں اختلافات کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے ہمیں بھی ہمیشہ اسلامی خلافت کی اہمیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کہ یہ خلافت اب ہمیشہ قائم رہے اور اس کی ضرورت اور اہمیت سے ہر احمدی کو آگاہ رکھنا اشد ضروری ہے"۔

ان ممالک کی سیاسی کتب کا مطالعہ کیا جائے اور ملکی ہسٹری اور جغرافیائی معلومات بھی آپ کو پوری پوری ہونی چاہئیں نیز ملکی کانسٹی ٹیوشن کا بھی مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

۵۔ جہاں جہاں آپ جائیں اپنے اپنے ملکوں میں اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کیلئے مسلم لیگ قائم کریں اور پریس اور اخبار میں جو کچھ لکھیں اس میں اپنی تبلیغ کم ہو مسلمانوں کو باہم متحد کرنے کی کوشش کی جائے اور انہیں ہمت دلائی جائے ان کی اقتصادی ترقی کیلئے کوشاں رہیں اور انہیں ان امور سے آگاہ کر کے خوب بیدار رکھا جائے۔ لیکن لوکل حکومت یا کسی رولنگ طبقہ سے کبھی ٹکر نہ لیں۔ ہر ایک سے اچھے تعلق رکھیں اور ہر ایک کی خیرخواہی چاہیں۔

۶۔ مبلغین کو ہمیشہ آپس میں تعاون اور محبت سے رہنا چاہئے۔ آپس میں یوں ایک ہو کر رہیں کہ غیر لوگ رشک کریں۔

۷۔ بیرونی ممالک میں ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔

۸۔ وہاں کی ملکی زبانوں میں بڑی بڑی اسلامی کتب اور احمدیہ لٹریچر کا ترجمہ کر کے انہیں شائع کیا جائے۔

۹۔ جب کوئی کام شروع کیا جائے تو ناکامی کے باوجود اسے تکرار کے ساتھ کرتے جانا چاہئے گھبرانے اور اکتانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ قرآن مجید میں مومن کی ایک صفت والنازعاتِ غرقاً بھی بیان کی گئی ہے۔ آخر میں فرمایا جو خطوط مجھے لکھے جائیں یا مرکز سے جو خط و کتابت ہو مختصر اور سوچ سمجھ کر صحیح تاثر دینا چاہئے اور تحریر کا کوئی بات حصہ غیر ضروری مبالغہ آمیز یا بے معنی نہیں ہونا چاہئے کوئی بات مبہم نہ رکھی جائے معین اور بادلائل بات لکھی جائے"۔

(عطاء الرحمن خالد قادیان)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے چند ایمان افروز واقعات

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مُرادوں والے پرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہزاروں ہزار رحمتیں برکتیں ہوں اس محسن آقا پر

جو غریبوں کا ہمدرد اسیروں کا رستگار، میدان تقریر کا بے مثل شہسوار اور نور مجسم وہ لاکھوں انسانوں کا محبوب آقا جس نے اپنے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ سے اکاون سالہ طویل عرصہ خلافت کی مسند پر لاکھوں احمدیوں کے دلوں پر حکومت کی آہ آج وہ محبوب آقا ہم میں نہیں بلکہ اپنے خالق حقیقی کے پاس آنحضرت ﷺ کے قدموں میں حضرت مسیح موعودؑ کے قرب میں ہے اُس پر لاکھوں سلام صبح وشام یہ عظیم الشان وجود جیسا کہ پیدائش سے پہلے ہندوستان کی مذہبی دنیا میں ایک عرصہ تک موضوع بحث بنا ہوا تھا اسی طرح پیدائش کے بعد بھی ایک عرصہ تک دوست ودشمن کی نگاہوں کا مرکز بنا رہا دوست کی نگاہ بحث آپ پر پڑتی کہ آپ ہی وہ پسر موعود ہیں جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ دین اسلام کی خدمت اور سربلندی کے لئے وقف ہے اور دشمن کی نظر یہ تمنا لئے ہوئے تھی کہ کاش یہ بچہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوکر ایک مرتبہ پھر ان کو تمسخر اور استہزا کا موقعہ بہم پہنچائے۔ اگر انسان کے بس کی بات ہوتی تو وہ ضرور ہر ممکن کوشش کرتا کہ یہ بچہ پنپنے نہ پائے لیکن خدا کے خاص بندے اس کی رحمت کے سایہ تلے پرورش پاتے ہیں چنانچہ یہی سلوک اس وجود کے ساتھ ہوا اور یہ جلد جلد بڑھا اور دنیا میں شہرت پائی۔

بچپن کے ابتدائی ایام

آپ کی ولادت 12 جنوری 1889ء کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ہاں ہوئی۔ آپ کا عقیقہ 18 جنوری 1889ء کو جمعہ کے دن ہوا آپ اپنے ماں باپ کے بہت لاڈلے تھے اس لئے آپ کی تربیت کا بہت خیال رکھا جاتا تھا آپ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے ایک دفعہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ وہاں سے گذرے آپ نے بڑے پیار سے پوچھا میاں آپ کھیل رہے ہیں؟ حضرت مصلح موعودؓ نے جواب دیا" بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے" اس وقت آپ کی عمر صرف چار سال کی تھی۔

آپؓ گھر میں گیند بلہ وغیرہ کھیلتے اور اس کے علاوہ گھر کے باہر آپ کے مشاغل غلیل سے نشانہ بازی کشتی چلانا تیرنا وغیرہ تھے۔

آپؓ کا بچپن اور تربیت والدین

یہ بات بالکل درست ہے کہ ایسے وجود جو خاص خدا کی تائید ونصرت اور وعدہ کے ساتھ جنم لیتے ہیں ان کے بچپن میں ہی ان کے شاندار مستقبل کی جھلکیاں بھی وقتاً فوقتاً نظر آتی رہتی ہیں اور صاحب فراست لوگ ایسے بچے کو دیکھ کر بخوبی بھانپ لیتے ہیں کہ آئندہ چل کر روحانی بلندی کی طرف پرواز کرنے والے ہیں۔

ایک حسین واقعہ کا ذکر

یہ واقعہ بالکل چھوٹی عمر کا ہے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ لدھیانہ میں قیام فرما تھے۔ میں بھی وہیں تھا محمود کوئی تین برس کا ہوگا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت صاحب کے ادھر اُدھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرتؑ اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا دیکھو محمود! وہ کیسا تارا ہے!! بچہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چپ ہوکر پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کردیا ابّا تارے جانا (یعنی ابا میں ستارے پر جاؤں گا۔ ناقل)

کیا مجھے مزا آیا اور پیارا معلوم ہوا آپؑ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا یہ اچھا معلوم ہوا" ہم نے ایک راہ نکالی تھی اُس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکالی" آخر بچہ روتا روتا خود ہی تھک گیا چپ ہوگیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا" (سیرت مسیح موعودؑ)

اس بچے کی بعد کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے ستاروں پر جانے کی یہ تمنا یقیناً ان بلند عزائم کی غماز تھی جو تمام عمر اس کی بے پناہ قوتِ عمل کیلئے مہمیز کا کام دیتی رہی۔ علاوہ ازیں اس روایت سے حضرت مرزا صاحب کی طبیعت کے اس پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ آپ کے دل میں بچوں کے لئے کسقدر شفقت پائی جاتی تھی اور آپ کس درجہ حلیم تھے۔

اسی طرح حضرت مولوی عبدالکریمؓ دوسری روایت کرتے ہیں کہ محمود چار برس کا تھا۔ حضرت معمولاً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے میاں محمود دیا سلائی لیکر وہاں آئے اور آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول تھا پہلے کچھ دیر آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے پھر جو کچھ دل میں آئی حضرت صاحبؑ کے لکھے ہوئے مسودات کو آگ لگا دی اور آپ لگے خوش ہونے اور تالیاں بجانے اور حضرتؑ لکھنے میں مصروف ہیں سر اُٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں آگ بجھ گئی اور قیمتی مسودات راکھ کا ڈھیر ہوگئے اور بچوں کو کسی اور مشغلہ نے اپنی طرف کھینچ لیا حضرت کو سیاق عبارت ملانے کیلئے کسی گذشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس سے پوچھتے ہیں خاموش دبکا جاتا ہے آخر ایک بچہ بول اُٹھا کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے ہیں عورتیں اور بچے اور گھر کے سب لوگ انگشت بدنداں۔ اب کیا ہوگا...... حضرتؑ مسکرا کر فرماتے ہیں۔ خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی اور اب خدا چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔ (سیرت مسیح موعودؑ)

ایک مخلص صحابی فضل شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں:۔

ایک دن حضرت مسیح موعودؑ چوبارے کے صحن میں بیٹھے تھے اور بادام آگے رکھے تھے میں بادام توڑ رہا تھا کہ اتنے میں حضرت میاں بشیر الدین محمود احمدؓ جن کی عمر اس وقت چار پانچ سال کی ہوگی تشریف لائے اور سب بادام اُٹھا کر جھولی میں ڈال لئے حضرت اقدسؑ نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ یہ میاں بہت اچھا ہے زیادہ نہیں لے گا صرف ایک دو لے گا باقی سب ڈال دے گا۔ جب حضرت صاحبؑ نے یہ فرمایا تو میاں نے جھٹ سب بادام میرے آگے رکھ دیئے اور صرف ایک یا دو بادام لیکر چلے گئے۔ (سوانح فضل عمر جلد اول)

یہاں ایک اور واقعہ آپؓ کے تعلق سے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس سے اس معصوم بچے کی ذہنی صلاحیت اور فراست کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ایک دفعہ بچپن میں جب آپ کی عمر نو سال کی تھی گھر میں ایک لڑکے کے ساتھ کھیل رہے تھے کھیلتے کھیلتے آپ نے یونہی ایک کتاب اُٹھالی اس میں لکھا تھا کہ جبرائیل اب نازل نہیں ہوتے آپؓ نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر نازل ہوتا ہے اس لڑکے نے کہا نہیں جبرائیل اب نہیں آتے کیونکہ کتاب میں یہی لکھا ہے دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے رہے وہ لڑکا کہتا تھا حضرت جبرائیل اب اللہ میاں کا پیغام لیکر نہیں آتے اور حضرت مصلح موعودؓ کہتے تھے آتے ہیں آخر دونوں حضورؑ کے پاس گئے اور اپنا جھگڑا بتایا تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ کتاب میں غلط لکھا ہے جبرائیل اب بھی آتا ہے"

ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن سے آپؓ کے بچپن کے علم وذہانت کا پتہ چلتا ہے۔

تربیت قبول کرنے کی اہلیت

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔" جب ہم حضرت صاجزادہ مرزا محمودؓ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں آپ کی ذات میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود نظر آتی ہے کہ اچھی باتوں کو قبول کرنے اور خوبصورت رنگوں کو اپنانے کا مادہ آپ کو بدرجہ احسن ودیعت ہوا تھا۔

یہی نہیں بلکہ غلط نقش کو رد کردینے کی اہلیت بھی آپ بخوبی رکھتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی لمبی تربیت کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ آپ اچھی بات کو جو اچھے اور عمدہ طریق پر کی گئی ہو قبول کرتے تھے بلکہ ایسی نصیحت کو بھی جو بظاہر سخت کڑوی ہو لیکن فی ذاتہٖ درست ہو۔ آپ غیر تردد اور نفسانی الجھن کے قبول فرماتے تھے حضور اقدسؓ آگے تحریر فرماتے ہیں۔

" آپؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کی بچپن میں تربیت کا اب تک مجھ پر اثر ہے اور جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو بے اختیار ان کے لئے دل سے دُعا نکلتی ہے ایک دفعہ ایک لڑکے کے کندھے پر کہنی ٹیک کر کھڑا تھا کہ ماسٹر قادر بخش صاحبؓ نے جو مولوی عبد الرحیم صاحبؓ درد کے والد تھے اس نے منع کیا اور کہا یہ بری بات ہے اس وقت میری عمر بارہ برس یا تیرہ برس کی ہوگی۔ لیکن وہ نقشہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے اُن کے لئے دل سے دُعا نکلتی ہے"

(اخبار الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۳۹)

ایک موقعہ پر آپؓ فرماتے ہیں میں علمی طور پر بتلاتا ہوں میں نے حضرت صاحبؑ کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ (الفضل ٦ جون 1924ء)

تعلیم

زمانے کے دستور کے مطابق صاجزادہ صاحب کی تعلیم کا آغاز گھر پر ہی حروف کی سوجھ بوجھ پیدا کرنے اور قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے ذریعہ ہوا۔

حضورؑ نے اس غرض سے حافظ احمد اللہ ناگپوریؓ کو مقرر فرمایا آپؓ کو قرآن کریم سے جو عشق تھا اس کا کچھ اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب صاجزادہ صاحب نے ناظرہ قرآن کریم پڑھ لیا تو حضرت صاحب نے ایک شاندار تقریب اس موقع پر منعقد فرمائی اور بطور شکرانہ کے حافظ صاحب کو ڈیڑھ صد روپے کی رقم جو اس زمانہ کے معیار کے لحاظ سے ایک بہت بڑی رقم تھی عطا فرمائی اس دعوت میں صرف قادیان کے دوستوں کو نہیں بلکہ دور دراز کے تعلق والوں کو بھی دعوت دی گئی گویا باقاعدہ ایک جشن کا اہتمام تھا حضور نے اس موقع پر ایک آمین لکھی۔

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنا میں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس کے بعد باقاعدہ آپکو اسکول داخل کیا گیا جہاں اردو انگریزی تعلیم کچھ حاصل کی لیکن چونکہ آپ کی آنکھوں میں سخت ککرے پڑ گئے تھے اور متواتر تین چار سال تک آپ کی آنکھیں دکھتی رہیں اور شدید

کلیف رہی یہاں تک ڈاکٹروں نے بینائی ضائع ہو جانے کا خدشہ ظاہر کیا حضرت مسیح موعودؑ نے فوری طور پر آپ کے لئے دُعا کرنی شروع کی اور روزے رکھنے شروع کئے ایک دن جو روزے کا آخری دن تھا اور افطار کرنے لگے جو منہ میں ایک چیز ڈالی تو یکدم حضرت مصلح موعودؓ نے آنکھیں کھول دیں اُس وقت مصلح موعودؓ نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے تاہم حضورؓ کی ایک آنکھ میں بینائی نہ رہی حضورؓ نے بھی استادوں سے کہا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی جتنا چاہے پڑھے اگر نہ پڑھے تو زور نہ دیا جائے کلاس میں بھی آپ بہت کم بیٹھا کرتے تھے عام طلباء کی طرح آپ نے سکول میں پڑھائی حاصل نہ کی۔

آپؓ نے خلیفہ اوّلؓ سے قرآن و حدیث پڑھی۔

آپؓ کو اپنے اساتذہ سے بیحد محبت تھی آپؓ کو مدرسہ کے اساتذہ ہر سال رعایتاً پاس کر کے اگلی جماعت میں رکھتے تھے لیکن یونیورسٹی کے امتحان میں ناکام رہنے کے بعد آپ کی تعلیم کا یہ رسمی باب ختم ہو گیا چونکہ الہام الٰہی میں یہ الفاظ کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا خدا کو مدنظر تھا تا دنیا پر ظاہر ہو کہ اس کی تعلیم کے ناقص رہنے کے باوجود موعود بیٹے نے ظاہری و باطنی علوم میں کتنا کمال حاصل کیا جو دنیا بھر کے ظاہری و باطنی عالموں کیلئے محیر العقول ہے۔

بچپن میں الہام

حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ جو حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر صحابی تھے حضرت مصلح موعودؓ کے اساتذہ میں سے تھے بیان فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ مجھ سے پڑھا کرتے تھے تو ایک دن میں نے کہا کہ میاں آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی الہام ہوتا اور خوابیں وغیرہ آتی ہیں؟ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب خوابیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو تقریباً ہر روز ہی دیکھتا ہوں اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں اس وقت سے لیکر صبح کو اُٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پائی تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر اور اس کے ذریعہ پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں سرور شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جس وقت یہ خواب آپ سے سنا اس وقت سے میرے دل میں یہ بات گڑی ہوئی ہے کہ یہ شخص کسی وقت یقیناً جماعت کی قیادت کرے گا اور میں نے اسی وجہ سے کلاس میں بیٹھ کر آپ کو پڑھانا چھوڑ دیا۔ آپ کو اپنی کرسی پر بٹھاتا اور خود آپ کی جگہ بیٹھ کر آپ کو پڑھاتا۔ اور میں نے خواب سن کر آپ سے یہ بھی عرض کر دیا تھا کہ میاں آپ بڑے ہو کر مجھے بھلا نہ دیں اور مجھ پر بھی نظر شفقت رکھیں۔

(سوانح فضل عمر جلد ا)

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔ حضورؓ کے بچپن میں آپ کے الہام کے بارے میں آپ کے ساتھ کھیلتے ہوئے ایک پرانے دوست نے بیان کیا کہ ”آپؓ کو بچپن کے زمانہ میں جب کہ آپ مدرسہ تعلیم الاسلام میں میرے ساتھ پڑھتے تھے آپ پہ یہ آیت الہام ہوئی ہے

”جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ“ اور یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کر دیا تھا کہ یہ الہام مجھے ہوا ہے“۔

نوعمری ہی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی رویت کا شرف بھی آپ کو نصیب ہوا۔ چنانچہ مسجد احمدیہ لنڈن کی تعمیر کیلئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ کے دوران اس رویتِ الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

”مجھے آج تک تین اہم معاملات میں خدا تعالیٰ کی رویت ہوئی ہے پہلے پہل اُس وقت کہ ابھی میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ اس وقت میری توجہ کو دین کے سیکھنے اور دین کی خدمت کی طرف پھیرا گیا اس وقت مجھے خدا نظر آیا اور مجھے تمام نظارہ حشر و نشر کا دکھایا گیا یہ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب تھا۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 153)

معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت مسیح موعودؑ کو بھی یہ احساس تھا کہ اس بچے کے ساتھ خدا تعالیٰ کا خاص تعلق اس کم عمری کے زمانہ ہی میں شروع ہو چکا ہے چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں۔

جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعودؑ نے اوروں کو دُعا کے لئے کہا تو مجھے بھی کہا کہ دُعا اور استخارہ کرو میں نے اس وقت رویا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے اردگرد پہرے لگے ہوئے ہیں۔ میں اندر گیا جہاں سیڑھیاں ہیں وہاں ایک تہ خانہ ہوتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب کو وہاں کھڑا کر کے آگے اپلے چن دیئے گئے ہیں اور اُن پر مٹی کا تیل ڈال کر کوشش کی جارہی ہے کہ آگ لگا دیں۔ مگر جب دیا سلائی سے آگ لگاتے ہیں تو آگ نہیں لگتی۔ وہ بار بار آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ میں اس سے بہت گھبرایا لیکن جب میں نے اس دروازے کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا کہ:۔

”جو خدا کے بندے ہوتے ہیں اُن کو کوئی آگ نہیں جلاسکتی“

خدا کی ذات پر توکل

26 مئی 1908ء کی بات ہے کہ جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں خیال آیا کہ اب لوگ طرح طرح کے اعتراض کریں گے اور جماعت کی بہت مخالفت کریں گے اس وقت آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا کہ:۔

”اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دُنیا کا مقابلہ کروں گا“

آپؓ کو تعلق باللہ کا اعلیٰ مقام حاصل تھا اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتا تھا چنانچہ آپؓ اس سلسلے میں بطور تحدی فرماتے ہیں:۔

”میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہو تو آئے اور ہم سے آکر مقابلہ کرے۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دُعا قبول ہوگی۔

(الفضل 23 اکتوبر 1917)

خدا کی یاد میں محو

آپؓ بچپن سے ہی خدا کی یاد میں محو رہتے تھے اور اسلام اور احمدیت کیلئے بکثرت دعائیں کرتے تھے اور بچپن سے ہی عبادت الٰہی کا ذوق پیدا ہوا اور کم فہمی میں نیم شبی کی عبادتوں کے عادی ہو گئے بہت سی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نماز پنج وقت کے علاوہ نماز تہجد بھی بالالتزام ادا کیا کرتے تھے اور نماز کی ادائیگی محض رسمی اور ظاہری نہ تھی بلکہ بڑے خشوع وخضوع اور سوز و گداز کی ہوا کرتی تھی مکرم شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گذاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص مسجد میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دُعا کر رہا ہے۔ اس کے الحاح کی وجہ سے میں نماز نہ پڑھ سکا اور اُس شخص کی دُعا کا اثر مجھ پر طاری ہو گیا اور میں بھی دُعا میں محو ہو گیا اور میں نے دُعا کی یا الٰہی یہ شخص تیرے حضور جو کچھ مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اُٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپؓ نے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ (الفضل 1968) واقعات تو بے شمار ہیں جن کو اس وقت تحریر میں لایا نہیں جاسکتا اگر آپ کی اکاون سالہ دور خلافت کے تعلق سے لکھنا شروع کیا جائے تو کئی کتب لکھی جاسکتی ہیں یہ واقعات تو صرف آپ کی چھوٹی عمر کے ہیں۔

27 اپریل 1944ء میں آپؓ نے جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف یوں توجہ دلائی تھی۔

”میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ رستہ دور کا ہے وقت تھوڑا ہے۔ تمہاری کوششیں نامکمل ہیں اور فتح کا دن نزدیک آرہا ہے تم جلد جلد قدم بڑھاؤ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز بننے کی کوشش کرو اگر تم میں ہر شخص اسلام کی فتح کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کیلئے اسی طرح اڑا دیتا ہے جس طرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرات کو ہوا میں اڑاتا ہے تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ تمہارا فرض ہے کہ تم باہر نکل جاؤ اور جو لوگ ہماری جماعت میں سے جاہل ہیں اُن کو مجبور کرو کہ وہ اسلام کی تعلیم کو سیکھیں اور قرآن کے احکام پر عمل کریں اسی طرح جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اسلام کی خدمت کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیں ضرورت ہے کہ ہمارے پاس ہزاروں ایسے لوگ ہوں جو دین کو پوری طرح سیکھے ہوئے ہوں تا کہ جب بھی کوئی ملک اسلام کے لئے فتح ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں نیک تغیر پیدا کرے تو ہمارے پاس اس ملک کو سنبھالنے والی جماعت بھی موجود ہو۔

اور ہم یہ نہ کہہ سکیں کہ ملک تو اسلام کے لئے فتح ہو گیا۔ مگر جماعت اس کو سنبھالنے کیلئے تیار نظر نہیں آتی ہمارے پاس وہ آدمی موجود ہونے چاہئیں جن کو اس ملک میں پھیلایا جاسکے ہمارے پاس وہ لٹریچر موجود ہونا چاہئے جو اس ملک میں شائع کیا جاسکے۔ ہمارے پاس وہ کتابیں موجود ہونی چاہئیں جو اس ملک کے کونے کونے میں پھیلائی جاسکیں ہمارے پاس روپیہ موجود ہونا چاہئے جس سے مبلغین کے سفر خرچ اور دیگر اخراجات کا انتظام کیا جاسکے اور اس طرح ضروری ہے کہ اسلام کی جائیدادیں ہی ہماری اپنی جائیدادوں سے لاکھوں بلکہ کروڑوں گنا زیادہ ہوں۔ اور ہماری مالی قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت ہو جب سپاہیوں کے لئے روحانی گولہ بارود کی ضرورت ہو جب لوگوں کی پیاس بجھانے کیلئے لٹریچر فراہم کرنا ضروری ہو تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو کہ بغیر کسی قسم کے فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو۔ اسلام کی ان تمام ضروریات کو پورا کریں۔

(خطبہ جمعہ الفضل 27 اپریل 1944)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے عزیز محمد شارق خان آف سہارنپور نے حال ہی میں ایم سی اے کے پہلے سال کے فرسٹ سمسٹر کا امتحان دیا ہے بیٹے کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے نیز جماعت احمدیہ سہارنپور کی ترقی اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپور یوپی)

تحریک جدید کا مالی جہاد

مبارک احمد شاد معلم شملہ ہماچل پردیس

اعلائے کلمۃ اللہ کی مہم میں تیزی پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1934ء میں ایک نئے منصوبے کو پیش فرمایا جو تحریک جدید کے نام سے معروف ہے اور اس کا تعلق بیرون ہند میں تبلیغ سے ہے، اس کے دو اجزا ہیں۔

واقفین زندگی اور مالی جہاد

واقفین زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرد اور عورتیں جن میں علماء مبشرین اساتذہ ڈاکٹر اور تجار شامل ہیں اکناف عالم میں ترقی احمدیت کا باعث بن رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ان کی مساعی بہت ہی مثمر بثمرات حسنہ ثابت ہو رہی ہے۔

مالی جہاد: وقف زندگی کی طرح روئے زمین کی کوئی قوم مالی جہاد میں بھی جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی سو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے احباب جماعت میں جذبہ انفاق فی سبیل اللہ پیدا کرتا اور ان کے اموال اور ایمان میں برکت پر برکت ڈالتا ہے تحریک جدید کے مالی جہاد بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز اول سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے ان پانچ ہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کریں گی ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اخلاص سے محبت سے انابت سے اطاعت کامل کا نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔

(بحوالہ پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ 21)

پھر فرماتے ہیں ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

اور اس کام کیلئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے...... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے۔ (بحوالہ اخبار بدر ۴ جنوری 1954)

تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان اس غرض کو پورا کرنے کیلئے یہ کام جاری کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ جس غرض کیلئے احمدیت قائم کی گئی ہے اور جس غرض کیلئے کوئی احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ ہو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے

اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ اُن کو جنت دے گا اے مومنو کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے جنت مانگ سکو۔ دُنیا میں آج خدا تعالیٰ کو تقریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے اے احمدی مخلص خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے۔

سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعویدارو کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے۔ میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ اب وہ آگے بڑھیں اور اپنی قربانیوں سے ثابت کریں کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے جس قوم کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے وہ قوم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتی ہے اور جس قوم کی اگلی نسل پیچھے ہٹتی ہے وہ قوم بھی پیچھے ہٹنی شروع ہو جاتی ہے کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے کچھ عرصہ تک تمہاری مصیبتیں بھیانک ہوتی چلی جائیں گی۔ کچھ عرصہ تک تمہارے لئے ناکامیاں ہر قسم کی شکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی لیکن پھر وہ وقت آئے گا جب آسمان کے فرشتے اُتریں گے اور کہیں گے بس ہم نے ان کا دل جتنا دیکھنا تھا دیکھ لیا جتنا امتحان لینا تھا لے لیا خدا کی مرضی تو پہلے سے یہی تھی کہ ان کو فتح دے دی جائے جاؤ ان کو فتح دے دو اور تم نمایاں طور پر اسلام کی خدمت کرنے والے اور اس کے نشان کو پھر دُنیا میں قائم کرنے والے قرار پاؤ گے۔ (بحوالہ اخبار بدر 2 دسمبر 1955ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔ (الفضل جلد 30 نمبر 280)

تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔ اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے رسول کریمؐ اور آپ کے صحابہ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دُنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریمؐ اور آپؐ کے صحابہ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ 30 اپریل 1943ء)

جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گذر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں اگر کوئی سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر بشاشت ایمان پیدا نہیں ہوتی تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ (الفضل جلد 26 نمبر 149)

پھر فرمایا کہ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ تا کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اسی لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کرسکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جاوے جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی نہ ہوں گے اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہوسکتے ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے نیچے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے تم یہ تو کرسکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر تم یہ نہیں کرسکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قربانی کر رہے ہوں اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کھٹے پر آم کی پیوند لگا دے یا آم پر مالٹے کا پیوند لگا دے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دُنیا میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کیلئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لاکر بٹھانا پڑے گا اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی اُسے جھلس رہی ہو تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں مگر تم یہ نہیں کرسکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کیلئے تیار ہوں پس جہاں تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے وہاں تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لاکر بٹھا دیا جائے تا کہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کیلئے قربان کر دیں اگر سب لوگ تنور کے اردگرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کودنے کیلئے میسر نہیں آسکیں گے یہ خدائی قانون ہے جو قوم کی ترقی کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے اور اس کے زوال کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے خوشی میں بھی جاری رہتا ہے اور غمی میں بھی جاری رہتا ہے کہ جب لوگ کسی کو کوئی بڑا کام کرتا دیکھتے ہیں تو اُنہیں اس سے اُنس پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا ہوتا ہے کہ ان کی کمزوریاں چھپ جاتی ہیں ان کی بے استقلالی جاتی رہتی ہے اور وہ بھی بڑے سے بڑے کام کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں جب قربانی کا وقت آئے گا اس وقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مبلغ کب واپس آئے گا اس وقت واپسی کا سوال بالکل عبث ہوگا جب تک ہر ملک اور علاقہ میں عبداللطیف پیدا نہیں ہو جاتے اس وقت تک احمدیت کا رعب پیدا نہیں ہوسکتا۔

میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا بے شک اللہ نے یہ سکیم میرے دل میں نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔

(بحوالہ الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۲۸۰)

نیز حضور نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے (خطبہ جمعہ 15 نومبر 1935)

فرمایا ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر

منہاج نبوت پر چلنے کے دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

(تقریر مجلس مشاورت 1938)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر میں فرمایا کہ اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے اے آسمانی بادشاہت کے موسیقار و اے آسمانی بادشاہت کے موسیقار و اے آسمانی بادشاہت کے موسیقار و ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے اسی غرض کیلئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کیلئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا کی بادشاہت دُنیا میں قائم ہونی ہے پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ چندہ تحریک جدید کے متعلق فرماتے ہیں جو فرائض چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والوں اور عہدے داروں کے ذمہ ہیں باوجود توجہ دلانے کے ایک حصہ افراد اور جماعت اور عہدیدار توجہ نہیں فرماتے حضور نے ان کو توجہ دلائی کہ تاخیر سے چندہ تحریک جدید کے وعدے بھجوانے کے پانچ نقصان ہوتے ہیں۔ پہلا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے نہ کہ محض خواہشات پر وعدہ جتنی تاخیر سے کوئی لکھواتا ہے جو ثواب اور اللہ تعالیٰ کا فضل شروع ہونا تھا وہ دیر سے شروع ہوتا ہے اور وہ اتنا عرصہ اس سے محروم رہتا ہے۔

دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں وعدہ کرتے ہیں تاخیر سے آپ کتنا خطرہ مول لیتے ہیں تقدیر الٰہی سے جس نے وعدہ سے قبل وفات پائی وہ اس چندہ کے دینے کی نیت سے محروم ہو گیا۔

تیسرا نقصان یہ ہے کہ وقت پر جلدی وعدے نہ کرنے اور جلدی ادائیگی نہ کرنے پر دفتر کے اخبار خطوط اور گشتی مراسلوں اور مضامین کے ذریعہ یاددہانی کرانے پر جو زائد اخراجات ایسے افراد کی غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کی وجہ سے ان کے ثواب سے اس قدر کمی نہ کردے۔

چوتھا نقصان یہ ہے کہ اگر آپ اضافہ کے ساتھ وعدہ بھی لکھوائیں اور بشاشت کے ساتھ ادا بھی کر دیں لیکن ان یاددہانیوں وغیرہ کے اخراجات آپ گویا اپنی تاخیر کی وجہ سے اصل کام کے اخراجات سے زبردستی نکال کر نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

پانچواں نقصان یہ ہے کہ وعدوں میں تاخیر کی وجہ سے صیغہ وکالت مال کو پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور آپ میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے ان واقفین زندگی کو جو مرکز میں بیٹھ کر خدمت دین بجالا رہے ہیں کسی قسم کی پریشانی اُٹھانی پڑے۔

(بحوالہ اخبار بدر یکم مارچ 1967)

اب سیدنا مصلح موعودؓ کی چند دعائیں پیش کی جاتی ہیں جن سے چندہ تحریک جدید کی اہمیت مزید واضح ہوتی ہے حضور فرماتے ہیں ''اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔

اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔

اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامت اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

(بحوالہ اخبار بدر ۲ دسمبر 1955)

نیز حضور نے فرمایا کہ جماعت کو چاہئے کہ تمام افراد کو کھینچ کر تحریک جدید میں شامل کرے میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے اس میں تھوڑا حصہ بھی لیں گے تو بعد میں وہ زیادہ حصہ بھی لینے لگ جائیں گے۔

(بحوالہ اخبار بدر یکم مارچ 1954)

حضور نے بعد میں اس کی کم از کم شرح دس روپے مقرر فرمائی حضور نے فرمایا میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔

(بحوالہ الفضل 13 جولائی 1957)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق دے اور ہم اس مالی جہاد میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے آمین۔

چند دنوں میں سکولوں اور کالجوں کے سالانہ امتحانات ہونے والے ہیں۔ جملہ احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

جامعہ احمدیہ قادیان کی صد سالہ تقریب کا افتتاح

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شرکت

مورخہ 12 جنوری کو شام ساڑھے چھ بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں جامعہ احمدیہ کی صد سالہ تقریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت منعقد ہوئی، تلاوت قرآن مجید حافظ نعیم احمد پاشا متعلم درجہ ممہدہ نے کی جس کا ترجمہ عزیز محمد ابراہیم متعلم درجہ سادسہ نے پیش کیا، اس کے بعد طلباء جامعۃ المبشرین قادیان نے اپنے استاد مکرم تنویر احمد صاحب کے ساتھ ملکر قصیدہ پیش کیا۔ بعدہٗ حضور کی خدمت میں مکرم منیر احمد صاحب خادم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نے سپاس نامہ پیش کیا (اس کا مکمل متن اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

سپاس نامہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سن 1906ء میں جن بزرگوں کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے اس دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی تھی آپ لوگوں کو ہمیشہ ان بزرگوں کے مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو سدھارنا چاہئے حضور نے فرمایا کہ سو سال کے بعد ایک نیا جوش نظر آنا چاہئے۔ آپ لوگ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی زندگیوں کو اسلام کی خدمت کیلئے وقف کیا ہوا ہے اس لئے اپنے مقام کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اساتذہ و طلباء کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ روزانہ نماز تہجد کی عادت ڈالیں اور فجر کی نماز کے بعد روزانہ کم از کم آدھ پارہ قرآن مجید کی تلاوت ضرور کیا کریں۔ حضور انور نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تدریسی مطالعہ کے ساتھ ساتھ کم از کم 1/2 گھنٹہ روزانہ زائد مطالعہ کی بھی ضرور عادت ڈالیں۔ ہر طالب علم کسی نہ کسی کھیل میں ضرور حصہ لے۔ اپنی بصیرت افروز نصائح میں حضور پرنور نے اساتذہ و طلباء کو محنت کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر زور دینے کی بھی نصیحت فرمائی۔

بصیرت افروز نصائح فرمانے سے قبل حضور پرنور نے کلاس درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ قادیان سے بعض امور پر استفسار فرمایا اور ساتھ ساتھ ان اُمور کے تعلق میں راہنمائی بھی فرماتے رہے۔ بعد ازاں حضور نے تمام طلباء کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور خاص قلم کا تحفہ بھی عطا فرمایا جس پر حضور انور کا نام نامی تحریر ہے۔ اور کلاس وائز طلباء کو اپنے ساتھ اور اساتذہ کو بھی تصویر کھنچوانے کا موقع عنایت فرمایا۔

پاکستانی اخبار میں جلسہ سالانہ قادیان کی خبر

ہم ختم نبوت پر مکمل یقین رکھتے ہیں

مخالفین اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ مرزا مسرور

(امرتسر ریڈیو نیوز، ٹی وی رپورٹ) قادیانی جماعت کے سربراہ (حضرت صاحبزادہ) مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے کہا ہے کہ ان کی جماعت عقیدہ ختم نبوت پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ قادیان میں سالانہ اجتماع کے آخری روز اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہمارے مخالفین کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ (امام جماعت احمدیہ حضرت صاحبزادہ) مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے کہا ان کی جماعت دنیا بھر میں محسن انسانیت کا امن و محبت کا پیغام کامیابی سے پھیلا رہی ہے۔ (امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ) مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے اجتماع کے آخر میں دنیا میں امن و سلامتی کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے اجتماعی دعا بھی کرائی۔

(نوائے وقت 29 دسمبر 2005ء)

بھارت میں قادیانیوں کا 3 روزہ اجتماع شروع

(نئی دہلی، ریڈیو نیوز، ٹی وی رپورٹ) مرکز قادیان میں پہلی مرتبہ بھارت میں رہنے والے قادیانیوں کے 114 ویں سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کو (صاحبزادہ) مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ تمام قادیانیوں کو ہر قسم کے تکبر سے دور رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ تکبر کا راستہ تقویٰ اختیار کرنے سے بھی روکا جاسکتا ہے۔ اور حقوق العباد کی ادائیگی تقویٰ پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن ہے۔ بھارتی قادیانیوں کے اس سالانہ اجتماع سے جو تین روز جاری رہے گا۔ پانچ ہزار پاکستانی قادیانیوں سمیت مختلف ممالک سے قادیانی شریک ہیں۔ اجتماع کی کاروائی براہ راست قادیانی ٹی وی چینل پر بھی دکھائی جارہی ہے۔

(نوائے وقت۔ 27 دسمبر 2005ء)

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books and Stationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614 Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

المصلح الموعودؓ تعمیل ارشاد

مکرم خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان

خاکسار ۱۹۴۳ء میں ناصر آباد سندھ میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعودؓ کی ذاتی اراضیات پر خدمت کر رہا تھا۔ اُن ایام میں سندھ ناصر آباد محمود آباد احمد آباد نورنگر (ٹاہلی) وغیرہ اسٹیٹس نئی آباد ہو رہی تھیں۔ آبادی بہت کم تھی بندہ کی عمر بمشکل سولہ سترہ سال کی تھی۔

حضور کا دورۂ سندھ

سندھ کی اراضیات عطیہ خداداد تھیں۔ حضورؓ ہر سال کی طرح اس سال بھی اراضیات کے معائنہ اور جماعتی تعلیم و تربیت، مالی امور اور آئندہ کے لائحہ عمل کے مدّ نظر ناصر آباد سندھ تشریف فرما تھے۔ محمود آباد اسٹیٹ کی کسی بیوہ عورت نے وہاں کے مینیجر کی حضورؓ سے شکایت کی تھی۔ جسکا جواب دو تین گھنٹہ میں حضور نے وہاں کے مینیجر صاحب سے طلب فرمایا تھا۔ حضورؓ کے ارشاد کی تعمیل کا کام بندہ ناچیز خورشید احمد کے سپرد ہوا۔

اُن ایام میں ناصر آباد کا نزدیکی ریلوے اسٹیشن ''کنجے جی'' تھا۔ جو سیدھے راستہ سے تین چار میل اور پگ ڈنڈی سے تین میل دور تھا۔ رات کے گیارہ بجے ''کنجے جی'' اسٹیشن سے ریل گاڑی ''کزی'' ریلوے اسٹیشن جایا کرتی تھی۔ کزی سے محمود آباد تین میل تھا۔ اور عمر کوٹ ٹاہلی کزی سے رات کو دو ٹرینیں ''کنجے جی'' کی طرف واپس آیا کرتی تھیں۔ ان گاڑیوں کے جانے اور آنے میں دو دو گھنٹے کا وقفہ ہوا کرتا تھا۔

خطرناک راستہ

ناصر آباد سے ''کنجے جی'' ریلوے اسٹیشن تین چار میل کا راستہ نہایت خطرناک اور جان لیوا تھا۔ ناصر آباد مرزا فارم وکلر گوٹھ کے شمال میں ''ڈھورہ'' نامی چھوٹا دریا مغرب سے مشرق کی جانب بہتا تھا دریا کا سارا علاقہ گھنے جنگلات سے ڈھکا رہتا تھا۔ اس سارے ایریا میں سانپ بچھو، گیدڑ اور بھیڑیئے رہتے تھے۔ بھیڑیئے رات کے وقت ''کنجے جی'' سے آنے والے مسافروں کو چیر پھاڑ کر کھا جایا کرتے تھے۔ ایک تازہ حادثہ انہی ایام میں ہو چکا تھا۔ ایسا ہی کزی اسٹیشن سے محمود آباد تک کا تین میل کا سفر بھی سنسان اور خطرناک تھا۔ سارے دن کا تھکا ہارا خورشید حضورؓ کے ارشاد کو سر آنکھوں پر اُٹھائے رات ''کنجے جی'' اسٹیشن کی جانب روانہ ہوا۔ احتیاط یہ کی گئی کہ ناصر آباد براستہ مرزا فارم پگ ڈنڈی فصلوں والا راستہ نہ اپنا کر نہر والا لمبا راستہ اختیار کیا گیا۔ ان دنوں وہاں بہت بڑی نہر اور اس کے ساتھ ساتھ چھوٹی نہر گویا دو نہریں بہا کرتی تھیں۔ اس وجہ سے کافی کھلی جگہ اور صاف دکھائی دینے والا منظر تھا۔ اسی سبب سے بھیڑیئے ادھر نہیں نکلا کرتے تھے۔

خدا خدا کر کے بندہ کنجے جی اس خوفناک ماحول میں پہنچا۔ اور پھر کزی سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں محمود آباد پہنچ گیا۔ اس سنسان رات میں بھیڑیئے اور لٹیروں سے خدا نے محفوظ رکھا۔

اگرچہ اس نیم شب کے وقت عام لوگ سو چکے تھے۔ تاہم محمود آباد کے بہت سے لوگ ناصر آباد جانے کے لئے جاگ رہے تھے۔ خاکسار نے حضورؓ کا ارشاد مینیجر صاحب محمود آباد کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ان وقتوں میں احمدی لوگ حضرت المصلح الموعودؓ کے روحانی طور پر اس قدر عاشق تھے کہ حضورؓ کے ہر ارشاد کی تعمیل پہلے اور بعد میں دوسرا کام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مکرم مینیجر صاحب نے اُسی رات کے وقت حضور کے ارشاد کی تعمیل کی اور جوابی چٹھی خاکسار کے ہاتھ میں تھما دی۔ اور مینیجر صاحب خود حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بمعہ دیگر احمدیوں کے ۲ بجے کی گاڑی پکڑنے کے لئے محمود آباد سے ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔

خاکسار تھکا ماندہ تین بجے شب ناصر آباد حضور اقدسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضورؓ کو اپنی زیر تعمیر کوٹھی میں ننگے سر کام کرتے ہوئے پایا کوئی خادم اور پہرے دار نہ تھا۔ حضور کوٹھی کے مین گیٹ پر تشریف لائے۔ اور تعمیل ارشاد والی چٹھی حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ اپنی تھکاوٹ نیند کے غلبے اور حضورؓ کے ارشاد کی تعمیل پر غور کر رہا تھا۔ کہ حضورؓ کی مصروفیات دیکھ کر گویا ہشاش وبشاش ہو گیا۔ آنکھوں میں تصور میں ''ایاز و محمود'' کا منظر پھر گیا۔

''یاد نہ کر دل حزین گذری ہوئی کہانیاں''
غم بداماں قفص ہیں گذرے ہوئے وہ ماجرے

گیارھواں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

جملہ قائدین و ناظمین اطفال کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گیارھواں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال 06-2005 کیلئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل عنوان کی منظوری دی ہے۔

سیرت حضرت مولانا حکیم نور الدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

آپ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اطفال کو اس میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

شرائط مضمون نویسی :

۱۔ مضمون کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جا سکتا ہے۔
۲۔ مضمون کم از کم تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے
۳۔ مضمون کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔
۴۔ مضمون میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے قرآن، حدیث تاریخ، کتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سن اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔
۵۔ مضمون کی ابتداء میں نام طفل ولدیت، عمر مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔
۶۔ مضمون پر قائد مجلس کی تصدیق نہایت ضروری ہے۔
۷۔ مضمون میں کسی بھی مقام میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کریں۔
۸۔ ہر طفل مضمون خود اپنے ہاتھ سے تحریر کرے۔
۹۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ 15 اگست 2006 ہے۔
۱۰۔ مضمون میں اول دوئم، سوئم آنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر نقد انعام اور سندات کامیابی دی جائے گی۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام اطفال کو شمولیت کی سند دی جائے گی۔
۱۱۔ انعامی مضمون کے متعلق آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔
۱۲۔ قائد مجلس کا فرض ہوگا کہ وہ مضمون کا ہر لحاظ سے جائزہ لیں اور قائد مجلس کے اختیار میں ۲۰ نمبر ہیں۔

(مامون الرشید تبریز۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ بھارت سال 06-2005

نائب مہتمم اطفال	مکرم شیخ فرید احمد
سیکرٹری عمومی (اول)	مکرم پرویز احمد ملک
سیکرٹری عمومی (دوم)	مکرم نیاز احمد نائک
سیکرٹری تجنید	مکرم مرید احمد ڈار
سیکرٹری مال	مکرم عاشق حسین
سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم مامون رشید تبریز
سیکرٹری اشاعت	مکرم محمد عارف
سیکرٹری خدمت خلق	مکرم رفیق احمد قمر
سیکرٹری صحت جسمانی	مکرم شیخ مبارک احمد
سیکرٹری وقف جدید	مکرم شیخ فرید احمد
سیکرٹری وقار عمل	مکرم نعیم احمد کاشف
سیکرٹری صنعت و تجارت	مکرم محمد ظفر احمد

(رفیق احمد بیگ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact: Deco Builders
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

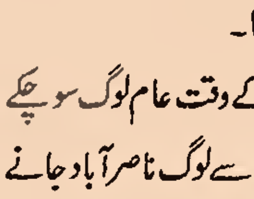
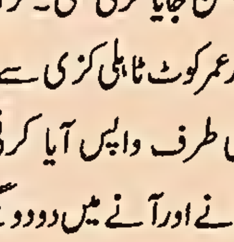
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 26

ڈیوٹیوں کی اس افتتاحی تقریب کی خبر شائع کی۔

❁.....اخبار روزنامہ جگ بانی جالندھر نے اپنی 23 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ جس میں حضور انور سے جلسہ کے ناظمین شرف مصافحہ حاصل کر رہے ہیں خبر شائع کی اور حضور انور کے خطاب کا خلاصہ بعنوان "جلسہ میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آیا جائے" کے تحت شائع کیا۔

24 / دسمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، برما، نیپال، بھوٹان، عرب ممالک و دیگر ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی اجتماعی ملاقات تھی۔

صبح پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد اقصیٰ تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا جس میں چار ہزار سے زائد احباب جماعت نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنائی جا رہی تھیں۔ حضور انور مسلسل ساڑھے تین گھنٹے کھڑے رہے۔ اور احباب ایک قطار میں آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ بعض احباب اپنا تعارف بھی کرواتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی بعض احباب سے از راہ شفقت گفتگو فرماتے۔

ملاقاتوں کے بعد اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

پاکستان، ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے آنے والے قافلے صبح و شام قادیان پہنچ رہے ہیں۔ ہر آنے والی صبح کو مہمانوں کی تعداد پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ آج بھی پاکستان سے 750 سے زائد احباب جماعت پر مشتمل قافلہ قادیان پہنچا۔ قادیان کے مکینوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے یہ احباب ہزاروں کی تعداد میں اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے قادیان کے اُن گلی کوچوں کے اطراف پر کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے گزر کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ دعا کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ روزانہ ہی دیدار کرنے والوں میں نئے چہرے شامل ہوتے ہیں۔ ہر ایک اپنے عشق و محبت اور فدائیت کا اظہار اپنے اپنے رنگ میں کر رہا ہوتا ہے۔ بعض خوشی و مسرت سے اپنے ہاتھ ہلا رہے ہوتے ہیں، بعض کی آنکھیں حضور انور کو دیکھتے ہی آنسو بہا رہی ہوتی ہیں تو بعض والہانہ انداز میں جوش کے ساتھ نعرے لگا رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے کیمروں میں ان یادگار لمحات کو محفوظ کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے پیار کا اپنا رنگ ہے، اپنا اپنا انداز ہے۔ اور ہر ایک کے دلی جذبات کی اپنی اپنی داستان ہے جسے لئے ہوئے وہ ہزارہا میل کے لمبے فاصلے طے کر کے وہاں پہنچا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان دارالامان آمد کے یہ ایام بہت ہی مبارک اور بابرکت ایام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے حصول کے دن ہیں جن سے ہر چھوٹا بڑا سیراب ہو رہا ہے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا کے بعد حضور انور واپس دارالمسیح تشریف لے آئے۔

لجنہ سے اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق لجنہ سے اجتماعی ملاقات تھی۔

حضور انور ملاقات کے لئے مسجد مبارک سے ملحقہ دالان حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا میں تشریف لے گئے۔ ہندوستان، پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے آنے والی خواتین نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ خواتین ایک قطار کی صورت میں حضور انور کے سامنے سے گزرتی رہیں اور سلام عرض کرتیں اور شرف زیارت حاصل کرتیں۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی اس دوران حضور انور کے ساتھ تشریف فرما رہیں۔ لجنہ سے ملاقات کا یہ پروگرام شام سوا سات بجے تک جاری رہا۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات میں کوریج

آج بھی اخبارات میں خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

❁.....روزنامہ 'اجیت سماچار' نے اپنی 24 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کے 23 دسمبر والے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے درج ذیل عنوان کے ساتھ خطبہ کا خلاصہ شائع کیا۔ "براہ راست نشریات میں حضرت مرزا مسرور احمد نے اکناف عالم کے مسلمانوں کو مخاطب کیا"۔

❁..... روزنامہ 'امر اجالا' اور روزنامہ 'دینک جاگرن' اور روزنامہ 'اجیت جالندھر' نے بھی حضور انور کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔

روزنامہ اجیت جالندھر نے مزید لکھا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا"۔

اخبارات قریباً روزانہ ہی حضور انور کی مصروفیات، پروگراموں اور تقاریب کے بارہ میں خبریں شائع کر رہے ہیں۔ یہ خبریں اُردو، ہندی، انگریزی تینوں زبانوں میں شائع ہوتی ہیں۔

25 / دسمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سوا دو بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

چار بج کر 35 منٹ پر حضور انور بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ آج بھی قادیان کے گلی کوچوں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے عقیدتمندوں کا ایک جم غفیر تھا جس میں سے ایک بڑی تعداد اہالیان قادیان، ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں اور پاکستان کی مختلف جماعتوں سے آنے والے عشاقان پر مشتمل تھی۔ قریباً یہ سبھی لوگ پہلی مرتبہ حضور انور کو اپنے درمیان دیکھ رہے تھے۔ عشق و محبت اور فدائیت کے جذبات اُمڈ اُمڈ کر ان کے چہروں پر آتے تھے اور ان جذبات سے ان کی آنکھیں ڈبڈبا جاتی تھیں۔ آج انڈیا کی مختلف جماعتوں اور پاکستان سے بہت سے قافلے پہنچے تھے جنہوں نے آج پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کا چہرہ مبارک دیکھا تھا۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک فرمائے اور یہ برکتیں ان کے لئے دائمی بن جائیں۔

اجتماعی ملاقات

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے جہاں مرد احباب کی اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ آج بھی تین ہزار سے زائد افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ احباب جماعت باری باری ایک قطار کی صورت میں چلتے ہوئے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنتی رہیں۔ حضور بعض احباب سے ان کا حال دریافت فرماتے اور گفتگو بھی فرماتے۔ آج ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور ہندوستان کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

قادیان کی یہ پاک اور پیاری بستی روحانی لحاظ سے بقعہ نور بنی ہوئی ہے۔ جہاں یہ ساری بستی ظاہری طور پر رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہی ہے اور اس کا ہر گلی کوچہ اور مکان خوبصورت جھنڈیوں اور محرابی دروازوں سے مزین اور بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے روشن ہے وہاں روحانی لحاظ سے بھی اس بستی کا ہر گلی کوچہ اور مکان روشن ہے۔ دن ہو یا رات ہو مقامات مقدسہ کی زیارت، دعاؤں اور عبادت اور نوافل کی ادائیگی کے لئے لوگوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ رات کے کسی حصہ میں بھی چلے جائیں بیت الدعا اور بیت الفکر میں نوافل ادا کرنے اور دعائیں کرنے والوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔

مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ بھی نوافل ادا کرنے والوں سے بھری رہتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کرنے والوں کا بھی ایک ہجوم ہے اور یہ سلسلہ دن بھر اور رات گئے تک جاری رہتا ہے۔ اور بہشتی مقبرہ کے اندر دعا کرنے والوں کا اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ بعض دفعہ چلنا مشکل ہوتا ہے۔ رات کا کوئی لمحہ بھی مل جائے احباب ان مقامات مقدسہ میں جانا غنیمت سمجھتے ہیں اور کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں جانے دیتے۔ خصوصاً بیت الدعا میں نوافل ادا کرنے والوں کا اتنا رش ہے کہ بعض دفعہ گھنٹوں اپنی باری کے انتظار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ رات کو بھی دن کا سماں نظر آتا ہے۔ اور یہ بستی نور علیٰ نور کا منظر پیش کر رہی ہے۔ عورتیں ہوں یا مرد، بچے ہوں یا بوڑھے ہر ایک کا رخ ان مقامات مقدسہ کی زیارت اور دعاؤں، ذکر الٰہی اور نوافل کی ادائیگی کی طرف ہے۔ نمازوں کی ادائیگی سے تین تین گھنٹہ قبل لوگ جا کر مسجد میں بیٹھ جاتے ہیں کہ زیادہ قریب سے اپنے پیارے آقا کا دیدار کر سکیں۔ فجر کی نماز پر بھی باوجود شدید سردی کے مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک ان کے صحن اور ملحقہ گلیاں نمازیوں سے بھری ہوتی ہیں۔ یہ ایام بڑے ہی روح پرور اور مبارک ایام ہیں۔ ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے۔ یہ دن انشاء اللہ ایک عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔

اخبارات میں کوریج

آج بھی اخبارات میں خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

❁.....روزنامہ 'ہند سماچار' نے اپنی 25 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ 23 دسمبر 2005ء کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ درج ذیل عنوان کے تحت شائع کیا:

"صرف لفاظی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کیا گیا سفر بہت بابرکت ہوتا ہے"۔

❁.....اخبار روزنامہ The Sunday Tribune نے اپنی 25 [illegible] 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر کے [illegible] سالانہ قادیان کے انعقاد کے پروگرام کی خبر شائع کی اور [illegible] میں جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ خطاب کریں [illegible] اخبار نے جماعت کا تعارف بھی کروایا اور پاکستان سے آنے [illegible] قافلوں کے بارہ میں بتایا۔

❁ اخبار روزنامہ پنجاب [illegible] کیسری جالندھر، روزنامہ اجیت سماچار جالندھر، روزنامہ [illegible] چندی گڑھ نے بھی اپنی 25 دسمبر 2005ء [illegible] شاعت [illegible] جلسہ کے پروگرام کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

❁ اخبار روزنامہ [illegible] زندگی کا [illegible] پٹیالہ نے اپنی 25 دسمبر 2005ء [illegible] حضور انور کے 23 دسمبر والے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا۔

❁ اخبار روزنامہ [illegible] جالندھر نے "سالانہ جلسہ کے لئے [illegible] مہمان قادیان پہنچے" کے عنوان کے تحت خبر شائع کی۔

❁ اخبار روزنامہ پنجابی ٹریبیون [illegible] چندی گڑھ نے اپنی 25 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں "ہندوستان کا قومی جلسہ قادیان میں ایک نظر سے" کے عنوان کے تحت ایک آرٹیکل شائع کیا۔

❁.....اخبار روزنامہ [illegible] ٹریبیون' نے اپنی 25 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کے عنوان کے تحت آرٹیکل شائع کیا۔ اخبار نے اس آرٹیکل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور منارۃ المسیح قادیان کی تصاویر شائع کیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اخبارات میں خبروں، آرٹیکل اور مضامین کی اشاعت کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

26 / دسمبر 2005ء بروز سوموار:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں 114 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا ایسا جلسہ تھا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔

بہشتی مقبرہ سے ملحق علاقہ میں جماعت کو گزشتہ سالوں میں ..... ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس زمین کے ایک حصہ میں مردانہ جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔ جلسہ گاہ کو محرابی دروازوں اور عربی، اردو، انگریزی اور ہندی زبان میں مختلف

بینرز سے سجایا گیا تھا۔ ایک بہت بڑا سٹیج تیار کیا گیا تھا جسے خوبصورت پھولوں اور ایک بہت بڑے بینر کے ساتھ مزین کیا گیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ آبادی سے باہر نکل کر ایک کھلے میدان میں جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا جا رہا تھا۔ تمام انتظامات بہت عمدہ رنگ میں کئے گئے تھے۔ لجنہ کی جلسہ گاہ مسجد ناصر آباد سے ملحقہ احمدیہ گراؤنڈز میں تیار کی گئی تھی۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں گزشتہ سالہا سال سے مردانہ جلسہ گاہ ہوتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر دس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی بڑی بھاری نفری راستوں اور جلسہ گاہ کے باہر متعین تھی۔ ٹریفک پولیس علیحدہ طور پر ٹریفک کنٹرول کر رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ کی گاڑی پولیس کے Escort میں دس بج کر بیس منٹ پر جلسہ گاہ پہنچی جہاں سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس دوران جلسہ گاہ میں موجود تمام احباب بلند آواز میں قرآنی دعا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کا ورد کرتے رہے۔ لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور جونہی سٹیج پر تشریف لائے جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب جماعت نے پرجوش انداز میں نعرے لگائے۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ کے ساتھ ہوا جو مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام "لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں۔ جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

دس بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 14 کی تلاوت کی اور فرمایا:

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے 114ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو اس مقصد کو حاصل کرنے والا بنائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کا آغاز فرمایا تھا اور تمام شاملین کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

حضور نے فرمایا: گزشتہ دو خطبوں میں بھی مَیں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں ہماری زندگی کی بقا ہے۔ اور یہی وہ بنیادی چیز ہے جس کو اگر ہم نے حاصل کر لیا تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئے اور یہ مقصد ہے تقویٰ کا حصول۔

حضور انور نے فرمایا: جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مصرعہ ترتیب دیا کہ "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے" تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تائید میں الہاماً آپ کو یہ مصرعہ عطا فرمایا کہ "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بننا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھل کھانے ہیں، اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے تو اس جڑ کی حفاظت کرنا ہوگی، اس کی نشوونما کے لئے تمام لوازمات پورے کرنے ہوں گے۔ اس کو کھاد اور پانی کی بھی ضرورت ہے، اس کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کو ایسی بیلوں سے بھی محفوظ رکھنا ہے جو بڑے بڑے درختوں سے بھی اگر چمٹ جائیں تو ان کی رونق ختم کر دیتی ہیں۔

حضور نے فرمایا: یہ کھادیں، یہ خوراک اللہ تعالیٰ کے وہ تمام احکامات ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے جو نیکیوں کی فصلوں اور پھلوں کو ہرا بھرا رکھتے ہیں۔ اس کی آبیاری اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اس کے حضور جھکتے ہوئے آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو ہیں۔ ان فصلوں کی نلائی گوڈائی، اس کو جڑی بوٹیوں سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام نواہی سے بچنا ہے۔ تمام برائیوں کو اپنے دل کی زمین سے نکال کر باہر پھینکنا ہے۔ تبھی یہ جڑیں زمین میں گہری اور مضبوط ہوں گی اور تبھی ان جڑوں سے خوراک حاصل کرنے والی فصلیں اور باغ ثمر دار ہوں گے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ایسے دلوں پر پڑے گی اور تبھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ان رسیلے اور میٹھے پھلوں سے فائدہ اٹھا سکے گی۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: سچے تقویٰ کو حاصل کرنے کے لئے اور نیکیاں بجالانے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت کوشش کرنی چاہئے۔ صرف احمدی ہو جانا کافی نہیں۔ صرف بیعت کر لینے سے یا اتنا کہہ دینے سے کہ ہم فلاں پرانے احمدی کی اولاد ہیں جس نے جماعت کی خاطر یہ یہ قربانیاں دی تھیں یا فلاں شہید ہمارا رشتہ دار ہے یا ہم فلاں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے ساتھ معاملہ تقویٰ اور نیکیاں بجالانے کی کوشش کو دیکھ کر کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی فاطمہ کو یہ فرمایا کہ فاطمہ یہ نہ سمجھنا کہ تم اللہ کے نبی کی بیٹی ہو اس لئے تمہارے ساتھ نرمی کا معاملہ ہوگا۔ نہیں بلکہ تمہارے اعمال ہی تمہارے کام آئیں گے۔

حضور نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ کلی طور پر کوئی اپنے عملوں سے نہیں بخشا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہونا بھی ضروری ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بھی اللہ کے حکم کے مطابق تقویٰ پر چلنا اور نیکیاں بجالانے کی کوشش ضروری ہے۔ اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقویٰ پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے تمام اوامر و نواہی کی تفصیل کھول کر بیان فرما دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اپنے ایمان کی اور باغوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور ان کو ثمر دار بنانے کے لئے تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ اللہ کا خوف دل میں پیدا کرنا ہوگا۔ تمام نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور تمام برائیوں کو بیزار ہو کر ترک کرنا ہوگا کیونکہ اس کے بغیر نہ آباؤ اجداد کی بزرگی کام آئے گی نہ کوئی خاندان کام آئے گا نہ کوئی قبیلہ کام آئے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تقویٰ سے متعلق ایک اور اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: یہ اقتباس جو مَیں نے پڑھا ہے رسالہ "الوصیت" سے ہے۔ آج سے ٹھیک سو سال پہلے 20 دسمبر 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا اور 24 دسمبر 1905ء کو یہ رسالہ شائع ہوا تھا تو تقویٰ کی طرف توجہ دلانے کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری وفات کی اطلاع دے کر مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ اور ایک فرشتہ مَیں نے دیکھا کہ وہ اس زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک اور جگہ دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت دعائیں بھی کی ہیں۔ حضور انور نے اس موقع پر وہ دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال UK کے جلسہ سالانہ میں مَیں نے تحریک کی تھی کہ وصیت کی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور اس پاک نظام میں اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگی پاک کرنے کے لئے شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ مَیں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر کم از کم پچاس ہزار موصیان ہو جائیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً پندرہ ہزار اور شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے UK کے جلسہ تک ہی درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہو گئی تھی۔ سو سال تو آج دسمبر میں پورے ہو رہے ہیں لیکن مجلس کارپرداز پاکستان کو درخواستیں پہنچی ہیں وہ تقریباً ساڑھے سترہ ہزار ہیں۔ مَیں نے پندرہ ہزار کہا تھا۔ ابھی بہت سے وصیت فارم جماعتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور میرے خیال میں اس سے کہیں زیادہ درخواستیں آچکی ہیں جتنا کارپرداز کا خیال ہے۔ بہرحال جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے توجہ دی۔

حضور نے فرمایا: اب اگلا ٹارگٹ تھا کہ اس وقت جو کمانے والے ہیں یا 2008ء تک جو بھی کمانے والے ہوں گے اس کا پچاس فیصد نظام وصیت میں شامل کرنا ہے۔ انشاءاللہ۔

حضور نے فرمایا: بعض چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے یہ ٹارگٹ حاصل بھی کر لیا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نظام کو افراد جماعت سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش میں لگ گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ آج سے سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس نظام کا اعلان اس شہر میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی تقدیر کے تحت ہی اس شہر سے مَیں آپ کو اگلا ٹارگٹ جس کی گزشتہ سال تحریک کی گئی تھی اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت سارے لوگ لکھتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کریں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو دعائیں پڑھی ہیں یہ اس لئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام میں وابستہ ہوں گے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے چلے جائیں جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔

حضور نے فرمایا: بہرحال تقویٰ پر چلنے کا عزم اور اس کے لئے دعا ضرور کریں۔ اللہ کے خوف اور آنکھ کے پانی سے تقویٰ کی جڑوں کو مضبوط کریں اور نیکیوں کی لہلہاتی فصلوں سے اپنی خوبصورتی اور حسن میں اضافہ کریں۔ اس رسالہ "الوصیت" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی کہ اگر تم تقویٰ پر قائم رہے، اس کی جڑیں مضبوطی سے تمہارے دلوں میں قائم رہیں تو اس کے رسیلے اور میٹھے پھلوں میں سے ایک نعمت جو خلافت کی نعمت ہے اس کا بھی جماعت میں قیام رہے گا۔

حضور نے فرمایا: اس نعمت سے بھی اگر فائدہ اٹھانا ہے تو تقویٰ کی جڑوں کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا کا وعدہ ہے اور وہ سچے وعدوں والا خدا ہے آج تک اپنے وعدے پورے کرتا آیا ہے اس انعام سے فیض اٹھانے والے انشاء اللہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ لیکن ساتھ ہر ایک کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ تقویٰ سے خالی ہو کر ہم کہیں جڑی بوٹیوں کی طرح جماعت کے اس حسین باغ سے کہیں باہر نہ نکال دئے جائیں۔ ہم کہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں نہ آجائیں۔ اس لئے اللہ نہ کرے کہ کبھی ایسا دن آئے جب کسی احمدی کے دل میں ہدایت کے بعد کسی قسم کی بھی کجی پیدا ہو۔ اس لئے اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: مجھے گزشتہ سال کسی نے یہ بھی لکھا تھا کہ ہجری قمری کے لحاظ سے 2005ء میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ لیکن بہرحال اس لحاظ سے آج وصیت کے نظام کو سو سال پورے ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی سو سال پورے ہو گئے ہیں اور مَیں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ باوجود اس کے کہ پہلے اس لحاظ سے سوچ کر یہاں آنے کا پروگرام نہیں بنا تھا اور باوجود ایسے حالات کے جن کو موافق نہیں کہہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ دونوں لحاظ سے صدیوں کے پورا ہونے پر خلیفہ وقت وہاں موجود ہے جہاں سے یہ پیغام دنیا کو دیا گیا تھا، جہاں سے خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ جہاں نظام وصیت سے دنیا کے مالی نظام فائدہ اٹھانے والے ہوں، جہاں غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کے حقوق قائم ہوں۔ جہاں محض اور محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں وہاں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خوشخبری کا بھی مصداق ٹھہرے کہ مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا تعالیٰ اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمہاری ذات کی نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔

حضور نے فرمایا: پس اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو! خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن تابناک چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے۔ پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس سے فیض پاتے چلے جاؤ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی سرسبز و ثمردار شاخیں بنتے چلے جاؤ۔ آج تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کا جھنڈا اس مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تم نے لہرانا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار تم نے قائم کرنے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے تقویٰ کی جڑ کو اپنے دلوں میں مضبوط کرتے ہوئے یہ سب کچھ حاصل کیا اور انشاء اللہ ہم نے بھی حاصل کرنا ہے تا کہ نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے حصہ پاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور نے فرمایا: مَیں دوبارہ توجہ دلاتا ہوں کہ ان دنوں کو خاص طور پر بہت دعاؤں میں گزاریں۔ بہت دعاؤں میں گزاریں، بہت دعاؤں میں گزاری ہیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب گیارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ سے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر لمبی اور پُرسوز دعا کی۔ دعا کے بعد

بارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ دار المسیح تشریف لے آئے۔

نماز جنازہ

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حفیظ احمد صاحب ولد نواب دین صاحب چک نمبر 219 آر۔بی۔ مغربی والا فیصل آباد پاکستان اور شاکرہ بیگم زوجہ محمد فرحت اللہ حیدر آباد (انڈیا) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائیں۔ حفیظ احمد صاحب فیصل آباد پاکستان سے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم پہلے ہی شوگر اور دل کے مریض تھے۔ لیکن اپنی اس بیماری کے باوجود اپنے آقا کے دیدار کے لئے قادیان پہنچے تھے۔ اس موقع پر حضور انور نے مرحوم کے ورثاء سے اظہار تعزیت بھی فرمایا۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ دار المسیح تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دئے۔

شام سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشرف لے جاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ دار المسیح تشریف لے آئے۔

آج جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کا ہندوستان کی درج ذیل پانچ مقامی زبانوں میں Live ترجمہ نشر کیا گیا۔

تلگو، ملیالم، تامل، کنڑ، اڑیہ۔

اسی طرح لندن سے درج ذیل پانچ زبانوں میں Live ترجمہ نشر کیا گیا۔

انگریزی، عربی، جرمن، فرنچ اور بنگالی۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں قادیان کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہے اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ آج ملک کے مختلف حصوں سے کئی قافلے قادیان پہنچے۔ بیرونی ممالک سے بھی احباب کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے انتظامات

مہمانوں کی غیر معمولی تعداد میں آمد کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو وسیع کیا گیا ہے۔ امسال تین نئے لنگر خانے تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس طرح اب جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے چھ لنگر خانو میں کھانا تیار کیا جارہا ہے۔

مہمانوں کی قیامگاہوں کی تفصیل

مہمانوں کی رہائش کے لئے بھی وسیع طور پر انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس وقت درج ذیل جماعتی عمارات میں مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں:

دار المسیح، بیسمنٹ مسجد اقصیٰ، نصرت گرلز ہائی سکول و دفاتر، دار الضیافت، ایوان انصار اللہ، ایوان خدمت، ایوان طاہر، گیسٹ ہاؤسز دار الانوار، جامعۃ المبشرین، ہوسٹل جامعۃ المبشرین، گیسٹ ہاؤسز ماریشس، سرائے طاہر، نصرت گرلز کالج، چار منزلہ عمارت جس میں مختلف رہائشی اپارٹمنٹ ہیں، بیت النصرت لائبریری، ہال جلسہ سالانہ، ٹی آئی ہائی سکول، جامعہ احمدیہ وبورڈنگ، نور ہسپتال۔

اس کے علاوہ قادیان کی غیر مسلم انتظامیہ نے بھی اپنی درج ذیل عمارات مہمانوں کی رہائش کے لئے پیش کیں:

گورونانک دیو اکیڈمی، سوتورانا پیلس، رکھڑا پیلس، وید کور سکول، انگلش ماڈل سکول، اے جی ایم پیلس، خالصہ سکول، ایس ایس باجوہ سکول، ایس این کالج، ڈی اے وی سکول۔

علاوہ ازیں قادیان کے احمدی احباب کے گھروں میں گیارہ ہزار مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ایک سو پچاس گھروں نے اپنے صحنوں میں اور بعض نے چھتوں پر خیمے نصب کئے ہوئے ہیں۔

غیر مسلم احباب کے گھروں میں بھی دو ہزار کے قریب مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

عارضی قیام گاہوں میں سے شیڈ دانہ منڈی میں چار ہزار سے زائد مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہے۔

اس کے علاوہ 130 ایکڑ زمین پر خیمہ جات نصب کئے گئے ہیں جن میں مہمانوں کی کثیر تعداد ٹھہری ہوئی ہے۔

جلسہ کے لئے خصوصی ٹرینوں کی آمد

جلسہ سالانہ کے موقع پر تین اسپیشل ٹرینیں گوہاٹی (آسام)، کلکتہ (بنگال) اور حیدر آباد (آندھرا پردیش) سے قادیان پہنچی ہیں۔ لوگ ٹرینوں میں تین سے چار دن کا سفر کرکے قادیان پہنچے ہیں۔ ٹرینوں کے اندر ہی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نماز باجماعت کی ادائیگی، درس وتدریس اور لنگر خانہ کا انتظام رہا۔

صوبہ لکش دیپ سے آنے والے احباب پانچ دن کا سفر طے کرکے قادیان پہنچے ہیں۔

ہندوستان کے مختلف صوبوں سے آنے والے لوگ بڑی تکلیف اٹھا کر قادیان پہنچے ہیں لیکن کسی کے چہرہ پر بھی اتنے لمبے اور کئی کئی دن کے مسلسل سفر کے باوجود تھکن کے کوئی آثار نہیں۔ قادیان پہنچتے ہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے ساتھ ان کے چہرے خوشی ومسرت سے چمک اٹھے اور ہر کوئی اپنی خوش نصیبی اور سعادت پر خوش ہے کہ اسے اپنے پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ اللہ یہ برکتیں اور سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔

اخبارات میں کوریج

آج درج ذیل اخبارات نے اپنی 26 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کے شروع ہونے کی خبریں شائع کیں۔

❁…… The Times of India، روزنامہ اجیت سماچار، روزنامہ اتم ہندو جالندھر، روزنامہ امر اجالا، روزنامہ اجیت جالندھر، روزنامہ جگ بانی جالندھر اور روزنامہ چڑھدی کلا پٹیالہ۔

❁…… اخبار روزنامہ پنجابی ٹریبیون چندی گڑھ نے اپنی 26 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں "جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دنیا میں امن قائم کرے گا" کے عنوان سے ایک تفصیلی آرٹیکل شائع کیا۔ اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء احمدیت کی تصاویر شائع کیں اور منارۃ المسیح کی تصویر بھی شائع کی۔

❁…… روزنامہ اسپوکس مین (پنجاب) چندی گڑھ نے اپنی 26 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں مہمانوں کی آمد کی تصویر کے ساتھ درج ذیل عنوان کے تحت ایک تفصیلی آرٹیکل اور خبر شائع کی۔ "امن کا پیغام دیتی ہے جماعت احمدیہ"۔

❁…… روزنامہ پنجابی ٹریبیون نے بھی اپنی 26 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں قادیان میں مہمانوں کی آمد کی تصویر شائع کرتے ہوئے جلسہ کے بارہ میں تفصیلی خبر شائع کی۔

اخبار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ "ایک خدا کا اصول مانتی ہے جماعت احمدیہ" کے عنوان کے تحت تفصیلی خبر شائع کی۔

❁…… روزنامہ ہندسماچار جالندھر نے اپنی 26 دسمبر 2005ء کی اشاعت کا صفحہ نمبر 3، 6 اور 8 مکمل طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد، حضور کے پروگراموں، جلسہ سالانہ کے انعقاد اور جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل مضامین کے لئے وقف کئے۔

اخبار نے صفحہ نمبر تین پر "روحانیت سے جھولیاں بھرنے اور وحدت اقوام کا نظارہ کرنے کا ذریعہ قادیان کا جلسہ سالانہ" کے عنوان سے تفصیلی آرٹیکل لکھا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے پانچوں خلفاء کی تصاویر شائع کیں۔ نیز منارۃ المسیح کی تصویر بھی شائع کی۔

اخبار نے صفحہ نمبر آٹھ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بڑی تصویر شائع کی۔ نیز "مسجد اقصیٰ" اور "منارۃ المسیح" کی تصویر بھی شائع کی۔ "بیت الدعا" اور "بہشتی مقبرہ" میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی تصاویر بھی شائع کیں۔

اسی اخبار نے اپنے ان صفحات میں قادیان کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات شائع کئے۔ اسی طرح بعض جماعتی عہدیداران کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغامات شائع ہوئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ صفحہ ( )

شروع ہوگئے ہیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں کی طرف سے چند تحریک جدید ادا کرنے کا اظہار فرمایا ہے اور ادا کر رہے ہیں۔

غرضیکہ تحریک جدید خدا تعالیٰ کے فضلوں سے ایک زندہ جاوید رواں دواں تحریک ہے۔ تحریک جدید کے دفتر میں تمام چندہ دہندگان کے نام کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے اور اب تمام کھاتوں (رجسٹروں) کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کے نام اسلام واحمدیت کی تاریخ میں ادب و احترام کے ساتھ لکھے جائیں گے۔

پس ہمیں چاہئے کہ خود بھی اور اپنے کنبہ کے افراد کو بھی اس عظیم الشان تحریک میں شامل کرائیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس الٰہی تحریک میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا اسے احمدیت میں اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔ (بدر 4 جنوری 1956)

☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
AlfazalJewellers
Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 04524-211649, 04524-613649

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد
شہروز
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
ESTBLISHED 1956
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA - 700 072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD, (SOUTH)
KOLKATA - 700 046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET,
KOLKATA - 700 072
PHONE : CITY SHOWROOM : 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE : 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE : 2236-2096, 2237-8749, FAX : 91-33-2234-7577

عالمی مالی نظام میں امریکہ کو بھارت اور چین کی ٹکر

ایران ایک دن امریکہ کا سب سے قریبی دوست ہوگا

..........صدر جارج ڈبلیو بُش.........

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بُش نے تسلیم کیا ہے کہ بھارت اور چین امریکہ کے دو نئے حریف ہیں۔ انہوں نے کہا امریکہ ایشیاء خاص کر بھارت اور چین کی بسرعت اقتصادی ترقی کو نظرانداز نہیں کرسکتا۔ کہا اس کے لئے امریکہ کو مالی نظام کے عالمی مقابلہ میں مضبوط ہونا ہوگا۔

کانگریس کو اپنے سالانہ خطاب میں بُش نے امریکہ کی تعلیمی صلاحیت بڑھانے کے لئے حساب اور سائنس کے میدان میں ۷۰ ہزار افراد کو تعلیم یافتہ بنانے کی اپیل کی۔ انہوں کہا کہ امریکہ کو مشرقی ایشیاء کے تیل پر اپنا انحصار ختم کرنا ہوگا۔ عالمی مالی نظام میں کثیر آمدنی والے ممالک چین اور بھارت ہمارے مقابلہ میں ہیں۔

اپنے خطاب میں بُش نے کانگریس سے انسانی کلوننگ پر روک لگانے کی مانگ کی۔ انہوں نے کہا یہ معالجاتی قوانین کی توہین ہے۔ بُش نے اپنے خطاب کے دوران ایران کے لوگوں کو بھی پیغام دیا۔ فلسطین میں حماس کی جیت کے بعد جمہوریت پر ہو رہے تبصروں کو خارج کردیا اور عراق پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کے وہاں پر جیت کا راستہ ہی ہماری فوج کو وہاں سے واپس لائے گا۔ انہوں نے امید دلائی کہ عراقی فوجیوں کو تجربہ کار بنانے میں ہی ترقی ہوگی اور تب امریکی فوج وطن لوٹے گی۔

انہوں نے کہا ایران جوہری ہتھیار حاصل نہیں کر پائے گا۔ ایران کے لوگوں کو ایک حیرت انگیز پیغام دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ آپ کی عزت کرتا ہے اور ہمارے ملک کو امید ہے کہ آزاد اور جمہوریت کا حامل ایران ایک دن امریکہ کا سب سے قریبی دوست ہوگا۔

شدید برف باری کے سبب پاکستان میں زلزلہ سے

متاثرہ علاقوں میں امدادی کام ٹھپ

پاکستان میں زلزلہ سے متاثرہ علاقوں اور مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ دنوں جاری بارش اور برف باری کی وجہ سے امدادی سرگرمیاں رک گئی ہیں۔ برف باری کی وجہ سے دارالحکومت مظفر آباد کو پاکستان سے ملانے والی صرف ایک سڑک کھلی ہے جبکہ تمام سڑکیں بند ہوگئی ہیں اور متاثرہ اضلاع سے نہ صرف رابطہ منقطع ہوگیا ہے بلکہ ان اضلاع کی اندرونی سڑکیں بھی برف باری کی وجہ سے بند ہوگئی ہیں۔ بارش اور برف باری کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ امدادی کام بھی ٹھپ ہوگیا تاہم فوجی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ امدادی کیمپوں میں کم از کم ایک ہفتے کے لئے تمام ضروری سامان موجود ہیں۔ چند بستیوں میں رہنے والے لوگ کیچڑ کی وجہ سے اپنے خیموں تک محدود ہوگئے ہیں اور بارش سے بچنے کے لئے اپنے خیموں کے باہر پلاسٹک شیٹ لگالی ہیں۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ انہیں پینے کا پانی بھی حاصل کرنا مشکل ہورہا ہے۔

پاکستانی نصاب تعلیم میں بش کا قصیدہ

تنازعہ کے بعد وزارت تعلیم نے خارج کردینے کا حکم جاری کردیا

پاکستان کے صدر پرویز مشرف کی حکومت امریکہ کے صدر جارج بش کو خوش کرنے کے لئے اس حد تک آگے بڑھ گئی کہ نصاب تعلیم کو جدید طرز پر استوار کرنے کی مہم کے دوران امریکی صدر کی شان میں ایک قصیدہ بھی شامل کرلیا حالانکہ امریکی صدر مسلمانوں کے خلاف اپنے بے پناہ مظالم کیلئے نہ صرف عالم اسلام بلکہ امریکہ اور یورپ کے انسانی حقوق کے تمام کارکنوں کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ شخصیت ہیں۔ بش کی شان میں قصیدہ تین ماہ سے پڑھایا جارہا تھا لیکن جب قصیدے کو لے کر تنازعہ کھڑا ہوا تو نظم کے مخالفین کو خاموش کرنے کیلئے اسے نصاب سے خارج کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔

گزشتہ سال کے اکتوبر میں شائع ہونے والی یہ کتاب کالجوں میں پڑھائی جارہی ہے جسے انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا تھا۔ وزارت تعلیم نے اسے مرتبین کی غلطی قرار دیتے ہوئے طلباء کو کلاسک لٹریچر پڑھانے پر زور دیا ہے۔

وزارت تعلیم کے ترجمان مبشر حسن نے بی بی سی کو بتایا کہ گزشتہ روز وفاقی وزیر تعلیم جنرل جاوید اشرف قاضی کی صدارت میں ایک اجلاس میں نظم کو نصاب میں شامل کرنے والے مرتبین کو سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ آئندہ کسی بھی متنازعہ نظم کو نصاب میں شامل کرتے وقت احتیاط کریں۔

کتاب کے ناشر نیشنل بک فاؤنڈیشن کے سیکرٹری اسلم راؤ کے مطابق کسی بھی نظم کو نصاب میں شامل کرنے سے پہلے اس کو وزارت تعلیم کے نصابی ونگ کا ریویو بورڈ اس بات کی جانچ کرتا ہے کہ نصاب میں کوئی قابل اعتراض چیز تو شامل نہیں کی گئی ہے اس کے بعد ریویو بورڈ کی سفارشات کی روشنی میں نصاب کے مسودے کو دوبارہ سے جانچا جاتا ہے اور اس کے بعد وزارت تعلیم اس کی منظوری دیتی ہے۔ **اس سوال پر کہ کیا اس کتاب کو اسکولوں سے واپس لیا جائے گا، اسلم راؤ کا کہنا تھا کہ اس نظم کو امتحان میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ مگر اگلی کتاب میں یا نیا** ایڈیشن آنے تک یہ نظم شامل رہے گی۔

واضح رہے کہ امریکی صدر جارج بش سے متعلق نظم گیارہویں جماعت کی انگریزی کی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۲۶ پر دی لیڈر نامی نظام میں امریکی صدر کو ایک سچا رہنما قرار دیا گیا ہے۔ گو اس نظم جس کا عنوان 'دی لیڈر' ہے اس میں صدر جارج بش کا نام نہیں مگر اس نظم کے تمام مصرعے انگریزی کے ان حروف سے شروع ہوتے ہیں جن کو اگر اوپر سے نیچے کی طرف پڑھا جائے تو وہ پریزیڈنٹ جارج ڈبلیو بُش بنتا ہے۔

ذیابیطس میں اضافہ کا خطرہ

عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں بچوں میں موٹاپے کا رجحان بڑھ جانے کی وجہ سے ذیابیطس کی شرح بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ اندازہ کے مطابق سکول جانے کی عمر کے دس فیصد بچے موٹے ہیں اور آہستہ آہستہ ان کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ جبکہ پانچ سال کی عمر سے کم کے بیس ملین سے زیادہ بچے موٹے ہیں اور ان میں سے سترہ ملین ترقی پذیر ممالک میں رہتے ہیں۔ چنانچہ نامناسب خوراک اور جسمانی ورزش میں کمی کی وجہ سے ان بچوں میں ٹائپ ٹو ذیابیطس کے مریض بننے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ تاہم اوائل عمر میں بنیادی غذائیت اور کھیلوں میں شمولیت کو لازمی بنانے سے اس میں کمی آسکتی ہے۔

موجودہ چین میں اسلام

عربی اخبار "الشرق الوسط" لندن نے چین میں مسلمانوں کے سرکاری ادارہ اسلامک ایسوسی ایشن آف چائنا کے ڈپٹی ڈائریکٹر مصطفیٰ یانگ سے چین میں مسلمانوں کے معاملات پر گفتگو شائع کی۔ انہوں نے بتایا کہ چین میں اسلام کی آمد کے بارہ میں کئی روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سوئی حکمرانوں کی دعوت پر حضرت سعد بن ابی وقاص چالیس افراد کے ہمراہ چین پہنچے۔ وہ چین کے شہر کانٹن میں مقیم رہے اور وہاں ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ چین میں اسلام، عربوں کے دوستانہ تعلقات کے ذریعہ پھیلا جو تجارت کی غرض سے چین آئے، کچھ وہاں بس گئے اور شادیاں کرلیں۔

چین میں چار اہم مذہب ہیں: اسلام، کیتھولک، بدھ اور کنفیوشس ازم۔ اکثریت بدھ مذہب کی پیروکار ہے۔ اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے۔ چین میں قریباً بیس ملین مسلمان ہیں جن کی زیادہ تعداد حنفی ہے۔ قریباً ۴۵ ہزار مساجد اور تقریباً ۵۰ ہزار امام ہیں۔ امام کی سربراہی میں ہر مسجد کی انتظامیہ ہوتی ہے جسے چینی حکومت اور دیگر عالمی مسلم تنظیموں کی طرف سے بڑی تعداد میں فنڈ ملتے ہیں۔

رہائش کے اعتبار سے آئرلینڈ دنیا کا بہترین ملک

دی اکانومسٹ کی رپورٹ

جریدہ "دی اکانومسٹ" کے ایک سروے کے مطابق آئرلینڈ کو دنیا میں رہائش کے لئے بہترین جگہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ وہاں کی بہتر ہوتی ہوئی اقتصادی صورتحال اور روایتی اقدار کا احترام ہے۔ خوشحال زندگی گزارنے کے لئے دوسری بہترین جگہ سوئٹزرلینڈ اور تیسری ناروے ہے۔ بہرحال سروے کے مطابق پہلے دس بہترین مقامات یورپ میں ہیں۔

سروے میں محققین نے روزگار کے امکانات کے ساتھ جن دیگر عوامل کو سامنے رکھا ان میں صحت، شخصی آزادی، خاندانی زندگی، موسم، سیاسی استحکام، صنفی مساوات اور معاشی ہم آہنگی شامل ہیں۔

سروے میں امریکہ کا نمبر تیرہواں ہے جبکہ فرانس، جرمنی اور برطانیہ بالترتیب ۲۵ ویں، ۲۶ ویں، اور ۲۹ ویں نمبر پر ہیں۔ محققین کا کہنا تھا کہ برطانیہ میں لوگوں کی ماہانہ آمدنی زیادہ ہے لیکن یہاں سماجی اور خاندانی ڈھانچے کی ٹوٹ پھوٹ بہت زیادہ ہے۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا مکرم میر احمد عارف صاحب زعیم انصار اللہ جڑ چرلہ مورخہ ۳۰ جنوری ۲۰۰۶ کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نمائندگان مرکز کا احترام کرنے والے اور دعا گو بزرگ تھے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صفیہ حبیب قادیان)

درخواست دُعا

مکرم بشیر احمد بٹ رشی نگر اپنی والدہ اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی، نیک اولاد ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15826 :: میں نصرت جہاں پی ایچ بنت ٹی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکنی ڈاکخانہ ترویام کنا ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے سوا 30 سینٹ زمین 288/1A1A قیمت 90000 روپے زرعی زمین 70 سینٹ زمین 678/2 قیمت 1,50000 روپے ایک عدد ہار 36 گرام۔ کڑے 5 عدد 24 گرام۔ بالی 1 عدد 8 گرام، انگوٹھی 1 عدد چار گرام۔ حق مہر پانچ صدر روپے وصول شد۔ میرے خاوند کی ماہانہ آمد 4500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی محمد صاحب — الامۃ نصرت جہاں پی ایچ — گواہ ہدایت اللہ خان

وصیت 15827 :: میں صدیقہ بیگم زوجہ سید امداد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمرچھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 10,000 زیور طلائی مع کو کے دو عدد 550 زیور نقرئی 2.1/2 تولے 250 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید امداد علی — الامۃ صدیقہ بیگم — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15828 :: میں سیدہ ثمینہ شاہین بنت سید امداد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمرچھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع یاری پورہ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میں اس وقت 2+ میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید امداد علی — الامۃ سیدہ ثمینہ شاہین — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15829 :: میں راجہ عرفان احمد خان ولد راجہ انصار اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید امداد علی — العبد راجہ عرفان احمد خان — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15830 :: میں زیبا بیگم زوجہ غلام نبی نیاز انچارج مبلغ سرینگر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن سرینگر ڈاکخانہ سرینگر ضلع سرینگر صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ صرف حصہ وصیت ادا کروں گی۔ اس کے علاوہ زیور طلائی دو تولے ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت 11000 روپے۔ نیز زیور نقرئی دس تولے اندازاً ایک ہزار روپے والدین کی طرف سے کوئی جائیداد نہیں ملی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی ہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام نبی نیاز — الامۃ زیب النساء — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15831 :: میں شمس النساء زوجہ راجہ محمد اقبال خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر 6000 روپے۔ زیور طلائی کانوں کے جھمکے وزن نصف تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت ۳۰۰۰ روپے زیور نقرئی ۱۰ تولے قیمت ایک ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ راجہ محمد اقبال — الامۃ شمس النساء — گواہ سید امداد علی

وصیت 15832 :: میں راجہ طارق احمد خان ولد راجہ منظور احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ راجہ منظور احمد خان — العبد راجہ طارق احمد خان — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15833 :: میں فاروق احمد ناصر ولد غلام حیدر چک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرے والد محترم وفات پاچکے ہیں والدہ حیات ہیں والد صاحب کی مشترکہ جائیداد کوریل میں ایک مکان مع زمین 30 مرلہ ہے اس مکان میں ہمارے چچازاد بھائی کا بھی حصہ ہے۔ اس کے علاوہ 40 مرلہ زمین بھی ہے۔ جو والدہ اور دو بھائیوں میں مشترکہ ہے نیز 70 مرلہ (ساڑھے تین کنال) زمین چنار کھاتہ والدہ اور دو بھائیوں میں مشترکہ ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3906 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد شاہ — العبد فاروق احمد ناصر — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15834 :: میں فریدہ نسرین زوجہ شفیق احمد نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے، جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 2000 روپے وصول شدہ۔ زیور طلائی ڈیڑھ تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شفیق احمد نائک — الامۃ فریدہ نسرین — گواہ جاوید اقبال چیمہ

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Tuesday | 2 Feb 2006 | Issue No. 5

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

نظام وصیت کے اجراء پر سو سال پورے ہونے پر موصیان کی تعداد 50 ہزار سے زائد ہوگئی۔

اب اگلا ٹارگٹ 2008ء تک کمانے والے افراد جماعت کے 50 فیصد کو نظام وصیت میں شامل کرنا ہے۔

جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام سے وابستہ ہوں گے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

آج وصیت کے نظام کو سو سال پورے ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی سو سال پورے ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ دونوں لحاظ سے صدیوں کے پورا ہونے پر خلیفۂ وقت وہاں موجود ہے جہاں سے یہ پیغام دنیا کو دیا گیا تھا، جہاں سے خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔ خلافت کی نعمت سے کما حقہ فائدہ اٹھانا ہے تو تقویٰ کی جڑوں کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنا ہوگا۔ جلسہ سالانہ قادیان سے افتتاحی خطاب۔

اجتماعی ملاقاتوں میں ہزارہا افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ خلیفۂ وقت سے اخلاص و محبت کے روح پرور نظارے۔ اخبارات میں حضور انور کے دورہ کی بھرپور کوریج۔ مہمانوں کی قیامگاہوں کی تفصیل۔ جلسہ کے لئے خصوصی ٹرینوں کی آمد۔

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

23 / دسمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں سوا ایک بجے حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

سرائے طاہر کا معائنہ

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور "سرائے طاہر" کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

سرائے طاہر کی تعمیر محلہ دارالانوار میں ہوئی ہے۔ اس کا رقبہ اڑھائی ایکڑ ہے۔ مسقف حصہ کا رقبہ 83 ہزار مربع فٹ ہے۔ Basement کو شامل کر کے اس کی کل تین منازل ہیں۔ اس میں پچاس کمروں کے علاوہ دو بڑے ہال اور ایک چھوٹا ہال بھی ہے جس میں دو ہزار افراد کا اجتماع ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سطح زمین پر بھی ایک وسیع صحن ہے جس میں دو ہزار سے زائد احباب بیٹھ سکتے ہیں۔ اس عمارت پر ساڑھے چار کروڑ ہندوستانی روپے لاگت آئی ہے۔

اس عمارت کا مکمل خرچ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب آف لاس اینجلیز امریکہ نے ادا کیا ہے۔ اس عمارت کی تعمیر مغلیہ طرز تعمیر کی طرح ہے اور صوبہ پنجاب میں یہ عمارت اپنی تعمیر کے لحاظ سے منفرد اہمیت کی حامل ہے۔

اس کی تعمیر کا پس منظر یہ ہے کہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی دلی خواہش تھی کہ قادیان میں سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید اور افغانستان کے تمام احمدیوں کی خدمات اور قربانیوں کی یاد میں ایک مہمان خانہ تعمیر کروایا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس کی تعمیر کا کام ستمبر 2002ء میں شروع ہوا۔ 21 / ستمبر 2002ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس عمارت کی تعمیر تین سال کے زائد عرصہ میں مکمل ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کا نام "سرائے طاہر" رکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وزٹ کے دوران اس عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے دوران حضور انور، ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اور عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی فیملی بھی یہاں موجود تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "مبارک ہو نیا گھر"۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے عمارت کے اس حصہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی فیملی ٹھہری ہوئی تھی۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس عمارت کی تعمیر کی انتظامیہ کو شرف مصافحہ بخشا اور انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ اس عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔

سرائے طاہر کے معائنہ اور افتتاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ دارالمسیح تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ کا وزٹ

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ آج بھی راستہ کے دونوں اطراف احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا جو پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا منتظر تھا اور یہ لوگ مسلسل نعرہ ہائے تکبیر، مرزا غلام احمد کی جے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے والہانہ انداز میں لگا رہے تھے۔ اور ہر طرف لوگوں کے ہاتھ بلند ہو رہے تھے۔ خواتین، بچے، بچیاں سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے شاید ہی کوئی ایسا لمحہ ہو جس میں ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں نہ آ رہی ہوں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے سبھی کے سلام کا جواب دیتے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سری لنکا کے علاوہ پاکستان کی 18 جماعتوں ربوہ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، میر پور خاص، سانگلہ ہل، بہاولپور، گلگت، لاہور، لیہ، چک منگلا، کراچی، نواب شاہ، شاہ کوٹ، ساہیوال، حافظ آباد، مرید کے، ہکوٹڈی موسیٰ خان، ناصر آباد اور انڈیا کی 13 جماعتوں Channai، Alappy، Ukara، Kerang، Raurkela، Mumbai، Ansoor، ardapally، Syawal، Punkal، Badharwah، Rishinagar اور Bharatpur سے آنے والے 27 خاندانوں کے 332 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لے جا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات میں کوریج

آج بھی اخبارات میں خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

❁ ...... روزنامہ ہند سماچار جالندھر نے اپنی 23 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب اور حضور انور کے خطاب کی خبر درج ذیل عنوان کے ساتھ شائع کی۔

"مہمانوں سے تلخ کلامی یا ناراضگی کا اظہار نہ کریں۔ جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ نے جلسہ سالانہ کے کارکنان کا جائزہ لیا"۔ اخبار نے کارکنان اور معاونین سے خطاب کرتے ہوئے اور ناظمین و منتظمین سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کی تصاویر بھی شائع کیں۔

❁ ...... اخبار روزنامہ اجیت سماچار نے اپنی 23 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب اور حضور انور کے خطاب کی خبر درج ذیل عنوان کے تحت شائع کی:

"اللہ نے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر کیا ہے۔ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد۔

❁ ...... اخبار روزنامہ دینک جاگرن نے اپنی 23 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں اس تقریب کے بارہ میں خبر شائع کی اور اس تقریب کے تعلق میں حضور انور کی دو تصاویر بھی شائع کیں۔

❁ ...... روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر نے اپنی 23 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ اس تقریب کی خبر شائع کی اور حضور انور کے خطاب کا خلاصہ درج ذیل عنوان کے تحت شائع کیا۔

"خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے مہمانوں کی خدمت کریں"۔

❁ ...... روزنامہ پنجابی ٹریبون چنڈی گڑھ نے بھی

باقی صفحہ نمبر (23) پر ملاحظہ فرمائیں